صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 27 ستمبر 2019ء بمطابق
27 محرم الحرام 1441 ہجری صبح دس بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِكُمۡ خَیۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِیۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○ وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا ا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمھیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمھیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ آفیشلز، آفیسرز گیلری کی مجھے ڈیٹیل فوراً Submit کریں اور جو بھی آفیسر ایڈیشنل سیکرٹری سے کم کا ہے، اسے عزت واحترام کے ساتھ ہال سے باہر بھجوادیں اور مجھے ڈیٹیل یہاں دے دیں۔

(تالیاں)

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، خوشدل خان صاحب! 'کوئسچنز آور' کر لیتے ہیں نا۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: After Questions hour, 'Questions Hour':-----

جمعہ بھی ہے ذرا تیز بھی چلتے ہیں کہ Order of the Day complete ہو جائے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions Hour': Question No. 322, Shagufta Malik Sahiba, lapsed. Question No. 2443, Janab Bahadar Khan Sahib.

* 2443 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک PK-16 میں سکولوں کے لئے فنڈز منظور ہوئے تھے اور منظور شدہ سکولوں پر تعمیراتی کام بھی شروع کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہائی سکول ماخئی، گرلز پرائمری سکول بنڑ، مڈل سکول حصارک، ہائی سکول شلکنڈئی اور گرلز سیکنڈری سکول کوٹکے پائی خیل کسی وجہ سے نامکمل چھوڑ کر صوبائی خزانہ کے فنڈز ضائع کئے گئے جس کی وجہ سے نامکمل بلڈنگز خراب ہو گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکولوں کو فنڈز کی فراہمی اور ان منصوبوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) ہائی سکول ماخئی اے ڈی پی نمبر 198/130341 کا تعمیراتی کام مکمل ہے اور بلڈنگ محکمہ ایجوکیشن کے حوالے کی جاچکی ہے، فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار کے بقایاجات 520,000 واجب الادا ہیں۔

(2) گرلز پرائمری سکول بنڑاے ڈی پی نمبر 201/140195 میں اب تک 6.889 ملین روپے دیئے گئے ہیں جبکہ تمام مطلوبہ رقم 10.650 ملین روپے ہے جو کہ فنڈز نہ ہونے اور ٹھیکیدار کے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کام عارضی طور پر بند ہے۔

(3) مڈل سکول حصارک کی اے ڈی پی نمبر 203/140198 کا تعمیراتی کام مکمل ہے اور بلڈنگ محکمہ ایجوکیشن کے حوالے کی جا چکی ہے، فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار کے بقایاجات 220,000 واجب الادا ہیں۔

(4) ہائی سکول شلکنڈئی اے ڈی پی نمبر 221/160595 میں اب تک 14.400 ملین روپے دیئے گئے ہیں جبکہ تمام مطلوبہ رقم 38.781 ملین روپے ہے جو کہ فنڈز نہ ہونے اور ٹھیکیدار کے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کام عارضی طور پر بند ہے۔

(5) گرلز سیکنڈری سکول کوٹکے پائی خیل اے ڈی پی نمبر 214/150595 میں اب تک 21.527 ملین روپے دیئے گئے ہیں جبکہ تمام مطلوبہ رقم 35.438 ملین روپے ہے جو کہ فنڈز نہ ہونے اور ٹھیکیدار کے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کام عارضی طور بند ہے۔

(ج) جی ہاں، صوبائی حکومت مذکورہ سکولوں کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب، زما سپلیمنٹری سوال دے چې په دیکښې ئې چې دا څومره ورکړی دی سکول ماهئی، په هغې باندې د ټهیکیدار بقایاجات دی، په دې بل باندې بقایاجات دی، دا تقریباً، دا ئې هم پکښې ورکړی دی، د اے ډی پی نمبر ئې هم ورکړے دے، د اے ډی پی سکیمونه دی او په 2013 کښې، په 2017 کښې، په 2016 کښې دا ټول جوړ شوی دی صرف د بقایاجاتو د لاسه دا پاتې دی چې دا د ټهیکیدار د بقایاجاتو د لاسه پاتې دی، بند دی د اوسه پورې، آیا د دې د پیسو د ورکولو او د دې د کهلاولو اراده ستاسو شته او دا به کله اوشی؟

Mr. Speaker: Minister for, who will respond? Education Minister is not around.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر!

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! یہ ایجوکیشن منسٹر جو ہے، He is on the way-----

(اس مرحلہ پر جناب ضیاء اللہ خان، مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم ایوان میں داخل ہوئے)

<u>وزیر قانون</u>: یہ آگئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں جی منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں، کوئسچن نمبر 2443 ہے، بنگش صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u>: سر! زما دا کوئسچن۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: خیر ہے آپ کا کوئسچن آگیا، آپ Respond کریں جی، بہادر خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی بنگش صاحب!

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جی جناب سپیکر، بہادر خان صاحب نے سر! سوال کیا ہے اور اس پہ ڈیپارٹمنٹ نے ورکنگ کی ہے تو اس میں تمام سکولز ڈیپارٹمنٹ کو حوالہ ہو چکے ہیں لیکن ٹھیکیدار کے کچھ بقایاجات ہیں جس پہ ہم نے ایک ہفتہ پہلے میٹنگ کی ہوئی ہے اور وہ تمام Payments ان شاء اللہ۔۔۔۔

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate</u>: Mr. Speaker Sir! He is an Adviser and according to the rule he is not a Minister, he is Adviser and he couldn't reply the facts.

<u>Mr. Speaker</u>: But all the Advisers and the Special Assistants, they have been given powers by Chief Minister that they can perform in the House on his behalf.

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ایک تو ان کو مسئلہ ہوتا ہے، پتہ نہیں کہ ہر چیز میں ان کو مسئلہ ہے، کبھی اس کو ایڈوائزرشپ میں مسئلہ ہے کبھی یہ کورٹ چلے جاتے ہیں۔

(مداخلت)

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: آپ کو جواب سے مطلب ہے کہ آپ کو۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: آپ کو جواب سے مطلب ہے کہ آپ کو منسٹری سے مطلب ہے؟ سر! کورٹ میں کیس گیا تھا اور کورٹ میں ہم کیس جیت چکے ہیں، یہ کورٹ بھی جا چکا تھا، کورٹ میں بھی ہم جیتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ضرورت ئې نشته دے۔

جناب سپیکر: میری اپوزیشن سے ایک گزارش ہے کہ ابھی اگلے چند روز میں پارلیمانی سیکرٹریز بھی بن رہے ہیں اور پھر اور بہتری آجائے گی لیکن ابھی چونکہ جو Prepared ہیں، وہ یہی لوگ Prepared ہیں۔ اب دوسرا کوئی کوئسچن ایک آتا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ ہزاروں کا پیاں اس کی بنتی ہیں، اب دوسرا کوئی منسٹر آپ کھڑا کریں گے، وہ جواب تو آپ کو دے دے گا لیکن اتنی Depth میں شاید نہ دے سکے، تو تھوڑا ایک دو چار دس دن Tolerate کرلیں کیونکہ بن رہے ہیں پارلیمنٹری سیکرٹریز تاکہ جو منسٹر بھی ہوگا پھر اس کا Parliamentary Secretary will be responsible، تو آج جو جواب ہے کیونکہ پہلے سے یہ پریکٹس چل رہی ہے تو ان کو دیں تاکہ بزنس ہم آگے بڑھا سکیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں ان کا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی ہم بھی اس ہاؤس کے ممبرز ہیں لیکن چونکہ قانون کی پاسداری کرنی ہے اور ہم نے حلف اٹھایا ہے کہ We will do and we will obey by the Constitution, by the law and by the rules-----

جناب سپیکر: بڑی دیر کے بعد یہ Rules، یہ قانون نکالا ہے آپ نے، پہلے نکال لیتے تو کچھ (قہقہہ)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اگر سر! آپ دیکھ لیں، میں نے آپ کے نوٹس میں لایا ہے، اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن ہم نے آپ کے نوٹس میں لایا ہے، اس میں یہ ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں تاکہ اس کو، چلیں آپ کو Satisfy وہی کر سکے گا، Satisfy آپ کو وہی کر سکیں گے، آپ کی Satisfaction ضروری ہے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! آپ کی بات کی ہم بہت لاج رکھتے ہیں لیکن ایڈوائزر صاحب آپ کے سامنے کہہ دیں کہ میں آپ کی خاطر انکوائری مقرر کرتا ہوں اور وہ Rules کے مطابق ہمیں جواب نہ دیں، ہم تیار نہیں اس کے جواب کے لئے، اگر Rules allow کرتے ہیں آپ ضرور کرلیں، اگر Rules allow نہیں کرتے ہیں تو پھر جب ہم بات کرتے ہیں آپ Rules نکالتے ہیں، ہم بیٹھ جاتے ہیں، ابھی ہم نے آپ کے سامنے Rules رکھے جو بھی منسٹر بات کرتا ہے وہ کرلیں، ہمیں جواب دیں، ٹھیک دیتا ہے یا غلط دیتا ہے لیکن ایڈوائزر ہمیں جواب نہ دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! درانی صاحب کی بات کو ذرا Respond کریں اور خوشدل خان صاحب کی۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر ہمارے سارے اپوزیشن کے جو لیڈرز ہیں، ہمارے بھائی ہیں، دوست ہیں، Colleagues ہیں، سر! مجھے سمجھ بالکل یہ نہیں آرہا ہے کہ ایک سال تک یہاں پر اسی اسمبلی کے فلور پہ ایجوکیشن کے جتنے بھی جوابات تھے تو وہ Adviser on Education ہمارے بنگش صاحب دیتے آرہے ہیں، اب سر! آپ نے اس دن ایک رولنگ دی اور درانی صاحب بہت زیادہ غصہ بھی تھے کہ آپ لوگ ٹائم پر نہیں آتے، ٹائم پر آپ شروع نہیں کرتے ہیں، تو آج آپ دیکھیں کہ آپ نے 10:30 ٹائم تھا اور سر! آپ نے دو تین چار منٹ پہلے اجلاس شروع کیا ہے اور جو Questions related to Minster ہیں یا کیبنٹ ممبر ہے کیونکہ Adviser, by virtue of being Adviser to the Chief Minster, is member of the Cabinet، تو وہ آئے ہوئے ہیں یہاں پر اور وہ جوابات بھی دے رہے ہیں، اب یا تو سر! اپوزیشن، میرے دوست جو ہیں خوشدل خان صاحب ماشاء اللہ حج سے بھی واپس آئے ہیں، ان کو حج کی مبارکباد بھی دیتے ہیں لیکن ہمارا تو خیال یہ تھا کہ وہ ذرا سا ادھر اور بھی جو ہے صبر و تحمل جو ہے تو واپس لے کر آئیں گے، تو میرے خیال میں جواب سن لیں اور ریکویسٹ یہی ہے، چونکہ Adviser being member of the Cabinet by virtue of his post، کیبنٹ کی Collective responsibility بھی ہوتی ہے تو سر! میری ریکویسٹ یہی ہے کہ جواب ایک سال تک آپ سنتے رہے ہیں تو وہ بہادر خان صاحب کے ساتھ بھی زیادتی ہے، اپوزیشن کے دیگر دوستوں کے ساتھ بھی زیادتی ہے، اگر آپ جواب نہیں سنیں گے، ٹائم گزرتا جارہا ہے، 'کوئسچنز آور' گزرتا جارہا ہے، ٹائم نکل رہا ہے تو پھر نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! اسمبلی کا ٹھیکہ تو لیا ہے سلطان خان نے سارے جوابات کا، جتنے بھی منسٹر کے تھر و ہے، ابھی یہ اس سے ہم کہتے ہیں کہ آپ جواب دے دیں جو بھی آپ کے ذہن میں ہے آپ دے دیں ورنہ پھر کمیٹی کو بھیج دیں گے، اگر آپ نے کہیں جواب نہیں دیا لیکن آپ Rules پہ چلیں، میں تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں سی ایم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج جب میں نے اخبار پڑھی تو اس میں ممبران اسمبلی اور منسٹرز کی حاضری یقینی کے لئے کیبنٹ میں بات کی ہے لیکن اس اخبار کی حالت آج آپ دیکھیں جو آج سی ایم صاحب کی ہیڈ لائن ہے، اگر وزیر ہے، تنخواہ لیتا ہے، محکمہ اس کے پاس ہے اور

اپنے وزیر اعلیٰ کو نہیں مانتا، ہم تو اپوزیشن میں بھی اس کو مان رہے ہیں، ابھی یہاں پر وزیر اعلیٰ کے کہنے کے باوجود وزراء میرے خیال میں چار ہیں یا تین ہیں تو اس اسمبلی کا، آپ دیکھو نا کہ ہم کس طریقے سے حیات آباد سے جب آپ آتے ہیں، کتنے وقت میں آپ وہاں سے نکلیں گے اور یہ کرک سے نکلتا ہے، بوڑھا آدمی ہے، ظفر اعظم بوڑھا آدمی ہے، ابھی یہی سلطان صاحب جواب دے دیں، بس ٹھیک ہے جی ہم سنتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ ناراض ہوتے ہیں اس بات سے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: (قہقہہ) نہیں بوڑھا ہے، تو سلطان صاحب جواب دے دیں، بس ٹھیک ہے لیکن یہاں پر ابھی Rules کے مطابق چلیں گے جی ان شاء اللہ، ہم نے تو ایک سال بڑی رواداری کی کوشش کی، پچھلے دنوں میں بھی میں نے بتادیا لیکن اس کے ساتھ ہم رواداری کریں جو رواداری جانتا ہے اور جو رواداری کا لحاظ رکھتا ہے؟ یہاں پر تو آپس میں اگر وہ ہمیں عزت دیں گے تو ہم ضرور دیں گے، اگر وہ ہمیں عزت نہیں دیں گے تو ہم کیوں دیں گے؟ ابھی سلطان صاحب اٹھیں، ہمیں جواب دے دیں جس طریقے سے بھی دیتا ہے، اگر ان کے پاس صحیح جواب نہیں ہے اور صحیح جواب نہیں آیا تو ہم آپ سے کہہ دیں گے کہ جناب! اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ایک دفعہ پھر درانی صاحب! آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ نے واقعی ہمیشہ رواداری کا خیال رکھا ہے Always، اور چونکہ یہ ایک پریکٹس بڑے زمانے سے چل رہی ہے کہ جب منسٹر نہیں ہے تو کوئی ایڈوائزر ہے یا سپیشل اسسٹنٹ ہے تو وہ بجٹ کے اوپر بھی اپنی وہ چیزیں لے کے آتے ہیں ساری چیزیں، Budget is more important in each and everything تو When Adviser or the Special Assistant can present his budget in the Assembly اور پھر یہ تو کوسچن کا جواب ہے تو اس سے میرے خیال میں آپ بڑے ہیں، آپ کا دل بڑا ہونا چاہیئے اور بنگش صاحب کو، چونکہ He is the Adviser اور وہ اس کے بارے میں جانتا ہوگا، اب۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: لیکن Rules میں جو ہے اس کا کیا کریں؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ کا، Law is very much clear، نہیں مجھے لاء سے اختلاف نہیں ہے، جو بات آپ کر رہے ہیں، آپ کی اور خوشدل خان صاحب کی بات سے مجھے کوئی اختلاف بھی نہیں ہے، آپ صحیح کہہ رہے ہو، صرف میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کبھی کبھی Unpleasantness ہو جاتی ہے، ان کو بڑھانا نہیں چاہیئے، ختم کرنا چاہیئے۔

جناب ظفر اعظم: سر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب ظفر اعظم: میری گزارش یہ ہے جی کہ ہمارے مشیر صاحب، ایڈوائزر صاحب نے پچھلے دنوں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا پردے کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس کا؟

جناب ظفر اعظم: پردے کا، جو لڑکیاں ہیں ان کے پردے کے لئے۔

جناب سپیکر: اور اس ایشو کو ختم کریں، پردے پہ پھر آجائیں نا؟

جناب ظفر اعظم: وہ تو شام کو واپس لے لیا گیا حالانکہ میرے خیال میں یہ اتنا بہترین نوٹیفکیشن ہوا تھا کہ اس کو داد دینی چاہیئے تھی۔

جناب سپیکر: اس کا بھی ان سے جواب لے لیتے ہیں لیکن پہلے جو درانی صاحب نے اور خوشدل خان صاحب نے سوال اٹھایا ہے، اس کو ذرا اہم کر لیں نا۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Durrani Sahib! May I allow him, Khushdil Khan Sahib, Adviser, to answer-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: بنگش صاحب کو Allow کر دیں نا، آپ تشریف رکھیں پلیز، درانی صاحب! آپ تو اسمبلی کا حسن ہیں، آپ کے بیٹھنے سے برکت بھی ہوتی ہے، بزرگ ہیں، بیٹھیں، (مداخلت) نہیں نہیں، میں رولنگ نہیں دے رہا، میں تو آپ سے مشورہ کر رہا ہوں، میں مشورہ کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: وہ اس کا جواب دے دیں کہ اس میں کیا ہے؟

جناب سپیکر: میں مشورہ کر رہا ہوں آپ سے کہ آپ کا دل بڑا ہے۔

قائد حزب اختلاف: یہ پھر آپ سلطان سے پوچھیں کہ وہ اس کا جواب کیوں دے رہا ہے، اس کو بھی علم ہے تو اس طرح ہے کہ سپیکر صاحب! ہم لحاظ آپ کا بھی رکھتے ہیں، میں نے تو آج بھی کہا کہ ہم ضرور لحاظ رکھتے ہیں لیکن جو لوگ اپنے سی ایم کا بھی لحاظ نہیں رکھتے، اس کی کیبنٹ کی بات پہ بھی عمل نہیں کرتے اور آج نہ ایم پی ایز ہیں، نہ وزراء ہیں تو پھر اس طرح تو ہم ابھی تو تھوڑا سا ہماری سختی کی وجہ سے آپ کی کرسی کی

عزت ہو رہی ہے، آپ کی رولنگ پہ عمل ہو رہا ہے تو آپ تھوڑا سا ہمارا ساتھ دے دیں، یہ سارا ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: چاہیئے کہ چیزیں ٹھیک ہوں لیکن میں صرف یہ درخواست کر رہا ہوں، ایک ہماری پارلیمانی پریکٹس بڑے زمانے سے چل رہی ہے کہ Speical Assistant or Adviser can take part in the cabinet meeting-----

قائد حزب اختلاف: وہ تو رواداری کی بات ہے۔

جناب سپیکر: تو ہم آپ سے رواداری کی درخواست کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: اس ایڈوائزر میں رواداری ہے ہی نہیں، اس کے ساتھ رواداری ہم کس طرح کریں؟

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں تاکہ ہم کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

قائد حزب اختلاف: ان کے ساتھ نہیں کریں گے، تیمور خان! آپ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: تیمور خان! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب تیمور خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! میں آپ ہی کی بات کو سیکنڈ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے بھی اپوزیشن سے ریکویسٹ کی، میرے خیال میں Keeping in view the traditions and also keeping in view of the fact کہ بہادر خان صاحب نے جو Issue raise کیا اور جو مزید سوالات دیئے، وہ ضروری سوالات ہیں، سب سے پہلے ہمیں عوام کا خیال رکھنا چاہیئے تو ان ایشوز پہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، سب سے ضروری بات جیسے آپ نے کہا جواب میں بھی دینے کے لئے تیار ہوں، سلطان خان بھی دینے کے لئے تیار ہیں، ہمیں ماحول بھی اچھا رکھنا چاہیئے اور ڈیبیٹ بھی وہ کرنی چاہیئے جس میں عوام کا سب سے زیادہ فائدہ ہو اور وہ تب ہی ہو سکے گی جب Adviser on Education جواب دیں گے، آپ محترم ہیں، ہمارے بزرگ ہیں، سینیئر ہیں، میں درانی صاحب سے بھی اور خوشدل خان صاحب سے بھی گورنمنٹ کی طرف سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ In the interest of the people of the Province ایک Matured debate ان سارے کوئسچنز پہ کرتے ہیں تاکہ آپ ہمیں چیلنج کر دیں اور یہ بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سر! وہی Traditions follow کرتے ہیں جو درانی صاحب کے چیف منسٹر ہوتے ہوئے، میں Politely اور Humbly یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اور جو

خوشدل خان صاحب کے ڈپٹی سپیکر ہوتے ہوئے In good faith میرے خیال میں ہمیں آج کی Proceedings کو آگے لے جانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! آج مجھے ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ کے ایک بندے نے کہا جی کہ ان کوئسچنز کے لئے پچیس ہزار فوٹو سٹیٹس ہم نے کئے ہیں، Thirty five thousand photostats اور یہاں ہم Lapse کر لیتے ہیں، اتنی محنت ضائع جاتی ہے، اب یہ جو کوئسچنز ہیں، سلطان خان، ہشام خان، Any Minister، وہ تو قانون ہے، وہ دے دے گا؟ But what we want، جو آپ کی Query ہے، بہادر خان صاحب کی، اس کا Best answer تو وہی دے سکتا ہے، Who is the-----

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر!

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میں شارٹ میں صرف وہ باتیں کہوں گا کہ سر! یہ جو ابھی سیچویشن اسمبلی کے اندر بن گئی ہے، ایک تو سر، یہ ہے کہ بالکل ہم تیار ہیں، جواب میں نے بھی سارا دیکھا ہوا ہے، اس سے میں پیچھے نہیں ہٹ رہا ہوں، جواب تو ان کو پتہ بھی ہے کہ زیادہ تر جوابات اس ایک سال کے دوران میں نے ہی دیئے ہیں تو مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے لیکن سر، میں سپیکر صاحب! جناب سپیکر سر! میں صرف کانسٹی ٹیوشن کی دو Provisions آپ کے سامنے پڑھ رہا ہوں، اس کے بعد آپ رولنگ بھی دے سکتے ہیں اور میرے خیال میں اس کے بعد ایڈوائزر صاحب آرام سے اپنا جواب بھی دے سکتے ہیں۔ سر! یہ اگر آپ "Right to speak in [Majlis-e-Shoora (Parliament)]"، آرٹیکل 57 اگر آپ پڑھ لیں، اس میں سر، یہ ہے کہ:

"The Prime Minister, a Federal Minister, a Minister of State and the Attorney General shall have the right to speak and otherwise take part in the proceedings of either House, or a joint sitting or any committee thereof, of which he may be named a member, but shall not by virtue of this Article be entitled to vote".

سر، یہ 57 آگیا اور سر، 57 کے ساتھ آپ 93 (1) کو اگر پڑھ لیں:

"The President may, on the advice of the Prime Minister, appoint not more than five Advisers, on such terms and conditions as he may determine".

سر، یہ ایڈوائزر والا آگیا، سر، اس کا اگر (2) Sub-article پڑھ لیں:

"The provisions of Article 57 shall also apply to an Adviser"

یہ سر، کانسٹی ٹیوشن نے دے دیا ہے۔ سر، میں ابھی آگے ایک اور آرٹیکل پڑھنے جا رہا ہوں، یہ ہے سر آرٹیکل (1) 130:

"There shall be a Cabinet of Ministers, with the Chief Minister at its head, to aid and advise the Governor in the exercise of his functions".

پھر سر، اس میں 130 میں (6) پڑھ لیں:

"The Cabinet shall be collectively responsible to the Provincial Assembly".

اور آخری سر، جو یہ ساری سیریز کو مکمل کرتا ہے اور ایڈوائزر صاحب کو حق دیتا ہے کہ وہ جواب دے دیں، وہ ہے (11):

"The Chief Minister shall not appoint more than five Advisers".]

سر، اب میں نے یہ جو Articles quote کئے ہیں، ان کا Cumulative effect یہی ہے کہ ایڈوائزرز اپوائنٹ ہوتے ہیں، ایڈوائزرز کو بھی، آرٹیکل 57 ان کے اوپر بھی Apply ہوتا ہے اور وہ یہاں پر بات کر سکتے ہیں۔ اب سر، اس سے بھی اگر اپوزیشن کے دوست مطمئن نہیں ہیں تو سر، میں اپنے Rules کی طرف آتا ہوں، جو ہمارے 1988 کے Conduct of Business rules ہیں، اس میں سر، اگر پھر بھی کوئی مشکل ہو، کوئی Interpretation کا مسئلہ ہو تو سر، دو Rules میں Quote کر رہا ہوں، Articles, sorry Sir, rule 240, "Suspension of rules"، وہ بھی ہو سکتا ہے اور Rule 241 بھی ہے:

"**241. Residuary powers of the Speaker.-** Any matter arising in connection with the business of the Assembly and its Committees, for which specific provision exists in these rules, shall be decided by the Speaker and his decision shall be final and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner, as the Speaker may, from time to time, direct".

تو سر، اگر آئین کی ان شقوں سے اتفاق کرتے ہیں پھر تو آپ کی رولنگ کی ضرورت ہی نہیں ہے، اگر وہ اتفاق نہیں کرتے، ابہام ہے پھر بھی ان کے دماغ میں، وہ پھر بھی Agitate کرتے ہیں تو سر، یہ Residuary powers جو سپیکر کی ہیں، Sir! I request you to use these powers

and give your ruling and direct the Adviser to the Chief Minister, to answer the question.

جناب سپیکر: میں 1995 کی، عبدالاکبر خان صاحب سپیکر تھے، (مداخلت) ایک سیکنڈ میں دے دیتا ہوں، میں دے دیتا ہوں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اس کے بعد دیتا ہوں، اس کا بھی آپ جواب دے دیں۔ عبدالاکبر خان مرحوم سپیکر تھے اور کسی نے کوسچن کیا تھا نیچے سے، اسی طرح کوئی ڈیبیٹ چل رہی تھی کہ "ہم قوانین کے مطابق حقیقت ہے کہ زیادہ ساتھی اس پر عمل نہیں کرتے لیکن اسے بھی آپ نے برداشت کیا ہے"، وہ سپیکر کو کہہ رہا ہے کوئی آنریبل ممبر، "آنے والے دنوں کے لئے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ذرا سختی سے کام لیں، سختی کریں جو قانون کے خلاف بات کرے، جو بداخلاقی کا مظاہرہ کرے، جو کسی دوسرے ممبر پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرے تو اسے آپ کنٹرول کریں، اگر ایسا نہ ہو تو کل ایسا نہ ہو کہ ایوان کا تقدس پامال ہو جائے"۔ اب سپیکر عبدالاکبر صاحب کیا کہتا ہے؟ "تھینک یو ویری مچ صاحبزادہ صاحب، میری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے اگرچہ میں آٹھ سالوں سے اسمبلی کا ممبر متواتر آرہا ہوں اور رولز اور کانسٹی ٹیوشن یا میری خواہش تھی یا میری کوشش تھی کہ میں نے اسے مکمل سٹڈی کیا اور کافی حد تک مجھے معلوم ہے لیکن میں نے ہاؤس کو اسی فیصد نفسیات پر اور بیس فیصد رولز کے مطابق چلانے کی کوشش کی ہے"، یعنی اسی فیصد نفسیات Means the traditions اور ممبرز کا جو Collective ایک Wisdom آرہا ہوتا ہے اور "بیس فیصد رولز کے مطابق چلانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے اسی فیصد رولز اور بیس فیصد نفسیات پر عمل نہیں کیا ہے، میں نے زیادہ تر ہاؤس چلانے کے لئے نفسیاتی طور پر ہاؤس کو چلانے کی کوشش کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کونسا آنریبل ممبر رولز کی Violation کر رہا ہے اور کونسے رولز کی Violation کر رہا ہے، سب کچھ معلوم ہیں لیکن میری یہ کوشش ہے کہ کچھ نہ کچھ Relaxation کی رولز میں اجازت دوں، اب تو اپوزیشن کے ممبران صاحبان موجود نہیں ہیں، کل اگر وہ ہاؤس میں آجائیں تو آپ سب ہاؤس کی یہی مرضی ہو کہ میں رولز پر Strictly چلوں تو آپ یہ یقین کریں کیونکہ ہر ایک رول مجھے زبانی یاد ہے اور میں پھر Strictly rules پر عمل کروں گا لیکن اس میں بھی کچھ نہ کچھ مشکلات پیدا ہوں گی۔" اب مطلب انہوں نے اس وقت یہ رولنگ دی تھی کہ یا تو پھر ہر چیز قانون اور رولز کے مطابق چلے گی، جب چلے گی تو اس ہاؤس میں کوئی شخص پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھا سکے گا۔ "Nobody can, only one can

raise the point of order when he founds that there is some sort of violation of the Constitution and the rules during the business of the House"۔ ہم تو وہی Traditions ہیں کہ علاقائی مسائل کے لئے بھی آنریبل ممبرز کو پوائنٹ آف آرڈرز دے دیتے ہیں اور یہ زیادہ تر اپوزیشن کے آنریبل ممبرز کے ہوتے ہیں کہ کسی طرح ان کی آواز High-ups تک پہنچ سکے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں Traditions کا پاس رکھتے ہوئے اس کے اوپر ہم نے ایک گھنٹہ اس ایک بات پہ لگا دیا۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Ji Durrani Sahib, final words.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! آپ نے ان ادوار کی بات کی ہے As a Speaker عبدالاکبر خان کی جس میں آپ بھی تھے، ہم بھی تھے، وہ ایسی اسمبلی نہیں تھی، ایسی حکومت نہیں تھی، آپ ذرا دیکھ لیں کہ بغیر پچھلی پی ٹی آئی حکومت کے کوئی ممبر اپنے فنڈز کے لئے عدالت گیا ہو، مجھے ریکارڈ نکالیں اس اسمبلی کی؟ یہ پچھلے دور میں پی ٹی آئی کے پانچ سالوں میں اپوزیشن کے ممبرز مجبور ہو گئے اور ہائی کورٹ میں جانا پڑا اور آج اپوزیشن لیڈر مجبور ہے بمع 35، ابھی تو 140 ہم کرا چکے ہیں اور کل نہ پرسوں چیف جسٹس خیبر پختونخوا نے آپ کے بجٹ کی تقسیم کا فارمولا غلط قرار دیا اور اس نے لکھا ہے صوبائی گورنمنٹ کو کہ رولز کے مطابق ہر ایک حلقے کو برابری کی بنیاد پہ دے۔ سپیکر صاحب! اگر آپ ہم سے پرانی روایات کا مطالبہ کرتے ہیں، بہ سرو چشم ہم تیار ہیں لیکن سپیکر صاحب! ہم نے تو بڑی کوشش کی، آپ کے زیر سایہ اجلاس ہوا ہے، کمیٹی بن گئی سلطان خان کی، لودھی صاحب کی اور انفارمیشن منسٹر کی لیکن جو ہمارے ساتھ باتیں طے ہوئیں، ایک پہ بھی عمل نہیں ہوا، میں ضرور ان روایات کا آدمی ہوں جو آپ مجھے بتا رہے ہیں لیکن خدارا اس حکومت اور اسمبلی کو بھی خود روایات پہ چلانے تو دیں نا؟ اگر یہاں پر اپوزیشن لیڈر اور اس کے ایم پی ایز اتنے مجبور ہیں کہ وہ اپنے حلقے کے فنڈز کے لئے آج تک کسی ممبر کو یہاں پر جتنے بھی بیٹھے ہیں، آپ نے پرسوں رولنگ دی تھی چار دن کے لئے، چار دن کے لئے آپ نے رولنگ دی تھی اور انہوں نے کہا کہ ہم بیٹھ جائیں گے میاں نثار گل صاحب اور ظفر اعظم کے ساتھ، وہاں پر جو آئل اینڈ گیس کا معاملہ ہے جی، آج تک چار دن نہیں پندرہ دن ہو گئے، کوئی بیٹھ گیا؟ وہاں پر آپ کے سامنے چیف منسٹر نے وعدہ کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھتا ہوں، چیف منسٹر ان کے ساتھ بیٹھ گیا؟ یہاں پر جو ایشورنس ہمیں دیتے ہیں چار دن کی، وہ ذرا ابھی دوبارہ اٹھیں اور ہمیں بتادیں کہ چار دن میں آپ میرے ایم پی ایز کے ساتھ کیوں

نہیں بیٹھے؟ خدارا یہ آپ کا بھی ہم بہت لحاظ رکھتے ہیں، اگر آپ کا اصرار ہے، آپ کی عزت کی خاطر ہم کچھ مان بھی لیں گے لیکن میں آپ کو بتادوں کہ اگر وہ آپ کی عزت نہیں کرتے تو کیا کریں گے، یہ مجھے صرف بتادیں؟ میں آپ کی خاطر، آپ کی عزت کی خاطر، آپ کی کرسی کی خاطر میں یہ مان لوں گا لیکن آپ کی رولنگ پہ جو وزیر عمل نہیں کر رہا ہے، آپ کی رولنگ پہ جو ایڈوائزر عمل نہیں کر رہا ہے تو پھر میرا اگلہ اس کے بعد آپ سے ہوگا یا کسی اور سے ہوگا، یہ مجھے بتادیں بس؟

<u>جناب سپیکر</u>: میں اپنے سیکرٹریٹ کو Instruct کرتا ہوں کہ جتنی ایشورنسز منسٹرز نے دی ہوئی ہیں، وہ ساری مجھے Putup کریں اور میں نے پہلے بھی، ٹھیک کہتا ہے درانی صاحب، میں نے کہا ہے لیکن مجھے آج تک آپ لوگوں نے Putup نہیں کیا اور جو ایشورنسز ہیں، میں یہ آپ کو ایشورنس دیتا ہوں ان شاء اللہ کہ ہم ان سے ان پہ عمل کروائیں گے۔

(تالیاں)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کی بات سر آنکھوں پہ لیکن یہ آپ کا چوتھا ہے کہ منگوالیں اپنے سیکرٹریٹ کو، آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھیں کہ آپ کی رولنگ پہ نہ منسٹر نے عمل کیا ہے، نہ ایڈوائزر نے اور نہ آپ کے یہاں پر جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، انہوں نے بھی نہیں کیا، آپ کے سامنے یہ چٹ بھی پڑی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج اگر میرے پاس نہیں آئے گا تو یہ سیکرٹریٹ سے آدھے بندے گھر چلے جائیں گے، یہ میں بتادیتا ہوں، جو 'کنسرنڈ' لوگ ہیں، وہ سن رہے ہیں کہ اگر وہ آج مجھے نہیں دیں گے تو گھر جائیں گے، پھر ادھر نہیں بیٹھیں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: بس آج میرے خیال میں ابھی ڈاکٹرز آرہے ہیں پورے صوبے کے، ہڑتال پہ ہیں، پورے صوبے کے ہسپتال بند ہیں، ایجوکیشن کے لوگ ہڑتال پہ ہیں، کل جو بات کرک میں ہوئی ہے، کرک میں سارے سکولز بند ہیں جی، ایک مسئلہ تو نہیں ہے نا، ابھی آپ کی عزت کی خاطر اور آپ کی کرسی کی خاطر میں اس کو اجازت دیتا ہوں، جواب دے دیں آپ کے لئے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much Durrani Sahab. Ji Bangash Sahib, respond please.

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بات کروں گا، میں کسی کی اجازت سے بات نہیں کروں گا، صرف اگر آپ مجھے Permit کر رہے ہیں تو اس وقت میں

بات کروں گا، میں یہاں کسی اس پہ بات نہیں کروں گا، (شور اور تالیاں) سر، آپ کہیں گے رولز کے مطابق، رولز ہیں، اس کے مطابق میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: بنگش صاحب! آپ ماحول کیوں خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، I am sorry for that.

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! آپ اجازت دے رہے ہیں، اس وقت میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اس طرح نہیں ہوتا، You are the Cabinet member اور ہم اور باقی منسٹرز، We are controlling the situation and you asked-----

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ تاثر کیوں-----

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں نہیں رکھوں گا۔

جناب سپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ منسٹرز ہیں، آپ کے دل بڑے ہونے چاہیئں، ہمارا کام ہے حالات کو ٹھیک کرنا، سلطان خان اس پہ لگا ہوا ہے، فنانس منسٹر نے یہ بات کی، We are controlling and I am grateful to all of you کہ آپ لوگوں نے ہمیں 'آنر' دی، جو قانون آپ پڑھ رہے ہیں آپ بالکل درست پڑھ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کو ہم Tradition کے اوپر لے آئے کہ یہ Tradition ایسی اس میں ہے کہ جو ہمارے آنریبل سپیشل اسسٹنٹ یا ایڈوائزر ہیں، وہ پیش کرتے ہیں یہ چیزیں اور اب جب وہ Convince ہو گئے ہیں، پھر آپ کو وہی اس دن والی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی، پھر ماحول زیرو سے خراب ہو رہا ہے، ایک گھنٹہ ہم نے آپ کے ایک کوسچن پہ لگا دیا۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر قانون: جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: جواب دیں اور اچھے پیرائے میں دیں، یہ Respectable لوگ ہیں سارے، آپ کے Colleagues ہیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! میں تو نہیں دے رہا ہوں، سر، آپ کہہ رہے ہیں تو جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے Colleagues ہیں، اچھے عزت اور احترام سے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ چلنا چاہیئے۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، آپ جو بات کریں گے سر، اس کو ہم من و عن، وہی من و عن۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: یہ سر، اپنی بات کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنی یہ بات واپس لیں آپ۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر!

جناب سپیکر: اپنی بات واپس لیں آپ۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، آپ کے کہنے پر واپس لے رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، آپ کے کہنے پر واپس لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ (مداخلت) وہ تو میری ہی رولنگ پہ دے رہا ہے نا، (قہقہہ) Ji Bangash Sahib, respond to Bahadar Khan، بہادر خان صاحب کو Respond کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہوتا، Respond کریں انہیں آپ۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! بہادر خان صاحب کا جو سوال تھا، اس پہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بھی جواب آیا ہوا ہے اور اس پہ Already ہم اپنی ڈیپارٹمنٹ کی ایک میٹنگ بھی کر چکے ہیں، صوبے میں جتنے سکولز تھے اور جتنی فنڈنگ ان کو Required تھی، اس کی Already approval ہو گئی ہے اور تمام وہ سکولز جو Near to completion ہیں، ان کو فنڈنگ ابھی جاری ہو رہی ہے تو ان شاء اللہ یہاں بھی جو فنڈز رہتا ہے، وہ بھی ان شاء اللہ جائے گا باقی یہ سکولز ڈیپارٹمنٹ کو Handover ہو چکے ہیں صرف فنڈ کے ایشوز تھے، جو ٹھیکیدار کی وجہ سے انہوں نے سکولز بند کئے ہوئے تھے تو وہ فنڈز ٹھیکیدار کو ان شاء اللہ جاری ہو جائیں گے اور یہ سکولز اوپن ہوں گے۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! دا د کمیټۍ ته اولیږی، دا څه سکولونه ئې پریښې دی، هغه ئې پکښې نه دی ورکړی چې کوم لا بند دی، مسکینی، میاں کلے،

درنګال، دا يو څو سکولونه دی، دا ئې لا پکښې پريښې دی، په ديکښې هم پيسې نه دی ملاؤ، تيار دی، په 15-2014 کښې تيار شوی دی، ترا وسه پورې بند پراته دی او په دې پراته دی چې ټهيکيدار ته بقايا نه ملاويږی، بيرته خراب شو وران شو، دا کميټئ ته حواله کړه، هغه کالجونه والا هم حواله شوے دے ماډل سکول۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! دیکھیں وہ نیچے (ج) میں لکھ رہے ہیں کہ جن سکولوں کا اوپر ذکر ہوا ہے نا، نامکمل چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: دا مکمل دی سر، خو بقايا پرې پاتې ده۔

جناب سپیکر: صوبائی حکومت مذکورہ سکولوں کی تعمیر کرے گی، ارادہ رکھتی ہے یعنی جیسے فنڈز کی Availability ہو جائے گی تو وہ سکولز بھی تعمیر ہو جائیں گے۔

جناب بہادر خان: یہ مکمل ہوا ہے، صرف بقایاجات کی وجہ سے بند ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں جی منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ بقایاجات کی وجہ سے بند ہیں۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: نه دا کميټئ ته حواله کړه آسانه به شي۔

جناب سپیکر: سکولز کہتے ہیں مکمل ہیں، بقایاجات کی وجہ سے بند ہیں۔ بہادر خان صاحب! تشریف رکھیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں وہی کہہ رہا ہوں سر! کہ یہ سکولز کمپلیٹ تھے اور یہ ڈیپارٹمنٹ کو Handover ہو چکے ہیں لیکن ٹھیکیدار کو Payment نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار نے سکولوں کو تالے لگائے ہوئے تھے، اس پہ ہمارے پورے صوبے کی ایک ہفتہ پہلے ہماری پوری میٹنگ ہوئی ہے اور جن جن سکولوں کے بقایاجات رہتے تھے، سی ایم صاحب ڈائریکٹیوز پہ ان تمام سکولوں کو جو کہ کمپلیٹ ہیں یا جن سکولوں کے لئے تھوڑی بہت فنڈنگ رہتی ہے تو سی ایم ڈائریکٹیوز پہ ان سارے سکولوں کو فنڈنگ جارہی ہے تو اس کے جو فنڈز رہتے ہیں، وہ بھی ان کو پہنچ جائیں گے اور یہ Already completed Schools ہیں، یہ بھی ٹھیکیدار کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب صرف فنڈز کا ایشو ہے۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: فنڈز کا، ان کو Handover ہو جائے گا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا خیال ہے کب تک ان کو فنڈز جو ہیں۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: دا خو جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: فنانس کو Already وہ ساری، جو ہماری ڈیپارٹمنٹل میٹنگ ہوئی تھی، وہRecommendations جاچکی ہیں تو جن جن سکولوں کو فنڈنگ کی ضرورت تھی، وہ فنانس کے پاس ہم بھجواچکے ہیں تو وہاں سے جیسے ہی فنڈز ریلیز ہوں گے تو فنڈز ان کو پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! انہوں نے یہ کہہ دیا ہے، (مداخلت) بہادر خان صاحب! میری عرض سنیں، (مداخلت) بہادر خان صاحب! دیکھو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ سکولز کمپلیٹ ہیں، پیسوں کا ایشو ہے، پیسے وہ دے رہے ہیں، یہی سکولز نہیں ہیں، اور بھی صوبے میں ہیں تو بس۔۔۔۔

جناب بہادر خان: فنڈ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو وہ جواب دے رہا ہے نا منسٹر صاحب۔

جناب بہادر خان: سر! دا پینډنګ کړئ۔

جناب سپیکر: جی کیا کریں؟

جناب شکیل بشیر خان: سر! یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کوئسچن پینڈنگ رکھیں ایک ہفتہ یا دو ہفتے، یہ اپنی Assurity دے رہے ہیں کہ ہم اس کو کمپلیٹ کریں گے تب تک یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کوئسچن کو پینڈنگ رکھیں۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کبھی کوئسچن ہوا ہے اس طریقے سے، کدھر ہوتا ہے؟ وہ تو تب ہوتا ہے کہ منسٹر نہیں ہے یا کوئی ایسی بات ہے، کوئسچن یا لیا جاتا ہے یا Lapse ہوتا ہے۔

جناب بہادر خان: کمیټۍ ته د حواله کړی کنه، کمیټۍ ته، هغه نور هم تلی دی، دا به هم ورشی۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں جی، دیکھیں جی یہ ایک دو سکولوں کا مسئلہ نہیں ہے، شاید پورے صوبے کے سکولوں کا مسئلہ ہے، آپ نے ان کی بات سنی ہو گی، فنانس کے ساتھ Takeup کیا ہوا ہے They are going to make a payment to the concerned school اور یہ ہو کہ اس کے بعد یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا، ظاہر ہے سکولز بنائے ہیں تو چلانے بھی ہیں، تشریف رکھیں۔ پلیز، کوئسچن نمبر 2430، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Answer is taken as read, supplementary, please.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی سر؟

Mr. Speaker: Answer is taken as read, supplementary, please.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! جو پشاور یونیورسٹی کے بارے میں وہاں پیوٹا ہال وغیرہ جو، اس سے میں ساٹھ پرسنٹ مطمئن ہوں۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

صاحبزادہ ثناء اللہ: 60 پرسنٹ اس پہ مطمئن ہوں، اس میں تھوڑا سا یہ ہے کہ انہوں نے یہ آخری جواب پیرا نمبر ٹو جو ہے، آیا مذکورہ ہال رہائشی کمروں اور جم خانہ کی آمدن اور اخراجات پشاور یونیورسٹی کے سالانہ بجٹ میں ظاہر۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! یہ 2430 ہے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2430۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سوری، سوری، 243۔۔۔۔

جناب سپیکر: 2430 پہ آئیں نا صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: 2430۔

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن، 2430 ہائر ایجوکیشن کا ہے۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! زه د دې نه مطمئن نه یم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز، آپ نے یہ وطیرہ جو بنا لیا ہے ہر اجلاس کو Disturb کرنا، آپ مجھے کسی اور رولنگ کے لئے مجبور کر دیں گے، بیٹھ جائیں تشریف رکھیں، پلیز ہاؤس چلانے دیں، مت یرغمال بنائیں ہاؤس کو۔ جی صاحبزادہ صاحب!

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب بہادر خان ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

* 2430 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کی تمام سرکاری جامعات میں سکیل دو سے 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ وڈومیسائل کی تفصیل جامعہ وائز فہرست فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے، انہیں مستقل کیا گیا یا ان کو ترقی دی گئی، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ وڈومیسائل کی تفصیل جامعہ وائز اور شعبہ وائز فہرست فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کی تمام سرکاری جامعات میں سکیل 02 سے 18 تک بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) (i) سال 2013 سے 2018 تک کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی آفسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ وڈومیسائل کی تفصیل جامعہ وائز فہرست کا پی لف ہے۔

(ii) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے، انہیں مستقل کیا گیا یا ان کو ترقی دی گئی، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ وڈومیسائل کی تفصیل جامعہ وائز اور شعبہ وائز فہرست کی کاپی لف ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! یہ کوسچن نمبر 2430 ہے جس میں جو جواب دیا ہے کہ محکمہ نے ہائرایجوکیشن نے کہ تمام ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر لئے گئے تھے، ان کو مستقل کیا گیا ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور میں ٹوٹل سٹاف جو 429 ہے سر، کنٹریکٹ ڈیلی ویجز 331 ہے اب بھی، اسی طرح ٹیکنالوجی یونیورسٹی نوشہرہ-----

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب! سپلیمنٹری شارٹ سا کریں، جواب لے لیں، چیزیں تو لکھی ہوئی ہیں وہ آپ دوبارہ نہ پڑھیں نا؟ آپ جس چیز سے Satisfied نہیں ہیں، You put that question-----

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں اس لئے مطمئن نہیں ہوں، میں بتا رہا ہوں سر کہ میں اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ جو جواب دیا گیا ہے، اس میں ڈیلی ویجز اور وہ سارے، جو جواب ملا ہے، اس میں لکھا ہے کہ یہ

Permanent ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے، ایسا نہیں ہے، میرے ساتھ ثبوت ہے اسی لئے میں کہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Ji, who will respond?

(Interruption)

جناب سپیکر: پہلے جواب لیتے ہیں پھر ہم دوبارہ بات کرلیں کہ آپ کے اس کا کیا جواب ہے؟ سلطان خان صاحب!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں صاحبزادہ صاحب کا کہ انہوں نے سوال کیا ہے سر، اس میں تو انہوں نے اس کے جتنے بھی حصے ہیں، ان کا تفصیلی نیچے جو ہے نا Annexures ہیں اس میں، انہوں نے پوچھا ہے کہ 13 سے 18 تک کتنی ہوئی ہیں ملازمتیں اور ان کی پوری ڈیٹیل پوچھی گئی ہے، تو سر، وہ تو نیچے Annexures آپ دیکھ لیں، اگر اس میں کوئی Pinpoint کریں کسی چیز کے اوپر تو وہ بتادیں، اس کا میں دے دیتا ہوں باقی جواب تو پورا آگیا ہے جی اس کے پاس، اس میں تو کوئی مسئلہ ہے نہیں اس وقت۔

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط دیا گیا ہے، وہ یہ کہ میں نے یہ جو سوال کیا ہے، آپ اس کو پڑھ لیں: اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی افسر، سر، یہ جو سوال ہے آپ اس کا جواب خود دیکھ لیں، میں نے سوال یہ کیا ہے کہ آپ نے لئے ہیں، آپ نے جواب دیا ہے کہ ہاں لئے ہیں، جناب! میں نے یہ کہا ہے کہ ان کو مستقل کیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب! ایک منٹ دیکھیں، آپ نے جو کوئسچن کیا تھا کہ کیا یہ بھرتیاں ہوئی ہیں سکیل دو سے 18 تک، انہوں نے کہا ہے کہ "ہاں جی ہوئی ہیں"۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی ہاں، بالکل۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا کہ کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز، ٹیکنیکل فلاں فلاں، ان کی فہرست ہمیں دیں، انہوں نے کہا کہ "2013 سے 2018 تک کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور مستقل بنیادوں پر بھرتی ہونے والے ٹیکنیکل، نان ٹیکنیکل، کلریکل، انتظامی افسران اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، تجربہ و ڈومیسائل کی تفصیل جامعہ وائز فہرست کا پی لف ہے"۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: صحیح ہے۔

جناب سپیکر: کاپی لگی ہوئی ہے۔ تیسرا آپ کا پوائنٹ تھا "مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے ہیں، انہیں مستقل کیا گیا ہے، ان کو ترقی دی گئی ہے؟ تو ان کی فہرست، تو انہوں نے کہا کہ "ہاں انہیں مستقل کیا گیا ہے اور ان کی فہرست بھی ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اب آپ کو اعتراض کس چیز کے اوپر ہے، وہ سپلیمنٹری کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر نہیں، سر! آپ دیکھ لیں، یہ میں نے سوال کیا تھا، یہ آخری (ب) میں (ii) نمبر آپ دیکھیں "مذکورہ ملازمین جو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہوئے ہیں، انہیں مستقل کیا گیا ہے یا ان کو ترقی دی گئی ہے، ان تمام کی مجھے، وہ تو جواب تو انہوں نے دیا ہے سر، لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اب بھی انہوں نے جو دیئے ہیں کہ ان کا کنٹریکٹ، ان کو مستقل کیا گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، میرے ساتھ یہ ثبوت ہے، میں بتا دیتا ہوں، یہ 429 میں 331 اب بھی ڈیلی ویجز پہ ہیں، میں اس لئے کہتا ہوں کہ آپ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ سر! دیکھ 13-2012، 14-2013۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister for Law.

وزیر قانون: سر! یہ صاحبزادہ صاحب میرے بڑے اچھے بھائی ہیں لیکن میں ان کی بات سمجھ گیا ہوں، ان کو جواب میں کوئی غلطی نظر نہیں آ رہی ہے اور وہ ویسے ہی میرے خیال میں، صاحبزادہ صاحب میرے دوست ہیں، پچھلے پانچ سال بھی ہم اکٹھے ایم پی ایز تھے یہاں پہ، تو یہ ان کی سر، یہ میرے بھائی ہیں، ان کی عادت ہے، یہ نہیں مانتے ہیں، ان کو کوئی غلطی نظر نہیں آ رہی ہے سر، وہ جو کہہ رہے ہیں Permanent تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اجلاس کے بعد یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، کوئی Grievances ہیں تو آپ مل کر حل کر دیں۔

وزیر قانون: سر! کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: ادھر ہی آ کر بتا دیں، آج ہی ان کے ساتھ صاحبزادہ صاحب! بیٹھ جائیں، ابھی نماز کے بعد بیٹھ جائیں ان کے ساتھ، ہمیں تو کچھ مسئلہ نظر نہیں آتا اس میں ہم کیا کریں؟ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ کوسچن نمبر 2431، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر جی، ایسے سوالات کا جب ہم ایک سال انتظار کرتے ہیں، ان کی بات ہم مانتے ہیں کہ اس میں نظر نہیں آ رہا ہے کہ اس کے لئے چشمے ہوں، (قہقہہ) کسی سے لائیں کہ وہ چشمے لگا کے

دیکھ لیں کہ کیااس میں نظر نہیں آ رہاہے ان کو، مجھے کہتے ہیں کہ پچھلے سال سے یہ، میرے خیال میں ان کی نظر کمزور ہے، میرے Respectable سلطان خان صاحب کی، ایسے سوالات جب سر، آپ بلڈوز کرتے ہیں، کمیٹی میں نہیں بھیجتے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> صاحبزادہ صاحب!

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> سر!

<u>جناب سپیکر:</u> صاحبزادہ صاحب! دیکھیں بات یہ ہے کہ آپ نے کوئسچن دیا، گورنمنٹ نے Reply دیا۔۔۔۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے سپلیمنٹری کیا، انہوں نے Reply دیا، اب آپ جب اڑ جائیں گے کہ نہیں تو مجھے پھر منسٹر سے پوچھنا اس طرح پڑے گا، پھر وہ ووٹ میں جائے گا، ٹائم ضائع ہوتا ہے اس لئے۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> سر! یہ Reply جو دیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو میرے پاس ایک ہی اختیار ہے پھر میں ووٹ کے لئے Put کر دیتا ہوں یا اس کو کمیٹی کو بھیجتے ہیں تو وہ بھیجیں گے، Shall I put for the vote۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> کمیٹی کو بھیج دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیوں منسٹر صاحب؟

<u>وزیر قانون:</u> We won't agree کیونکہ سر، میں پھر ایک منٹ میں سر بتا رہا ہوں، سر یہ جو Annexures ہیں تو اس میں پیج ایک پہ Permanent basis پہ جو اپوائنٹ ہوئے ہیں، وہ دیئے گئے ہیں، یہ جو دوسرا پیج ہے سر، اس میں جو Contract basis پہ ہیں، وہ ساری ڈیٹیلز دی گئی ہیں۔ سر! اس کے آگے آپ جائیں تو وہ جو ڈیلی ویجز کا مانگ رہے ہیں، وہ ساری دی گئی ہے تو New appointments جو ہوئی ہیں، اس میں تو سر ساری تفصیل دی گئی ہے اور میرے خیال میں سر، صاحبزادہ صاحب کی عینک کا نمبر میرے خیال میں تبدیل ہوگیا ہے تو وہ ذرا آئی سپیشلسٹ سے چیک کرائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں تھینک یو لاء منسٹر، عنایت اللہ خان صاحب!۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ اپنے کو ئسچن پہ آ جائیں، دوسرے کو ئسچن پر، پہلا ختم۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب بہادر خان واک آوٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئے)

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بہادر خان لالا کے واک آوٹ کے بعد ہمیں درانی صاحب نے حکم دیا کہ آپ جاکر ان کو واپس لے آئیں، وہاں ہم نے ان کو سن لیا، میں حکومت کی منسٹر کی توجہ بھی چاہوں گا، سچی بات یہ ہے کہ جس طرح درانی صاحب نے پہلے کہا کہ ہم اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں اور اپوزیشن اپنا Role ادا کرنا چاہتی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم دونوں یہاں موجود رہیں گے، ہم اپنی Accountability اور Oversight کریں گے، حکومت اپنی طرف سے جواب دے گی تو اس سے گورننس میں بہتری آئے گی، اس میں حکومت کا بھی فائدہ ہوگا، عوام کا بھی فائدہ ہوگا۔ سپیکر صاحب! بہادر خان لالا کی جو بات ہے، وہ بڑی Reasonable ہے، شاید وہ سمجھانے میں، Properly communicate نہیں کر سکے، ناکام رہے، اس کو آپ خود سن لیں، میرے خیال میں سلطان صاحب! آپ سن لیں اور اس پر پھر Reasonably respond کریں تاکہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں عنایت صاحب! بات یہ ہے، انہوں نے یہ کہا کہ یہ سکولز، وہ یہ کہتے ہیں کہ سکولز تو بن چکے ہیں، ان کی Payment رہتی ہے اور فنانس میں کیس گیا ہوا ہے اور ہم Payment کرنے والے ہیں، Payment ہوئی تو سکولز کھل جائیں گے، یہ منسٹر کا جواب تھا۔

جناب عنایت اللہ: میں بات کروں نا؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: وہ کہتے ہیں کہ یہ معاملہ 2013 سے Onward ہے، آٹھ ہائر سیکنڈری سکولز، ابھی دس سکول ہیں، ایک مڈل سکول ہے، ایک پرائمری سکول ہے، یہ حکومتی Assets ہیں، حکومتی پراپرٹیز ہیں اور لوگوں کو ایڈمیشن بھی نہیں ملا، سٹوڈنٹس کو ایڈمیشن بھی نہیں ملا، اگر یہ Rust ہو رہے ہیں، یہ ختم ہو رہے ہیں تو حکومت کو Priority پر اس پہ کام کرنا چاہیئے، ظاہر ہے آپ خود سمجھتے ہیں، اس طرح نہیں ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر بالکل پیسے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کتنی Liabilities ہیں یہ؟ ٹھہریں آپ، مسئلے کا حل نکالتے ہیں، کتنی Liabilities ہیں؟

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ صرف ایک ضلع کی ہے اور وہ تقریباً چار پانچ کروڑ ان کے بنتی ہیں، یہ پورے صوبے کا میں نے آپ کو کہا۔

جناب سپیکر: پورے صوبے کی کتنی ہوگی تقریباً؟

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں نے سر آپ کو یہ کہا کہ ہمیں اس دن چیف منسٹر صاحب نے بلایا ہوا تھا اور انہوں نے یہ انسٹرکشن دی تھی کہ جو سکولز بالکل Near to completion ہیں، ان کو بھی فنڈ جاری کریں اور جو سکولز کمپلیٹ ہیں اور جن کی Payment ابھی تک رہتی ہے اور یہ صرف ایک نہیں یہ کافی ضلعوں سے ہمیں شکایات آئی ہوئی تھیں، اس پر پھر سی ایم صاحب نے میٹنگ کال کی اور اس پر بیٹھ کر ہم نے پوری ورکنگ کی اور تمام سکولوں کے لئے جو بالکل Ten percent رہتے تھے یا جو کمپلیٹ تھے، وہ کیس تیار کرکے ہم نے فنانس کو بھجوایا، یہ سی ایم صاحب کی انسٹرکشنز پہ ہوئے ہیں تو یہ تقریباً کچھ سکولز 14-2013، 15، 17، 18 پچھلے سے وہ آرہے تھے، فنانشل پرابلمز تھے سر، لیکن جب-----

Mr. Speaker: Where is the Finance Minister, is he in the lobby?

فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوتے تھے، ذرا ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ جو انہوں نے کیس بھیجا ہوا ہے-----

Minister for Law: Sir!

Mr. Speaker: Ji, Minister for Law.

Minister for Law: Sir! Finance Minister had to leave for a meeting and he asked me-----

Mr. Speaker: But this meeting is more important than every meeting, this is the House, we will never tolerate that any Minister says that ji I am in a meeting, then what we all are doing here? This is more important than every meeting.

آئندہ میں یہ بات Tolerate نہیں کروں گا، جو منسٹر میٹنگ کا کہے گا، میں اس منسٹر کا اس ہاؤس میں داخلہ ہی بند کر دوں گا۔

Minister for Law: Mr. Speaker, because there was no agenda.

جناب سپیکر: یہ کوئی بات نہیں، یہ اس طرح نہیں چلے گا، لاء منسٹر صاحب! اپنی گورنمنٹ کو یہ بات بتا دیں، اگر ہاؤس چلوانا ہے تو Cabinet must be present here، جو نہیں ہے وہ Application دے دیں، کوئی Genuine بات بھی ہو سکتی ہے، Genuine کوئی ایسی میٹنگ بھی ہو سکتی ہے، In that case we relax but otherwise everybody will have sit here، اب جیسے ایک ڈیبیٹ چل رہی ہے، اب اس کا جواب ایجوکیشن منسٹر آگیا، وہ دے ہی نہیں سکتا، Because انہوں

نے کیس بھیجا ہے To Finance، میں نے فنانس سے پوچھنا ہے That who is a man here from Finance?، (مداخلت) آپ نہیں جواب دے سکتے اس کا کہ اس کیس کا کیا ہوا، کب تک وہ پیسے ریلیز ہوں گے؟ چونکہ کیس تو Very important، پورے صوبے کے سکولز بنے ہوئے ہیں اور ان کا پتہ نہیں 10 کروڑ رہتے ہیں، 20 کروڑ رہتے ہیں، یہ جو بڑی جو بھی ہے، کم از کم جو بالکل کمپلیٹ ہیں، ان کے تو پیسے دے دیئے جائیں، تو یہ تو وہی ہمیں بتا سکیں گے So ذرا پلیز یہ گپ آج کے بعد ختم، نہیں تو Really یہی حالات رہے، میں یہ سیٹ چھوڑ دوں گا، یہ ایسا نہیں ہو سکتا، میرے پاس Attendance آئی ہوئی ہے، چھبیس اور تیس حاضری ہے، ہم پورے ہال کے اندر بیٹھتے ہیں یہاں پر آکر، یہ کوئی بات نہیں، روز ہمیں ان کی باتیں سننا پڑتی ہیں یہاں پر، آئندہ بس جس دن منسٹرز نہیں ہوں گے، میں اجلاس کو 'ایڈجرن' کروں گا، بات ختم۔ جی لاء منسٹر، اور Same یہ جو بیوروکریٹس ہیں ہمارے، Friday کو دو بندے بیٹھے ہوئے تھے اجلاس میں، I will report it

<u>وزیر قانون</u>: سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہاں-----

<u>جناب بہادر خان</u>: بس جی پیسې د ورته ورکړی یا د کمیټئ ته اولیږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہم پیسوں کی بات کر رہے نا؟

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ اوپر جو ہمارا بندہ بیٹھا ہوا ہے، وہ کہاں چلا گیا Translate جو کرتا ہے۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: I understand that کہ Admitted issue ہے، وہی میں فنانس منسٹر سے پوچھ رہا تھا کہ کب تک پیسے دے رہے ہیں ان کو Liabilities کی؟ آئے تھے ادھر تھے ابھی کہیں چلے گئے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: پانچ کروڑ روپے کی رولنگ ہے، آپ دے دیں کہ جو Complete schemes ہیں، ان کو یہ پانچ کروڑ روپے As soon as possible فراہم کئے جائے، یہ ہم چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایڈوائزر ٹو سی ایم فار ایجوکیشن، کل آپ ہمیں ان پیسوں کی رپورٹ دیں یہاں پر کہ فنانس آپ کو کیا کہتا ہے اور کب وہ پیسے آپ کو ریلیز کرتے ہیں For these schools؟ تھینک یو۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 2447۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو وہی بات آجاتی ہے کہ آپ کی کرسی کا ہم احترام کرتے ہیں اپوزیشن والے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ اس کے ساتھ جو ہارڈ کاپی ہے جس میں مجھے تفصیل دیکھنا تھی، صرف انہوں نے جواب دے دیا، ہارڈ کاپی کوئی نہیں ہے سر، ان دونوں سوالوں کی ہارڈ کاپی نہیں ہے تو میں کہاں سے سوال کروں اور کہاں سے جواب دوں جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! یہ تو ہم نے طے کیا تھا کہ جو بھی ممبر ہوگا، اس کو ہارڈ کاپی ملے گی، ایک ہارڈ کاپی مجھے ملے گی، وہ کہتے ہیں نہیں ہے ہارڈ کاپی میرے پاس۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! پہلے میری بات سن لیں، سر، آپ میری یہ ڈیسک دیکھ لیں اور یہاں پر مجھے بتادیں کہ ہارڈ کاپی اگر کہیں پڑی ہو، سب کے پاس پڑی ہے-----

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میری بات سن لیں، میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے مجھے اسمبلی کے اندر بھی اب جھاڑو پھیرنا پڑے گا، یہ کام نہیں کرتے لوگ، یہ ایسا نہیں چلے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! جب تک آپ جھاڑو نہیں پھیریں گے تب تک آپ کی کرسی پر ایسے ہی سوالات اٹھتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: ایک بات کرتے ہیں اور دوبارہ، یہاں لوگ Incompetent یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرے پاس ہارڈ کاپی نہیں ہے، آپ کی اسمبلی کا جو بھی یا----

جناب سپیکر: میں Investigate کرتا ہوں، اس کو پوچھوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میرے ان دو سوالوں کو ڈیفر کریں، پلیز۔

جناب سپیکر: ڈیفر کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی کے سوالات نمبر 2447 و 2448 ڈیفر کر دیئے گئے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: ہر ایک نے اسمبلی کو مذاق بنایا ہوا ہے، (سیکر ٹری اسمبلی سے) یہ سیکر ٹری صاحب! مجھے رپورٹ کریں اس کے فوراً بعد، یہ جوان کو دینے والا، کس کی ذمہ داری ہے، اس کو میرے سامنے لے آئیں کہ نگہت بی بی یا کوئی بھی ممبر، ہم نے کہا ہوا ہے کہ ہارڈ کاپی ان کو دینی ہے تو بس دینی ہے ان کو۔ سردار حسین بابک صاحب، 2494۔

* 2494 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ PK-22 میں کل کتنے میل / فیمیل ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں، سکولوں کے نام اور ان میں ایس ایس اساتذہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ سکولوں میں ایس ایس کی کتنی آسامیاں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) حلقہ PK-22 میں میل ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد پندرہ ہے جبکہ زنانہ ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد آٹھ ہے، زنانہ سائڈ پر کل 90 آسامیاں ہیں، ان میں خالی آسامیوں کی تعداد 85 ہے اور پانچ اساتذہ، ایس ایس سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح مردانہ سائڈ پر کل 175 آسامیاں ہیں جن میں 24 اساتذہ، ایس ایس سکولوں میں کام کر رہے ہیں جبکہ 152 خالی ہیں۔ گریڈ 17، 18، 19 اور 20 کی خالی آسامیوں کے لئے PSB ہو چکی ہے اور HM, SS پرنسپل کی خالی آسامیاں پبلک سروس کمیشن اور ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کے ذریعے پر کی جا رہی ہیں جس سے نہ صرف PK-22 Buner بلکہ پورے صوبے میں گریڈ 17 سے لے کر 20 تک کی خالی آسامیاں پر کی جا رہی ہیں۔ PK-22 میں زنانہ اور مردانہ آسامیوں کی تفصیل لف ہے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ "PK-22 میں کتنے میل / فیمل ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں، سکولوں کے نام اور ان میں ایس ایس اساتذہ کی تفصیل"، یہ تفصیل جناب سپیکر! محکمے نے جو فراہم کی ہے، ان کے جواب میں آیا ہے کہ "زنانہ سائڈ پر کل 90 آسامیاں ہیں ایس ایس کی اور 90 آسامیوں میں 85 آسامیاں خالی ہیں"۔ اسی طرح جناب سپیکر! مردانہ سائڈ پر کل 175 پوسٹیں ہیں، آسامیاں ہیں، 175 میں سے 152 خالی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ خود اندازہ کریں کہ 90 آسامیوں میں، وزیر قانون صاحب اگر جواب دیں گے تو ان کی توجہ ضروری ہے، 90 آسامیوں میں 85 آسامیاں خالی ہیں اور 175 آسامیوں میں 152 آسامیاں خالی ہیں، تو جناب سپیکر! جواب آنے کے بعد پھر میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، جواب آجائے تو۔

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر! اس کے حوالے سے یہ ہے کہ ایک تو محکمے کی جانب سے بھی جواب آ چکا ہے۔ دوسرا اس میں یہ ہے کہ 203 پوسٹیں پر نسپلز اور وائس پر نسپلز کے علاوہ بہت ساری پوسٹوں کی اپ گریڈیشن اور اس میں تقریباً 86 پوسٹیں ایس ایس ٹیز کی PSB کے لئے جا چکی ہیں تو ان کا ابھی پراسیس ہو رہا ہے اور ان کی ایڈجسٹمنٹ کا جو پراسیس ہے وہ سٹارٹ ہو چکا ہے، تو اس میں جو سردار بابک صاحب کا حلقہ ہے، اس میں وہاں سے بھی اپلائی ہو چکی ہے لوگوں کی اور وہ جتنی بھی پی ایس بی ہیں، اس میں ایک پراسیس کے ذریعے سب کو ایڈجسٹ کیا جا رہا ہے تو ان شاء اللہ عنقریب یہ سارا پراسیس کمپلیٹ ہو جائے گا، آپ کے حلقے میں بھی اور پورے صوبے کے لئے جو پراسیس ہو رہا ہے، اس میں اپ گریڈیشنز، پروموشنز اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جتنی بھی پوسٹیں Fill کی جا رہی ہیں تو یہ سب ان شاء اللہ آپ کو ان کے بارے میں چند دنوں میں آپ کو پوسٹ ہو جائیں گے، وہ آپ کو مل جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! یہ ابھی مجھے بتا رہے ہیں کہ PSB ہو چکی ہے، میری یہی ریکویسٹ ہو گی کہ سالوں سال PSB نہیں ہو رہی ہے، ایک تو یہ ہے کہ PSB Intime ہونی چاہیئے تاکہ جتنی Vacant posts ہوں 17 to 18, 18 to 19 اور اس طرح 19 to 20 لیکن جناب سپیکر! یہ مسئلہ بار بار میں Insist کر چکا ہوں بنگش صاحب کو کہ سیاسی بنیادوں پر یہ تبادلے جو ہیں، یہ اب دیکھیں میرے ایک حلقے میں، اگر صوبے کا پوچھوں، یہ صرف میرے حلقے کا مسئلہ ہے، آپ خود اندازہ کریں کہ ہائر سیکنڈری سکول میں بارہ تیرہ ایس ایس کی پوسٹیں ہیں اور ایک موجود ہو، ایک موجود ہو ایک، آپ خود اندازہ کریں، وہ سارے اکیڈمک سیشن میں پھر ہم کیا توقع کر سکتے ہیں کہ ہماری جو شرح تعلیم ہے یا یہ جو ہم کہتے ہیں کہ بہترین تعلیم ہے، یہ کس طرح ممکن ہو سکے گا؟ میں زیادہ وہ نہیں کرتا ہوں، منسٹر صاحب نے بتایا کہ PSB ہو چکی ہے اور مجھے امید ہے، فلور آف دی ہاؤس زبانی طور پر اس کو ریکویسٹ کر چکا ہوں کہ سیاسی بنیادوں پر تبادلوں کو، یہ 'ای' ٹرانسفر کا انہوں نے کیا ہے، اس کے باوجود ڈی ای اوز لگے ہوئے ہیں ٹرانسفرز کر رہے ہیں، ٹرانسفر پہ ٹرانسفر کر رہے ہیں، تو جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیس آپ لے آئیں، جو اس 'ای' کے بعد کے ہوئے ہیں، ہم یہاں اس کے اوپر بات کریں گے، آپ لے آئیں جہاں بھی ہوئے ہیں پھر جو ڈی ای او یا اے ڈی ای او کرتا ہے، پھر اس کو ہم یہاں پر بلائیں گے۔

جناب سردار حسین: اوکے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ جو سیکرٹریز نہیں آئے ہوئے ہیں ڈیپارٹمنٹس کے، ایڈمنسٹریشن کا کوئی نہیں آیا ہے، ایگریکلچر، حج اوقاف، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، فنانس، ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز، انڈسٹری کامرس، ٹیکنیکل ایجوکیشن، لیبر، لوکل گورنمنٹ، ریونیو اینڈ اسٹیٹ، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی و آئی ٹی، سپورٹس ٹورازم کلچر، ٹرانسپورٹ، یہ آج نہیں آئے، آج میری ان کو Last warning ہے، کل کے بعد اگر ایڈیشنل سیکرٹری سے کم ایک سیکرٹری بھی غیر حاضر ہوا تو Chief Secretary will sit here (تالیاں) اور چیف سیکرٹری ان کو Intimate کر دیں آج اپنے سیکرٹریوں کو، میں ہاؤس کو کھلواڑ نہیں بنوانے دوں گا کسی کو بھی، خواہ گورنمنٹ کے لوگ ہوں، اپوزیشن کے ہوں یا بیوروکریسی کے ہوں۔ بابک صاحب! کوئی اور کچھ ہے؟

جناب سردار حسین: سر!

جناب سپیکر: ہو گیا، اب اگلے کوئسچن پہ جائیں، کوئسچن نمبر 2496۔

جناب سردار حسین: جی سر، وہ Next میرا ہے۔

جناب سپیکر: اوکے کریں جی، 2496۔

جناب سردار حسین: کوئسچن نمبر 2496۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2496 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ باچا خان ماڈل سکول بونیر کی چار دیواری گزشتہ پانچ سال سے گری ہوئی ہے، مذکورہ چار دیواری کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول کی چار دیواری کے لئے ابھی تک فنڈ کیوں نہیں فراہم کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جہاں تک فنڈز فراہم نہ کرنے کا سوال ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ ماڈل سکولز کو سیکورٹی فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں شامل کیا گیا جس کے تحت مذکورہ سکول کے لئے 5.365 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فنڈ کا اجراء ہوتے ہی مذکورہ سکول کی پرنسپل سیکورٹی کے انتظامات کی مد میں یہ فنڈ استعمال کر سکتی ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ "باچا خان ماڈل سکول بونیر کی چاردیواری گزشتہ پانچ سال سے گری ہوئی ہے، مذکورہ چاردیواری کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا ہے،" جواب مجھے دیا گیا ہے کہ "ہاں"، پھر میں نے پوچھا ہے کہ "مذکورہ سکول کی چاردیواری کے لئے ابھی تک فنڈ کیوں نہیں فراہم کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟" جناب سپیکر! یہ جواب ذرا سننا چاہیئے، جواب میں آیا ہے کہ "جہاں تک فنڈز فراہم نہ کرنے کا سوال ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ ماڈل سکولز کو سیکورٹی فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں شامل کیا گیا جس کے تحت مذکورہ سکول کے لئے 5.365 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فنڈ کا اجراء ہوتے ہی مذکورہ سکول کی پرنسپل سیکورٹی کے انتظامات"، جناب سپیکر! حیران کن بات ہے، حیران کن، لڑکیوں کا سکول ہے لڑکیوں کا اور پچھلے پانچ سال سے لڑکیوں کے سکول کی چاردیواری نہیں ہے، جواب مجھے کیا دیا جا رہا ہے کہ 18-2017 میں یہ سکیم شامل کیا گیا ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ فنڈ کا اجراء کرتے ہوئے جناب سپیکر! میں یہ فیصلہ نہیں کرتا ہوں، آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں، لڑکیوں کے سکول کی چاردیواری پچھلے پانچ سال سے نہیں ہے، جناب سپیکر! یہاں پہ تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب اپنے منظور نظر ایم پی ایز کو، ان کو اگر کسی چیز کی ضرورت بھی نہ ہو، ان کے پاس اختیار ہے کہ وہ ڈائریکٹیو ایشو کرتا ہے لیکن لڑکیوں کا جو سکول ہے اور اب بھی میں دہرانا چاہتا ہوں کہ جب یہاں پہ سراج الحق صاحب وزیر خزانہ تھے تو انہوں نے صوبے میں تعلیمی ایمرجنسی لگائی تھی، ابھی تک لگی ہوئی ہے، یہ تعلیمی ایمرجنسی کی صورتحال ہے جناب سپیکر! اور محکمہ جواب مجھے یہ دے رہا ہے تو میں اس سے آگے کچھ نہیں کہہ سکتا، میں منسٹر صاحب کو سن لوں گا پھر میں بعد میں اس پہ بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی جناب سپیکر! اس ضمن میں یہ ہے کہ 30 نومبر 2017 کو جناب سپیکر، پی ڈی ڈبلیو پی اس کی ہو چکی ہے ہماری ڈیپارٹمنٹ سے اور اس میں تقریباً صوبے

کے جو دس سکولز تھے ماڈل، ان سب کے لئے تقریباً 83.756 اماؤنٹ کی منظوری ہو چکی تھی۔ سر! ہم ڈیپارٹمنٹ سے سارا پروسیجر کمپلیٹ کر کے بھجوا دیتے ہیں فنانس کے پاس اور اس کے بعد مسلسل ان کے ساتھ ہماری خط و کتابت ہوتی ہے لیکن اب اس کے لئے فنڈز کا جو سلسلہ ہے، وہ فنانس سے ہو گا تو فنانس سے جیسے ہی اماؤنٹ ریلیز ہو گی ہماری تو یہ تمام سکولوں کو، تمام دس سکولوں کے لئے جو فنڈ منظور ہو چکا ہے سب کے لئے جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ وہی پہلا والا ایشو ہے جو بہادر خان صاحب والا ہے؟

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> نہیں نہیں، نہیں نہیں، یہ الگ ہے، یہ دس سکولز ہیں، سکول اینڈ کالجز تقریباً ہمارے صوبے کے دس کالجز ہیں جن میں پشاور پبلک سکول بھی شامل ہے، باچا خان ماڈل سکول ہے، جندول ماڈل سکول ہے، ایبٹ آباد پبلک سکول ہے، تو یہ دس تمام سکولوں کے لئے تقریباً 83.7 ملین فنڈ اس کے لئے ہو چکا ہے، ہم یہاں سے منظوری بھجوا چکے ہیں۔ اب فنانس سے جب یہ اماؤنٹ ریلیز ہو گی تو ان تمام سکولوں کے جتنے کام رہتے ہیں، یہ تمام سکولوں کے لئے پہنچ جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بھی آپ جیسے پہلے کا جواب فنانس سے لے کر دیں گے کہ آپ نے تو لکھ دیا فنانس کو، Approval ہو گی، وہ کب پیسے ریلیز کریں گے؟

<u>مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم:</u> سر! یہ ہماری ساری جو خط و کتابت ہے، وہ Documents attached ہیں اس کے ساتھ، جتنی بھی ہماری فنانس کے ساتھ ہو چکی ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Immediately اس کو Pursue کریں کیونکہ ایجوکیشن کا معاملہ ہے، اس میں Delay نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> ٹھیک ہے، میں آج دوبارہ اس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اور کہیں پہ کٹ لگائیں لیکن ایجوکیشن کو Priority دیں۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> میں آج دوبارہ کرتا ہوں سر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین:</u> نہیں، وہ تو علیحدہ ہے کہ ان سکولوں کو وہ فنڈز دے رہے ہیں، ظاہر ہے ان سکولوں سے جنریشن کم ہو رہی ہے تو ان کی 'سیلریز' کا مسئلہ ہے، وہ مسئلہ تو علیحدہ ہے لیکن حکومت کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ لڑکیوں کا سکول ہے، اس کی چار دیواری نہیں ہے، ان کا پردہ نہیں ہے، یہاں پہ تو کبھی آپ لوگ

عبایہ کا حکم دے دیتے ہو کہ لڑکیاں جو ہیں، بچیاں عبایہ پہنیں گی، شام کو وہ فیصلہ واپس لے لیتے ہو لیکن
پچھلے پانچ سال سے اگر یعنی پردے کا نظام نہیں ہے، چار دیواری نہیں ہے جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب
نے، ایڈوائزر صاحب نے مسئلے کو Mix کر دیا۔ پشاور پبلک سکول ہوا، ایبٹ آباد پبلک سکول ہوا، ان کے
لئے تو سالانہ جب ان کو کمی آ جاتی ہے جناب سپیکر! تو حکومت ان کو فنڈز بھی دے دیتی ہے، یہ تو ایمر جنسی
بنیاد پہ ہونا چاہیئے لیکن میں دوسری بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! حکومت کو اپنے
رویئے پہ نظر ثانی کرنی چاہیئے، منسٹر صاحب کو پوچھنا چاہیئے تھا، ہم نے اپنے دور حکومت میں میں منسٹر تھا،
Norwegian government کے تعاون سے یہ سکول بنا ہے جناب سپیکر، لیکن پچھلے چھ سال سے
میں اسی صوبے کا پانچ سال منسٹر رہا ہوں جناب سپیکر! میری اس بات پہ ذرا آپ توجہ دیں، میں پانچ سال
منسٹر رہا ہوں، ہم نے یہ سکول بنایا ہے، حکومت نے یہ بھی گوارا نہیں کیا ہے کہ جو بورڈ آف گورنرز ہے، جو
بورڈ کے ممبران ہوتے ہیں جناب سپیکر، کیا کرتے ہیں کہ جو جو سکولز ہم نے بنائے، اب یہ سکول میں نے
اپنی ذاتی دلچسپی سے بنایا ہے جناب سپیکر، Norwegian government نے ہمارے صوبے میں
Heli جو تھا، وہ موجود نہیں تھا، میں نے اسلام آباد سے Hire کیا تھا اور Norwegian
Ambassador کو اس Site پہ میں لے گیا ہوں جناب سپیکر! حکومت کی آپ دلچسپی دیکھیں دلچسپی
جناب سپیکر! ان کو تو بلانا چاہیئے تھا کہ یہ سکول کس طرح بنا ہے کروڑوں روپے کا اور ابھی پچاس لاکھ چاہیئے
ہوں گے، ساٹھ لاکھ چاہیئے، یعنی پچھلے چھ سال سے حکومت کے پاس یہ پیسہ نہیں ہے اور جواب پھر اور
چیزوں میں Mix کر دیتے ہیں، ان کو تو اعلان کرنا چاہیئے کہ لڑکیوں کا سکول ہے، پچاس لاکھ کیا ہے، ساٹھ
لاکھ کیا ہے حکومت کے لئے؟ اب تعلیم کی یعنی ترجیحات ان کی دیکھیں کہ آیا تعلیم ان کی ترجیح ہے؟ جناب
سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم ان کی ترجیح نہیں ہے، ان کی ترجیح بلین ٹری سونامی ہے، ان کی ترجیح بی آر ٹی
ہے، ان کی ترجیح وہ وہ چیزیں ہیں جن سے Bulk میں، Bulk میں کوئی چیز ادھر سے ادھر آ جاتی ہے۔
جناب سپیکر! حکومت کو یہ رویہ ترک کرنا چاہیئے، Revisit کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اس صوبے کی کیا
حالت بنائی ہے جناب سپیکر! اور پھر جواب کس طرح دے دیتے ہیں جناب سپیکر؟

Mr. Speaker: ‘Question's Hour’ is over. ‘Leave applications’:-----

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir!

جناب سپیکر: جو کوئسچنز رہ گئے ہیں، وہ Lapse نہیں ہوں گے، وہ آگے جائیں گے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

Minister Law: Sir! Under rule 38, I want to lay the Answers to the Questions before the House.

Mr. Speaker: Yes yes, ji Law Minister Sahib!

وزیر قانون: Rule 38 کا میں نے حوالہ دیا ہے اور جو Answers آئے ہیں تو I want to lay them before the House.

Mr. Speaker: The remaining Questions/Answers stand laid on the table of the House under rule 38.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

322 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر توانائی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) KPOGCL نے گزشتہ پانچ سالوں میں کتنی تیل و گیس دریافت کی ہے، نیز مذکورہ دریافت شدہ وسائل کی مکمل تفصیل بمعہ لاگت فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ KPOGCL صوبے کے مختلف اضلاع میں تیل و گیس کی دریافت کے لئے کام کر رہی ہے تاہم ابھی تک تیل و گیس کی دریافت میں کامیاب نہیں ہو سکی لیکن تیل و گیس کی پیداوار بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے بلکہ بین الاقوامی اور پاکستانی تیل و گیس کمپنیوں کو بھی صوبہ میں کام کرنے کی طرف راغب کیا ہے جس کا اندازہ پچھلے سال کی تیل و گیس کی پیداوار سے صاف ظاہر ہے۔

سال 2013 میں تیل و گیس کی پیداوار 30 ہزار بیرل یومیہ تھی جبکہ سال 2017-18 میں 53 ہزار بیرل یومیہ تک پہنچ چکی ہے، اس طرح گیس کی پیداوار 330 مکعب فٹ سے بڑھ کر 443 ملین مکعب فٹ یومیہ ہو گئی ہے اور مائع گیس 10 ٹن سے بڑھ کر 550 ٹن یومیہ تک پہنچ چکی ہے۔

تیل و گیس کی تلاش ایک پیچیدہ عمل ہے اور اس میں مختلف مراحل شامل ہوتے ہیں، KPOGCL کی کوششوں سے لکی بلاک (Lakki Block) جو کہ ضلع لکی مروت، کرک اور بنوں میں واقع ہے جس کا باقاعدہ معاہدہ طے پا چکا ہے، اس بلاک پر صوبائی حکومت تین سال کے لئے سات ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گی۔

خیبر پختونخوا آئل اینڈ گیس کمپنی لمیٹڈ اور او جی ڈی سی ایل ٹیم کی مشترکہ کوششوں کی بدولت براتئی بلاک (Baratai Block) میں 5014 میٹر زیر زمین تیل و گیس کے مقام تک پہنچنے میں

کامیاب ہوئی ہیں جس سے روزانہ کی بنیاد پر تقریباً30 مربع کیوبک فٹ گیس جس سے تین لاکھ گھریلو صارفین کو گیس کنکشنز مہیا کئے جا سکیں گے اور 700 بیرل تیل کی پیداوار ہو سکے گی، خیبر پختونخوا کی کمپنی KPOGCL اس پراجیکٹ میں حصہ دار ہے، صوبائی کمپنی KPOGCL نے اس پراجیکٹ میں 11 کروڑ کی سرمایہ کاری کی ہے، اس سرمایہ کاری سے KPOGCL کو سالانہ 22 کروڑ روپے منافع ملے گا اور صوبہ خیبر پختونخوا کو تیل و گیس کی رائلٹی کی مد میں سالانہ ایک ارب 19 کروڑ روپے ملیں گے۔ اس کے علاوہ KPOGCL چھ بلاکس میں ملکی و غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ (Jointventure partner) کام کر رہی ہے جس میں KPOGCL مجموعی طور پر تقریباً20 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر چکی ہے۔

قاعدہ 38 کے تحت ایوان کی میز پر رکھے گئے سوالات اور ان کے جوابات

2431 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور یونیورسٹی کے لئے زمین 1948 تا 1950 اور 2013 کے سالوں میں خریدی (Acquire) کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پشاور یونیورسٹی میں قائم ٹیچرز کمیونٹی سنٹر (پیوٹا ہال) کی تعمیر کے لئے فنڈ کس ادارے نے فراہم کیا، نیز مذکورہ کمیونٹی سنٹر اور اس کے ساتھ متصل شادی ہال، رہائشی کمروں اور جم خانہ کی الاٹمنٹ کا کنٹرول کس کے ہاتھ میں ہے، اس کی تفصیل دی جائے؛

(ii) آیا مذکورہ ہال، رہائشی کمروں اور جم خانہ کی آمدنی اور اخراجات پشاور یونیورسٹی کے سالانہ بجٹ میں ظاہر (Reflect) کئے جاتے ہیں، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) حکومت خیبر پختونخوا (پہلے حکومت صوبہ سرحد) نے پشاور یونیورسٹی کے ادارہ جات اور ایگریکلچر کالج و فارمز وغیرہ (بعد میں ایگریکلچر یونیورسٹی پشاور) کے لئے سال 1951، 1952، 1962، 1963، 1964، 1966، 1967، 1971، 1974 اور 1978 میں مختلف نوٹیفکیشنز اور ایوارڈز کے ذریعے زمین حاصل کی ہے۔ مزید یہ کہ یونیورسٹی نے کیمپس 2 کے لئے سال 2009-10 میں اضاخیل نوشہرہ میں زمین خریدی ہے۔

(ب) (i) پشاور یونیورسٹی میں قائم ٹیچرز کمیونٹی سنٹر (پیوٹاہال) کی تعمیر کے لئے پشاور یونیورسٹی نے اور نہ ہی کسی دوسرے حکومتی ادارے نے اس کی تعمیر کے لئے فنڈ فراہم کی بلکہ یونیورسٹی کے اساتذہ کرام نے اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کی۔ متصل کمیونٹی ہال، رہائشی کمروں اور جم خانہ کی الاٹمنٹ کا کنٹرول پیوٹا کے ہاتھ میں ہے، پیوٹا اساتذہ کی منتخب تنظیم ہے جس کے ہر سال باقاعدہ انتخابات ہوتے ہیں۔

- یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ یہ ایک ٹیچرز کمیونٹی سنٹر ہے۔ یہاں پر ایک ہی ہال ہے جو کہ مختلف کانفرنسز، ورکشاپس، سیمینارز اور بک فیئرز کے لئے استعمال کی جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی کے دیگر ملازمین و طلباء کی تقریبات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس کے لئے ان اساتذہ و ملازمین سے قلیل رقم وصول کی جاتی ہے جو کہ اسی کمیونٹی سنٹر کی تزئین و آرائش و بحالی پر خرچ کی جاتی ہے جس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔
- اس کمیوٹی سنٹر میں موجود کمرے مختلف کانفرنسز، ورکشاپش سیمینارز کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے دستیاب ہوتے ہیں جن سے بھی بہت قلیل رقم وصول کی جاتی ہے جس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔
- ٹیچرز کمیونٹی سنٹر میں موجود جم خانہ یونیورسٹی کے اساتذہ، ملازمین اور ان کے بچوں اور طلباء کے لئے بنایا گیا ہے جس کا مقصد اساتذہ ملازمین اور طلباء کے لئے صحت مند ماحول فراہم کرنا ہے، اس کے عوض بھی انہی اساتذہ ملازمین سے ایک قلیل رقم وصول کی جاتی ہے جو اسی جم خانہ کی بحالی اور دیگر ضروری فٹنس سامان کی فراہمی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
- پیوٹا سال میں دو دفعہ ہائر ایجوکیشن سے تسلیم شدہ تین تحقیقاتی رسالہ جات (پیوٹاج: سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز، پیوٹاج: اوریئنٹل لینگویجز، پیوٹاج: سائنسز) شائع کرتی ہے جس کے تمام اخراجات اس کمیونٹی سنٹر سال کی آمدنی سے پورے کیے جاتے ہے۔ یہ جرنلز جامعہ پشاور کی رینکنگ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- اس کے علاوہ پیوٹا کے اسی فنڈ سے:

✓ یونیورسٹی کیمپس میں ایک فیملی پارک بنایا گیا ہے جس میں یونیورسٹی کیمپس کے خواتین و بچے سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں؛

✓ مستحق اور نادار طلباء کو وظائف جاری کئے جاتے ہیں؛

✓ سول سوسائٹی میں شعور بیدار کرنے کے سلسلے میں مختلف سیمینارز، کانفرنسز اور دیگر سماجی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں اور

✓ قدرتی آفات جیسے کہ سیلاب، زلزلہ زدگان اور IDPs کے لئے عطیات فراہم کرتی ہے۔

(ii) پشاور یونیورسٹی کی طرف سے کیمونٹی سنٹر کو کوئی فنڈ و دیگر مراعات وغیرہ مہیا نہیں کی جاتیں، اس لئے اس کے ساتھ متصل ٹیچرز کیمونٹی ہال، رہائشی کمروں اور جم خانہ کی سالانہ آمدنی وغیرہ کا ریکارڈ کیمونٹی سنٹر کے پاس ہوتا ہے، اس لئے یہ پشاور یونیورسٹی کی سالانہ بجٹ میں یہ ظاہر نہیں کئے جاتے۔

2479 ۔ میاں نثار گل: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک کب منظور ہوئی؛

(ب) ہری پور یونیورسٹی، صوابی یونیورسٹی اور خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک پر لاگت اور اب تک کام کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان یونیورسٹیوں میں کتنے شعبہ جات شروع ہو چکے ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) سال 2008 سے لے کر سال 2013 تک خیبر پختونخوا نے کل آٹھ یونیورسٹیاں منظور کی ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت نے ہری پور، صوابی اور خوشحال خان خٹک یونیورسٹیوں کو اب تک (Rs.4094.31(M) دیئے گئے ہیں۔ (تفصیل لف ہے)

نمبر شمار	جامعات کے نام	تفصیل
1۔	ہری پور یونیورسٹی	یونیورسٹی آف ہری پور میں اب تک 19 شعبہ جات شروع ہو چکے ہیں، شعبہ جات کی تفصیل اور لاگت اور کام کی تفصیل کی کاپی لف ہے۔
2۔	صوابی یونیورسٹی	یونیورسٹی آف صوابی میں اب تک 28 شعبہ جات شروع ہو چکے ہیں اور اب تک کام کی تفصیل کی کاپی لف ہے۔
3۔	خوشحال خان خٹک یونیورسٹی	خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک کی سمری 13

جون 2012 کو منظور ہوئی، یونیورسٹی کے مختلف
کاموں پر لاگت اور شعبہ جات کی تفصیل کی کاپی
لف ہے۔

2488 _ میاں نثار گل: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جنوبی اضلاع کوہاٹ، کرک، ہنگو، ٹانک، بنوں، لکی مروت اور ڈی آئی خان میں گندم کے گودام موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضلاع میں گودام کہاں کہاں پر موجود ہیں، نیز ان میں سٹور کی گئی گندم کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں، جنوبی اضلاع میں محکمہ خوراک کی گندم گودام موجود ہیں جبکہ ضلع ٹانک میں گودام نہیں ہے اور اس کی ضرورت ڈیرہ اسماعیل خان گودام سے پوری کی جاتی ہے۔

(ب) ان تمام گوداموں میں گندم موجود ہیں جس کی تفصیل آج مورخہ 27 اگست 2019 کے مطابق مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	مقام	موجود گندم
1۔	کرک	کڑپہ / تخت نصرتی	7434 ٹن
2۔	کوہاٹ	کوہاٹ کالج روڈ / پنڈی روڈ بیلی ٹنگ	4754 ٹن
3۔	ہنگو	نزد پولیس لائن	3197 ٹن
4۔	بنوں	نزد حافظ آباد / ریلوے سٹیشن	10155 ٹن
5۔	لکی مروت	سرائے نورنگ	35 ٹن
6۔	ڈیرہ اسماعیل خان	راکھ زندانی	33000 ٹن

2742 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال تعلیم کے لئے بجٹ مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختص شدہ بجٹ میں PK-64 نوشہرہ کے لئے بھی حصہ مقرر کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت نے تعلیم کے لئے کتنی کتنی رقم مختص کیں، ائیر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز PK-64 نوشہرہ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور مذکورہ رقم کس کس مد میں کہاں کہاں خرچ ہوئی اور اس سے PK-64 میں تعلیم پر کیا مثبت اثر پڑا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ بنگش (مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔

(ج) سال 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت نے تعلیم کے لئے ترقیاتی کاموں کی مد میں جو فنڈ مختص کیا ہے، اس کی تفصیل ایئر وائز لف ہے۔ علاوہ ازیں ضلع نوشہرہ کے لئے ترقیاتی کاموں کی مد میں مختص شدہ رقوم کی تفصیل ائیر وائز لف ہے۔

2755 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولوں کو کنڈیشنل گرانٹ کی شکل میں فنڈ دیتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع پشاور کے سکولوں کے لئے گزشتہ مالی سال میں ٹوٹل کتنی رقم مختص کی گئی تھی؛

(ii) یہ فنڈ کن سکولوں اور کن مقاصد کے لئے دیا جاتا ہے؛

(iii) آیا اس پر کوئی چیک یا آڈٹ کیا جاتا ہے، اگر آڈٹ کیا جاتا ہے تو اس کی رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے؛

(iv) PK-70 میں کن سکولوں کو گزشتہ مالی سال میں یہ فنڈ/گرانٹ دیا گیا ہے، سکول وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(v) اس فنڈ کے استعمال کے لئے جو طریقہ کار / قواعد و ضوابط بنائے گئے ہیں، اُن کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس فنڈ کے استعمال میں کبھی کوتاہی / خُرد بُرد یا شکایات سامنے آئی ہیں، اس پر کارروائی ہوئی ہے اور کیا نتیجہ نکلا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ بنگش (مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ضلع پشاور کے سکولوں کے لئے گزشتہ سال ٹوٹل 236.102 ملین رقم مختص کی گئی تھی۔

(ii) سکولوں میں بنیادی سہولیات پوری کرنے کے لئے کنڈیشنل گرانٹ کی صورت میں یہ فنڈ دیا جا رہا ہے۔

(iii) شکایات کی صورت میں حکومت / ادارہ اس کا آڈٹ کرتی ہے۔

(IV) PK-70 میں جن سکولوں کو کنڈیشنل گرانٹ کی صورت میں فنڈ دیا گیا ہے، ان کی تفصیل لف ہے۔

(V) اس فنڈ کا استعمال پی ٹی سی کے ذریعے ہوتا ہے اسی لئے اس فنڈ کے استعمال میں کوئی کوتاہی / خُرد بُرد یا شکایات ابھی تک، موصول ہو جائے تو اس پر قانون کے مطابق کارروائی ہو گی۔ طریقہ کار / قواعد و ضوابط کی تفصیل لف ہے۔

2756 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی مختلف آسامیوں پر کب سے این ٹی ایس یا دوسرے اداروں کے ذریعے بھرتیاں بذریعہ سکریننگ ٹیسٹ ہو رہی ہیں، ائیر وائز تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائیں؛

(ب) اگر بھرتیاں او پی ایس، این ٹی ایس، ایف ٹی ایس کے ذریعے کی جاتی ہیں تو کن شرائط / معاہدوں کے تحت کی جاتی ہے، ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بمعہ دستاویزات اور تحریری معاہدوں کی نقول فراہم کی جائے؛

(ج) کیا خیبر پختونخوا / پشاور میں اور کوئی ایسا پر اعتماد ادارہ نہیں ہے جس کے ذریعے بھرتیوں کے لئے سکریننگ ٹیسٹ لئے جا سکیں، اگر ایسے ادارے موجود ہیں تو اُن کے ذریعے مذکورہ ٹیسٹ کیوں نہیں لئے جاتے؛

(د) کیا قانون / رولز میں سکریننگ ٹیسٹ این ٹی ایس یا دوسرے اداروں کے ذریعے مختلف آسامیوں پر بھرتیوں کے لئے کوئی Provision موجود ہے تو متعلقہ قانون / رولز کی تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائیں؟

جناب ضیاء اللہ بنگش (مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) محکمہ تعلیم میں سال 2013-14 سے اب تک مختلف کیٹگریز میں بھرتی ہونے والے اساتذہ کی تفصیل ضلع وائز اور کیٹگری وائز لف ہے۔

(ب) پچھلے دور حکومت میں محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم میں بھرتیاں این ٹی ایس کے ذریعے کی جاتی تھیں اور اب موجودہ حکومت میں این ٹی ایس اور ایف ٹی ایس کے ذریعے جو بھرتیاں کی جا رہی ہیں، کی شرائط / معاہدوں کی نقول کی تفصیل لف ہے۔

(ج) خیبر پختونخوا میں ETEA ایک بااعتماد ادارہ موجود ہے لیکن اس کی صلاحت / وسعت (Capicity) اس قابل نہیں کہ بروقت اتنی بھاری تعداد میں بھرتیاں کر سکے۔

(د) جی ہاں، کیونکہ ایس ایس ٹی کی پوسٹیں صوبائی سطح کی ہیں، یہ پوسٹیں جب پی ایس سی کے ذریعے اس کا اشتہار دیا جاتا ہے تو اس پر کافی عرصہ لگتا ہے۔ اسی لئے ان پوسٹوں پر این ٹی ایس اور ایف ٹی ایس کے ذریعے بھرتیاں عارضی بنیادوں پر کی جاتی ہیں تاکہ سکولوں میں درس وتدریس کا سلسلہ برقرار رکھا جا سکے۔ قانون / رولز کی تفصیل لف ہے۔

2806 _ <u>جناب افتخار علی مشوانی</u>: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے ڈگری کالجوں میں بی ایس پروگرام / کلاسز شروع کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا نے بی ایس پروگرام کے لئے بلڈنگ کا بندوبست بھی کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن کن کالجوں میں بی ایس پروگرام اور بلڈنگ کے لئے بندوبست کیا گیا ہے اور کن کن کالجوں میں اب تک بلڈنگ کا بندوبست نہیں ہوا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے ڈگری کالجوں میں بی ایس پروگرام / کلاسز شروع کی ہیں۔ اس وقت صوبے کے 65 مردانہ اور 46 زنانہ کالجوں میں بی ایس پروگرام / کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں، محکمہ مرحلہ وار بی ایس کالجز میں بلاکس تعمیر کر رہا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبے کے 12 مختلف کالجوں میں بی ایس بلاک کی تعمیر مکمل کی گئی ہے جبکہ حال ہی میں 13 مزید کالجوں میں بی ایس بلاک کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے (کاپی لف ہے) اس کے علاوہ 06 کالجوں میں بی ایس بلاک تعمیر کرنے کا منصوبہ اس سال کی اے ڈی پی (2019-20)

میں شامل کیا گیا ہے جبکہ باقی کالجوں میں بھی آئندہ سال ضرورت کی بنیاد پر بی ایس بلاکس تعمیر کیے جائیں گے۔

2807 _ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر فنی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کے کامرس کالج نمبر 1 میں 2017 سے تاحال بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس طریقہ کار کے مطابق بھرتیاں ہوئی ہیں، کل کتنے لوگوں نے نوکری کے لئے درخواستیں دیں، کتنے لوگ کن کن پوسٹوں پر بھرتی کیے گئے، اُن کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع مردان کے کامرس کالج نمبر 1 میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت کی مروجہ قانون اور پالیسی کے مطابق ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے بھرتیاں کی گئی ہیں۔ دفتر روزگار کے توسط سے کل 23 درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ انٹرویو کے بعد پانچ خالی پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

1۔	معذور کوٹہ	ٹیوب ویل آپریٹر	01۔
2۔	ریٹائرڈ ملازمین کوٹہ	چوکیدار	01۔
3۔	میرٹ	نائب قاصد	02۔
4۔	میرٹ	چوکیدار	01۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': مفتی عبید الرحمان صاحب، ایم پی اے 27 کے لئے؛ حافظ اعصام الدین صاحب، ایم پی اے 27 کے لئے؛ سید احمد حسین شاہ، ایم پی اے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، آج کے لئے؛ انجینئر فہیم احمد خان صاحب، آج کے لئے؛ مسماۃ ثمر ہارون بلور صاحبہ، آج کے لئے؛ مومنہ باسط صاحبہ، آج کے لئے؛ زینت بی بی صاحبہ، آج کے لئے؛ فضل حکیم خان، آج کے لئے؛ حاجی انور حیات خان، آج کے لئے؛ جمشید خان مہمند، آج کے لئے؛ طفیل انجم صاحب، آج کے لئے؛ تاج محمد خان صاحب، آج کے لئے؛ نذیر احمد عباسی صاحب، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: نمبر 4، 'اناؤنسمنٹ': 'اناؤنسمنٹ' میری یہی ہے کہ I am grateful to Chief Minister Sahib کہ جو ہاؤس کا ماحول پچھلے دنوں بن گیا تھا اپوزیشن کی طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی کہ یہ جو Attendance نہیں ہوتی ایم پی ایز کی اور کیبنٹ کے ممبرز نہیں آتے ہیں تو کل وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے اوپر سخت نوٹس لیا ہے، میں ان کا شکر گزار ہوں اور آج منسٹرز کی Attendance بہت بہتر ہے ماضی کی نسبت اور مجھے امید ہے کہ اگلے دنوں میں یہ Attendance اور بہتر ہو گی اور منسٹرز کو Facilitate کرنے کے لئے کہ جو میٹنگز ہیں اور یہ ہے اور وہ ہے، ہم Morning میں اجلاس نہیں رکھیں گے، ہم دو بجے اجلاس رکھیں گے تاکہ یہ فرسٹ ٹائم منسٹرز اپنے آفسز میں کام کر سکیں اور دو بجے کے بعد ہم ہاؤس میں کر سکیں تاکہ دونوں کام ہو سکیں اور اسی طرح چونکہ سیکرٹریز، یہ لوگ بھی صبح Busy ہوتے ہیں تو دو بجے پھر سب کے لئے ہو جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تھوڑا سا آگے چلنے دیں پھر دے دیتا ہوں، دوں گا آپ کو۔ چلیں لے لیں میں آپ کو دوں گا، خوشدل خان صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 07, 'Call Attention Notices': Sahibzada Sanaullah Khan, MPA, to please move his call attention No. 485, in the House, Sahibzada Sanaullah Khan Sahib.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ بین الصوبائی رابطہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بلوچستان میں ملاکنڈ ڈویژن کے مزدور محنت کش کوئلے کی کانوں میں انتہائی مشکل کام کر کے رزق حلال کماتے ہیں اور ہر سال تقریباً درجنوں لوگ لقمہ اجل بن جاتے ہیں، حکومت بلوچستان کا محکمہ محنت اور افرادی قوت اور معدنیات اور مرکزی محکمہ لیبر بہت ہی کم معاوضہ بعد از مرگ Death compensation کی منظوری دیتا ہے لیکن بد قسمتی سے یہ رقم کئی سالوں تک ادا نہیں کی جاتی، لہذا صوبائی حکومت کی بین الصوبائی رابطہ کمیٹی حکومت بلوچستان اور مرکزی حکومت سے اس

ضمن میں فوری اقدامات اٹھانے کے اقدامات کرے تاکہ معاوضہ کی رقم متاثرہ خاندانوں کو بروقت مل سکے۔

جناب سپیکر صاحب! اس میں تھوڑی سی عرض یہ ہے کہ یہاں سے ہم نے دو دفعہ قرارداد بھی موو کی تھی اور بلوچستان حکومت کو بھی بھیجی تھی اور مرکزی حکومت کو بھی، دو تین مہینے پہلے ہم بلوچستان گئے تھے، اس معزز ایوان کے منسٹرز صاحبان بھی تھے اس میں اور چیف منسٹر بلوچستان کو بھی ریکویسٹ کی تھی اور انہوں نے یہ بات مان بھی لی تھی کہ یہ دو لاکھ روپے دیتے ہیں سر، اور وہ بھی کئی کئی سالوں تک ان کو نہیں ملتے، اسی لئے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس ایوان سے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ایک منسٹر صاحب کی ڈیوٹی اس پہ لگائی جائے تاکہ مرکزی اور صوبائی حکومت جہاں بھی ضرورت ہو تاکہ ان غریب اور مزدور لوگوں کے لئے ہم کچھ کر سکیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب!

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، یہ کال اٹینشن نوٹس نمبر 343 جب Submit ہوا ہے اسمبلی میں تو سر، یہاں پر اکثر یہ بات بھی ہوتی ہے کہ حکومت Respond نہیں کر رہی ہے، آفیسرز نہیں آرہے ہیں لیکن میرے خیال میں اگر کوئی اچھا کام ہو تو اس کو بھی Appreciate کرنا چاہیئے۔ جب یہ نوٹس 343 یہاں پر Submit ہوا تو یہ لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز منسٹری کو جب موصول ہوا تو ہم نے اس کو تھرو انٹر پراونشل کوآرڈی نیشن ہم نے بلوچستان گورنمنٹ کو بھیجا اور جو انہوں نے ایک بات اٹھائی کہ دو لاکھ روپے وہ دیتے ہیں تو کم از کم ایک اچھی خبر میں ان کو آج دے سکتا ہوں کہ بلوچستان گورنمنٹ سے Response آگیا ہے، میرے پاس فائل پہ موجود ہے، آپ کو میں کاپی دے دوں گا اور انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ "The amount of compensation have been enhanced to the tune of rupees five hundred thousands"، تو ایک تو یہ ہوگیا ہے کہ پانچ لاکھ تک انہوں نے Compensation amount جو ہے وہ بڑھادی ہے۔ دوسرا وہ کہتے ہیں کہ Timely نہیں ملتا ان لوگوں کو، دوسری ان کی یہ Submission تھی، تو وہ بھی ہم نے ان کے ساتھ Takeup کیا ہے بلکہ انہوں نے یہ Commit کیا ہے کہ ایک نیا بل انہوں نے Vetting کے لئے بلوچستان کے لاء ڈیپارٹمنٹ میں بھیج دیا ہے اور عنقریب وہ بل ایکٹ بن جائے گا اور یہ پانچ لاکھ سے وہ Enhance بھی کر رہے ہیں اور اس کے لئے طریقہ کار بھی ٹھیک ٹھاک بنا رہے ہیں لیکن بہرحال اگر

آنریبل ممبر یہ چاہتے ہیں کہ اس کی Supervision کے لئے کوئی ایسی کمیٹی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہے، کوئی کمیٹی سر، ایسی ہو تو بالکل سر، آپ اس کو Constitute کر دیں اور میں Agree کرتا ہوں آنریبل ممبر کے ساتھ جی۔

Mr. Speaker: Agreed with the proposal of honourable Member, honourable-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس بات پہ یا الگ ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں جی، پوائنٹ آف آرڈر پہ۔

جناب سپیکر: اس کے بعد دیتا ہوں نا، یہ کوسچن نہیں ہے کال اٹینشن ہے ان کا، اس کو میں Disposeof کر رہا ہوں، اس کے بعد آپ لے لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کے بعد آپ پھر-----

جناب سپیکر: یہ جو چل رہا ہے اب، یہ ختم ہے، اس کے بعد آپ آجائیں۔ یہ جو ثناء اللہ صاحب نے اور منسٹر صاحب دونوں نے، ثناء اللہ صاحب کے ساتھ انہوں نے Agree کیا Proposal, so we will form a Committee, we will announce it soon اور اس میں ذرا ہم اپوزیشن اور ٹریژری بنچز سے مشورہ کرکے We will announce the Committee، ٹھیک ہے جی۔ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نام بھول گئے سر۔ (ہنستے ہوئے)

جناب سپیکر: (ہنستے ہوئے) نہیں آپ کا نام کون بھول سکتا ہے؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب کا نام کوئی بھول سکتا ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میرا نام تو بہت آسان بھی ہے اور نام بھی مطلب ہے-----

جناب سپیکر: ہاؤس میں اگر ہم بھول جائیں تو کورٹ سے بھی پتہ کر سکتے ہیں، وہاں سے بھی نام پتہ لگ جاتا ہے۔ (ہنسی)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب! آپ کا میں بہت ممنون و مشکور ہوں، آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پہ اجازت دے دی۔ سر! بات یہ ہے کہ کل ہم نے سنا ہے اپنے Source سے کہ ہم نے اپنے دور حکومت میں ایک کالج قائم کیا تھا" گورنمنٹ ڈگری کالج کوہ دامان"،

اس میں ہم نے مطلب ہے پیسے بھی رکھے تھے، اس کا سنگ بنیاد بھی ہم نے رکھا ہے، سنا ہے کہ آج گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب جارہے ہیں وہاں پر افتتاح کرنے کے لئے، اس پر ہمارے عوامی نیشنل پارٹی کے ورکرز بہت غصہ بھی ہیں اور انہوں نے آج احتجاج کا پروگرام بنایا ہے جو وہاں احتجاج کی شکل میں مطلب ہے اس کالج میں جائیں گے اور وہاں پر افتتاح کریں گے۔ سر، آپ اندازہ لگائیں، جو ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب ہیں، He is the honourable Memebr of this House like we، تو چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ غیر اخلاقی ہے، اخلاقاً یہ چاہیئے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ہمیں اعتماد میں لیتے، میں بھی ہوتا اور یہ حلقہ جو تھا PK-10، اب یہ PK-70 صلاح الدین جو ہمارا آنریبل ممبر ہیں، ان کے حلقے میں آتا ہے، تو چاہیئے تھا کہ ہمیں بغیر اعتماد کے ہمارے بغیر پوچھتے ہوئے گورنر اور سر، گورنر صاحب آپ کے، مطلب آپ منسٹر تھے ہائر ایجوکیشن کے اور وہ پبلک ہیلتھ کے منسٹر تھے، ان سے ذرا آپ پوچھیں کہ گزشتہ پانچ سال میں آپ نے اس کالج میں ایک اینٹ تک رکھی ہے یا آپ کو دعوت دی ہے کہ آپ میرے ساتھ چلے جائیں اور آج وہ جاتا ہے اور افتتاح کرتے ہیں، تو افتتاح ایسے نہیں ہوتے ہیں۔ سر، میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس پر مطلب کوئی آرڈر پاس کرلیں کیونکہ میں صاف اور واضح الفاظ میں یہ کہتا ہوں یہاں پر کہ جو بھی آج کچھ ہوا ہے، میں ضلع انتظامیہ کو بھی یہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ یہ ہمارا جو احتجاج ہے پرامن احتجاج ہوگا، سارے پشاور کے ورکرز اکٹھے ہوں گے بڈھ بیر میں، وہاں سے ہم جلوس کی شکل میں جائیں گے، اس مقام پر جائیں گے جہاں پر وزیر اعلیٰ افتتاح کرتے ہیں، ہمارا پرامن احتجاج ہوگا، Flags ہمارے ہوں گے، ہم وہاں پر جائیں گے اور اگر کسی نے ہمارے پرامن احتجاج کو روکنے کی کوشش کی، کسی نے اس میں مداخلت کی تو ہم مطلب ہے پھر اس کو برداشت نہیں کریں گے لیکن اس کی ذمہ داری گورنر صاحب پر ہوگی، گورنر صاحب کی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ وہ جاکر دوسروں کے مطلب پراجیکٹس پر تختیاں لگائیں چیف منسٹر کو لے کر، اگر چیف منسٹر خود چاہیں آجائیں، ہم ان کے لئے کھانے کا بندوبست کریں گے، بڈھ بیر میں ہم ان کی مہمان نوازی کرتے ہیں، وہ ہمارے لئے مطلب ہے ہمارے لئے محترم ہیں لیکن ایک غیر مقبول آدمی کے ساتھ، ایک غیر مقبولیت جو دو حلقوں سے ہارا ہوا ہے، ان کو گورنر بنا کر وہ جارہے ہیں تو ہم ان کو کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے، لہذا میں اس ہاؤس کے توسط سے ضلعی انتظامیہ کو بھی کہہ دیتا ہوں، پولیس کو بھی کہتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں، سب کو میں کہتا ہوں کہ آپ کرلیں اپنا، افتتاح بھی کرلیں، آپ جائیں لیکن ہمارے پرامن احتجاج کو نہ روکیں، ان کے لئے آپ کل جو میں نے سنا ہے کہ آپ ان کے، لیکن ہم لاٹھی

چارج کو بھی برداشت کریں گے، ہم گولیوں کو برداشت کریں گے لیکن ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے، ان کو نہیں چھوڑیں گے سر، یہ آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please.

میاں نثار گل: سر! میں ایک بات کرتا ہوں پھر یہ اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو کال اٹینشن ہے اور۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: پھر اکٹھا جواب دیں نا۔

جناب سپیکر: ان کا ایک ختم ہونے دیں ناں، بنگش صاحب! آپ Respond کریں گے؟

(شور)

جناب سپیکر: پہلے ایک کال اٹینشن کو تو Dispose of کرنے دیں نا، جی آپ بولیں، میاں نثار گل صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر! جناب سپیکر۔ اس سے پہلے یہ خود ڈپٹی سپیکر رہ چکے ہیں اور ان کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ کالجز بنتے ہیں یا سکولز بنتے ہیں، وہ حکومت کا پیسہ ہوتا ہے، وہ کسی پارٹی کا پیسہ نہیں ہوتا کہ اگر کسی کی حکومت میں کوئی کالج یا سکول بن گیا تو وہ اسی کی ملکیت ہو جائے گا۔ (تالیاں) یہ وزیر اعلیٰ، گورنر، یہ اس صوبے کے گورنر ہیں، صوبے کا وزیر اعلیٰ ہے، اس کی مرضی ہے کہ وہ سکول کا افتتاح کریں، اس کی مرضی ہے کہ وہ کالج کا افتتاح کریں، یہ کون ہوتے ہیں کہ جی جا کر اس کو بند کریں؟ (تالیاں) تو اس کے لئے وزیر اعلیٰ بھی جائے گا، اس کے لئے گورنر بھی جائے گا، یہ کم از کم اس فورم پر بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو یہ کم از کم اندازہ ہونا چاہیئے کہ یہ حکومت کا پیسہ ہوتا ہے اور جس پارٹی کی حکومت ہوتی ہے، اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ افتتاح کرے، وہ اس کو ادھر کریں یا وہ اس کو ادھر کریں، روک سکتے ہو تو روک لو۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ ایک پوائنٹ آف آرڈر تھا، پوائنٹ آف آرڈر تھا، انہوں نے بات کی، گورنمنٹ نے بھی بات کی، اسمبلی کی حد تک یہی ہو سکتا ہے جو ہو چکا ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Babak Sahib! No debate, please.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں بڑا کام رہتا ہے ابھی، اور جمعہ بھی ہے، ایک کال اٹینشن بھی رہتی ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: چلیں ایک منٹ لے لیں آپ، ایک منٹ لے لیں آپ، آپ کر لیں بات بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، شکریہ۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ کا کچھ نہیں میرے پاس، نہ آپ کا کوئی بزنس ہے یا میرے پاس ایجنڈے پر ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایجنڈے کے باہر آج ٹائم نہیں ہے، ایجنڈے سے باہر No body will speak۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! منسٹر نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: میں ایجنڈے پر چل رہا ہوں، یہ کیا کام ہے، You are not allowed, sitdown، بیٹھ جاؤ بزنس دیا کریں نا، بزنس دیا کریں نا، بزنس دیا کرو پھر میں آپ کو کال کروں گا۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جی جناب سپیکر! مشیر صاحب نے بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: بالکل وہ وزیر اعلیٰ ہے لیکن اخلاقی طور پر ان کو دیکھنا چاہیئے کہ ایک منصوبہ عوامی نیشنل پارٹی کے دور حکومت کا منصوبہ ہے، اس وقت کے وزیر اعلیٰ اس کا افتتاح کر چکا ہے، کالج فنکشنل ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر وہ یہ دھمکی دے رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ اور گورنر اسی منصوبے کا افتتاح کر رہے ہیں تو میں ان کو یہ دھمکی دے رہا ہوں کہ دس وزیر اعلیٰ آ جائیں اور دس گورنر آ جائیں، میں دیکھتا ہوں کہ وہ یہ افتتاح کیسے کریں گے؟۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: بابک صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب سردار حسین: ہم دیکھتے ہیں، یہ تو ایک گورنر ہے، ایک وزیر اعلیٰ ہے، دس دس آ جائیں دس دس پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ لوگ کس طرح افتتاح کرتے ہیں؟۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سردار حسین: چلوان شاء اللہ کل بات کریں گے، کل ان شاء اللہ دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس صوبے میں انتشار نہیں ہونا چاہیئے، تشریف رکھیں بابک صاحب۔ Item No. 08، عائشہ بانو کا ہے، Aisha Bano Sahiba! Your call attention, please۔

محترمہ عائشہ بانو: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میں آج کے بعد یہ میاں صاحب کے اس بدرد گفتگو کے بعد میں بالکل کسی کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں دوں گا، وہی بزنس ہوگا جو میرے ایجنڈے پر ہوگا، جو ایجنڈے کے علاوہ بات کرے گا میں Allow نہیں کروں گا۔ (تالیاں) یہ نہیں کہ آپ مجھے گلے سے پکڑ کر مجھ سے پوائنٹ آف آرڈر لیں گے، آپ نہ مجھے گلے سے پکڑ سکتے ہیں اور نہ میں آج کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، ہاں Violation ہوگی تو لے لیں پوائنٹ آف آرڈر، اس وقت Violation کی بات نہیں، آپ نے اپنے ساتھ ساری اپوزیشن کا کام خراب کر دیا، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ بھئی میں، ان کا بزنس ہے، بزنس ہے خوشدل خان کا جواب دے رہے ہیں منسٹر، بیچ میں آپ ٹانگ اڑا رہے ہیں۔ جی عائشہ بانو صاحبہ!

محترمہ عائشہ بانو: جی بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ڈسپلن رکھیں، Be in discipline, please۔

محترمہ عائشہ بانو: جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ 2018 میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے باقاعدہ ایک آرڈر جاری کیا تھا کہ ملک بھر میں عوامی سڑکوں پر جتنی بھی رکاوٹیں اور تجاوزات ہیں، ان کو فوری طور پر ختم کیا جائے، تاہم ایرانی قونصل خانے کے نزدیک جو رہائشی علاقے میں واقع ہے، سڑک دونوں جانب سے رکاوٹوں کے ذریعے بند کی ہوئی ہے، اس ضمن میں صوبائی حکومت سے التجاء کی جاتی ہے کہ ایرانی قونصل خانے سے منسلک سڑک کو دونوں جانب سے عوام کے لئے کھول دیا جائے اور اس کام کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر صاحب! صرف اس ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ ان کو سیکورٹی ہٹانے کا نہیں کہہ رہے ہیں، ہم ان کو کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنی سیکورٹی، اپنی باؤنڈری وال میں تھوڑا آپ پیچھے کی طرف کریں، وہی سیکورٹی رکھیں لیکن اس کو تھوڑا پیچھے کر دیا جائے تاکہ دو سڑکیں جو انہوں نے بلاک کی ہوئی ہیں، ان کو کھولا جائے۔

Mr. Speaker: Who will respond the call attention? Ji, Minister for Local Government.

جناب شہرام خان(وزیر بلدیات): شکریہ جناب سپیکر! آج ویسے بھی اسمبلی کا ٹمپریچر کبھی اوپر کبھی نیچے گرما گرمی زیادہ ہے، میں نے ایم پی اے صاحبہ سے بات بھی کی، ان کا Concern صحیح ہے لیکن ایشو یہ ہے کہ کیونکہ پچھلے دنوں میں ایرانی، کچھ ٹائم پہلے وہاں پر سیکورٹی کا مسئلہ تھا اور ان کے ہاں دھماکے بھی ہوئے تھے اور کیونکہ یہ انٹرنیشنل مسئلہ ہے اور ہمارے Neighbors بھی ہیں اور قونصل کو اس کی سیکورٹی بھی Provide کرنی ہے تو وہ سیکورٹی فورسز نے کی ہے، میں نے نوٹ کر لیا ہے، ایڈیشنل سیکرٹری آئے ہیں، میں نے Already ان کو بتا دیا ہے کہ سیکرٹری کو کہہ دیں کہ ان کو لیٹر بھی لکھ دیں اور کال بھی کر دیں آئی جی کو اور یہ Matter takeup کریں کہ اس کو کس طریقے سے پیچھے شفٹ کیا جا سکتا ہے اور روڈ کا ایک سائڈ جو بند ہے، اس کو ہم کھول دیں لیکن یہ تب Possible ہو گا کہ اندر کا، ان کے گھر کا یا جوان کی Premises ہے، اس کو وہ Secured کر لیں کیونکہ پہلے بھی دو تین دفعہ اس طرح ہو چکا ہے، تو اس حوالے سے میں کلیئر کوئی جواب اس وقت نہیں دے سکتا کیونکہ سیکورٹی کا مسئلہ ہے لیکن،

I have spoken to the MPA and my-----

جناب سپیکر: جو اس میں Possibility ہے وہ کر لیں کیونکہ اور ملک کے ساتھ یہ ایشو بھی ہے آپ کا۔

وزیر بلدیات: جی کر لیں گے ان شاء اللہ، ضرور۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا حقوق جائیداد خواتین کا نفاذ مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Property Rights Bill, 2019 in the House. The Minister for Law, to please introduce it.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Enforcement of Women Property Rights Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09. 'Consideration Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment in-----

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب!

وزیر قانون: سر! یہ ایجنڈے پر جائیں۔

جناب سپیکر: میں ایجنڈے پر بات کر رہا ہوں، آپ ادھر کھڑی ہو گئی ہیں، جب یہ ختم ہو جائے۔

وزیر قانون: جمعہ کا دن بھی ہے اور نماز کے لئے بھی جانا ہے، ایجنڈے سے آپ ہٹ رہے ہیں بار بار۔

Mr. Speaker: Amendment in Clauses 1 to 7 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, to please move the the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019, may be passed.
Minister for Law: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019, may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the Houses is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit

Department (Regularization of Services) Bill, 2019, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ریجنل اینڈ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 10A, Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, may be taken into consideration at once. Minister for Health, please.

<u>Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Health)</u>: Thank you, honourable Speaker. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Since-----

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کی کوئی امنڈمنٹ ہو تو میں اس میں لے لوں گا Otherwise you are not allowed to speak, because جو اس میں ہوگا تو ہوگا، If there is amendment تو I will allow you. Clauses 1 to 4 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it-----

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: کیوں نہیں کر سکتی اس پر بات جی سپیکر صاحب! رولز کے خلاف نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کی امنڈمنٹ ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: تو پھر آ جائے گی آگے، ابھی تو نہیں ہے، یہ پھر آپ اپنے سینیئر ممبر سے پوچھیں کہ کیا ابھی امنڈمنٹ داخل کی جا سکتی ہے؟ خوشدل خان سے پوچھیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Consideration stage پہ ہر ممبر کا حق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پلیز مجھے کام کرنے دیں، آپ کا Right نہیں بنتا اس وقت بات کرنے کا So, please take your seat, this is not the time to put fresh amendment اپنے ٹائم پر ٹائم دوں گا۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. First amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Inayatullah Khan, دیکھیں یہ طریقہ ہوتا ہے، اب انہوں نے پیش کی ہے تو I am allowing، آپ نے نہیں پیش کی I can not allow you. Inayatullah Sahib, to please move the amendment in Clause 5 of the Bill.

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب! میں رولز کی خلاف ورزی نہیں کر رہی۔

جناب عنایت اللہ: ویسے میری امنڈمنٹ پر بات کریں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہم بات کیوں نہیں کر سکتے سپیکر صاحب! رولز کی خلاف ورزی نہیں کرنے جا رہی، Consideration stage پر ہر ممبر کا حق ہے۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں نا، میں جو کام کر رہا ہوں مجھے کرنے دیں، اس کے بعد ٹائم ہے، کریں گے ڈیبیٹ بھی ہے۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I beg to move that in Clause 5-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کونسی Clause پر بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر آپ مجھے اجازت دیں گے نا تو میں بتا دوں گی۔

جناب سپیکر: In which Clause، نہیں میں اس Clause پر آپ کو Allow کرتا ہوں، کونسی Clause پر بات کرنا چاہتی ہو۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے امنڈمنٹ موو کی ہے، اگر آپ اجازت دیں گے تو میں بات کروں گی۔

جناب سپیکر: کونسی امنڈمنٹ موو کی ہے، امنڈمنٹ تو نہیں آپ اس وقت کر سکتی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جن شقوں میں میں نے امنڈمنٹس موو کی ہیں، ان پر مجھے بات کرنے دیں، منظور ہوتی ہیں یا نہیں ہوتیں، وہ الگ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: Clause 6 پر آپ بات کریں لیکن امنڈمنٹ نہیں ہو گی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جن شقوں میں میں نے امنڈمنٹس کی ہیں، ان پر مجھے بات کرنے دیں، منظور کریں یا نہ کریں، یہ تو ہاؤس کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Sir, I beg to move that in Clause 5, after paragraph (b) the following new paragraph (c) may be inserted and rest of the paragraph may be renumbered;

"(c) A senior representative of paramedics having relevant experience in large public and private sector hospitals"

سر! یہ ایک Composition ہے، Clause 5 میں Composition ہے "Regional Health Authority"، تو اس میں ڈاکٹروں کو نمائندگی دی گئی ہے، نرسز کو نمائندگی دی گئی ہے، جو جنرل کیڈر ڈاکٹرز ہیں، ان کو نمائندگی دی گئی ہے اور اس طرح Two eminent persons جن کی Relevant field میں Experience ہو، ان کو نمائندگی دی گئی ہے، Healhtcare providers جو ہیں، وہ Basically تین ہیں، وہ ڈاکٹرز ہیں، نرسز ہیں، پیرامیڈکس ہیں تو یہ جو Healhtcare providers کا تکون ہے اور اس تکون کے اندر پیرامیڈکس کو Delete کیا گیا ہے، اس لئے جو ریجنل ہیلتھ اتھارٹی ہے اس کی Composition میں میں یہ چاہوں گا کہ پیرامیڈکس کے نمائندے کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ، پلیز۔ مائیک کھولیں منسٹر صاحب کا۔

<u>Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Health):</u> Thank you Janab Speaker Sahib. Well, I do not agree with the proposed amendment of the honourable Member for the reason that first of

all if we do add a representative of the paramedics, this would imbalance the composition of the Regional Health Authority by overwhelming the representation of the employees. Number two, the nursing representative is already present in the Regional Health Authority, is already representing the supporting staff, that means the nurses, the paramedics that I to support the frontline of the medical workforce, that is Doctors and lastly, I do not agree with the amendment because the Regional Health Authority, the aim of the Regional Health Authority is not to preserve the interest of a particular cadre of employees but it is rather to facilitate the public, it is rather to have a concept of the health sector in which the authority is devolved to the regional level and appropriate service delivery is ensured at the regional level. So, it is theirs` to preserve the interest of the public, it is theirs` to preserve the interest of the patients rather than to preserve the interest of a particular cadre of employees, thank you.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں، میں منسٹر صاحب سے اس لئے Agree نہیں کرتا کہ انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ نرسز کا نمائندہ یہاں موجود ہے اور وہ پیرامیڈیکس کو بھی Represent کرتے ہیں، یہ عجیب Logic ہے کہ نرسز کیسے پیرامیڈیکس کو Represent کرتے ہیں؟ نمبر ایک۔ دوسری انہوں نے بات کر دی کہ It is for the public interest، یہ کسی کیڈر کے انٹرسٹ کے لئے نہیں ہے تو میں نے یہ کب کہا ہے کہ جو میں پیرامیڈیکس کے نمائندے کو Recommend کر رہا ہوں، وہ پبلک انٹرسٹ کا نہیں ہوگا، ان کے انٹرسٹ کے لئے ہوگا۔ ہاسپیٹلز کے حوالے سے آپ Policies formulate کرتے ہیں، آپ ان کی ریجنل ہیلتھ اتھارٹی، لوگوں کی اپوائنٹمنٹس کرتے ہیں، ان کو Regulate کرتے ہیں اور اس وقت ڈی ایچ اوز، ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو اختیار Exercise کرتے ہیں، یہ اتھارٹی پھر ریجنل ہیلتھ اتھارٹی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی Exercise کرے گی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں کمپلیٹ کروں میڈم!

<u>Mr. Speaker</u>: There is some violation?-----

(Pandemonium)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! کافی لوگ زخمی ہو گئے ہیں اور ایل آر ایچ ایسا لگ رہا ہے جیسے مقبوضہ کشمیر بن چکا ہے اور وہاں عورتوں کو بھی مار رہے ہیں، میں تو ابھی جا رہی ہوں لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل، لیکن آپ اپنے ذرائع سے معلوم کرلیں کہ وہاں پر کتنا لاٹھی چارج شروع ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پتہ کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمارے امجد صدر ہے سوات کا، اس کو اتنا سخت مارا پیٹا گیا ہے کہ اس کو ہاسپیٹل لے کے گئے ہیں جناب سپیکر صاحب، اب اس معاملے میں جناب سپیکر صاحب! ہم نے بہت لحاظ کر لیا، میں ابھی ادھر جا رہی ہوں، اگر مجھے کسی پولیس نے ہاتھ لگایا جناب سپیکر صاحب، تو پھر یہ پورا صوبہ اس کا ذمہ وار ہو گا۔

جناب سپیکر: میں پروڈکشن آرڈر جاری کروں گا آپ کا، فکر نہ کریں۔ عنایت صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! مجھے بھی یہ اطلاع پہنچی کہ وہاں پر ایل آر ایچ میں، میں خود بھی بات کرنے والا تھا لیکن نگہت بی بی تھوڑی سی ہم سے زیادہ تیز بھی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! یہ عنایت صاحب والا ختم نہ کرلیں؟

قائد حزب اختلاف: نہیں، میں تھوڑا سا آپ کو بتادوں نا، دیکھوں نا جی جو بھی پالیسی گورنمنٹ بناتی ہے، وہ تھوڑا سا سب کے ساتھ مل کر بناتی ہے اور پورے صوبے کے ڈاکٹرز ہیں، نرسز ہیں، ان کو اعتماد میں لیتے ہیں، ابھی بنوں میں ہڑتال ہے، ڈی آئی خان میں ہڑتال ہے، لکی مروت میں ہے، پورے صوبے میں مکمل ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں اور ابھی حال یہ ہے کہ پرسوں تین دن کے بعد وہ ایمرجنسی کو بھی بند کریں گے، ان کا جو فیصلہ ہے کہ ایمرجنسی کو بھی وہ بند کروا رہے ہیں۔ ابھی جی پورے صوبے کے ہسپتال بند ہیں، ابھی شیلنگ ہو رہی ہے، لاٹھی چارج ہو رہا ہے، اس میں خاتون ڈاکٹر بھی، نرس بھی، ڈاکٹرز بھی زخمی ہیں تو اس قسم کے حالات تو کبھی جب مارشل لاء ہوتا تھا، کم از کم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اور چیف منسٹر صاحب کو ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے کہ یہاں پر صورتحال ایسی ہو کہ وہ پورے صوبے میں ہڑتال پر ہوں اور کل پرسوں خدانہ کرے ایمرجنسی بھی بند ہو تو پھر آپ کے صوبے کا کیا ہو گا؟ تو پلیز ہم آپ کو گورنمنٹ کو متوجہ کرتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: کہ تھوڑا سا یہ کہ پورے صوبے کا جو ہڑتال ہے اور ابھی جو وہاں پر شیلنگ ہو رہی ہے، لاٹھی چارج ہو رہا ہے، اس کا تدارک کریں، یہ زبردستی تو گورنمنٹ کر سکتی ہے لیکن اس میں پھر مسئلے بہت زیادہ خراب ہوں گے۔

جناب سپیکر: Minister Sahib! Respond please، یہ جو درانی صاحب نے اور نگہت بی بی نے بات کی ہے، اس ایشو پہ کوئی ڈائیلاگ چلے یا ہو رہے ہیں یا کیا ہے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب! کوئی لاٹھی چارج ہوا ہے یا کوئی فورس استعمال کی گئی ہے، سب سے پہلے مجھے اس کا افسوس ہے کیونکہ I am the Minister of Health Department اور جو Employees affect ہوئے ہیں، وہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائز ہیں لیکن اس سے ہٹ کر اگر تھوڑا دیکھا جائے تو میں یہاں پر عوام کا Representative ہوں، ہم سب یہاں پر جو بیٹھے ہیں، ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے، ہماری ساری پالیسیز، ہماری ساری Directions are intended for the welfare of the general public, for the welfare of the common man، اب میں Elect ہوا ہوں، اگر میری پارٹی ایک پالیسی بناتی ہے، ہماری سوچ یہ ہوگی کہ وہ عوام کی بہتری کے لئے ہوگی، اگر ایک Particular cadre بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ایک Particular ٹولہ جو کہ اس پالیسی کے خلاف ہے، عوام کے انٹرسٹ کو خراب کرے اور اس کو ہم بار بار Warn بھی کریں، اس کے ساتھ ہم بیٹھیں بھی، جیسے میں ان کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے تین مہینے پہلے اسی ایکٹ کی وجہ سے In fact I also want to clear it، یہ ایکٹ کی وجہ نہیں ہے کہ آج ہم ایکٹ پاس کر رہے ہیں، اس ایکٹ کی وجہ سے مجھ سے میرا اختیار جا رہا ہے لیکن I am not worried because I know, deepdown in my heart, I know that I am doing everything for the betterment of my people (تالیاں) یہ بات اس لئے ہے، ہڑتالیں اس لئے ہیں کہ ہم ایک Accountable system لا رہے ہے، ہم ڈسٹرکٹ لیول کو Devolution of power کا Concept دینے والے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں ایک آخری بات کروں جی، ان کی بات ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہو گئی ہے، آگے چلتے ہیں، میں صرف لاء منسٹر صاحب یا شوکت یوسفزئی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پولیس سے بات کریں، ان سے Negotiate کروائیں، اگر کوئی لاٹھی چارج یا شیلنگ اس قسم کی کوئی چیز ہے تو اس کو ڈائیلاگ کی طرف Kindly لے کے جائیں۔

وزیر صحت: میں جی اس کے بارے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں آپ کی اجازت سے کہ ڈائیلاگ دو مہینے چلے ہیں، منسٹریل کمیٹی بنی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے بار بار بھی چل سکتی ہے، کوئی حرج نہیں ہے، آج۔۔۔۔۔

وزیر صحت: ہاں جی، بالکل چلائیں۔

جناب سپیکر: آج جو نئی صورتحال ڈیویلپ ہوئی ہے، پولیس حکام سے شوکت صاحب! آپ بات کریں اور ڈاکٹرز کو بھی بلوالیں Somewhere اور بیٹھ کر ان سے بات چیت کریں۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے، بالکل کریں گے جی، بالکل۔

جناب سپیکر: یہ مناسب کسی صورت نہیں ہے کہ اس طرح شیلنگ کی جائے اور اس طرح لاٹھی چارج کیا جائے۔

وزیر صحت: بالکل جی۔

جناب سپیکر: میں ڈاکٹرز سے بھی درخواست کروں گا کہ ٹھیک ہے احتجاج پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن وہ بھی Peaceful احتجاج کریں، یقیناً کچھ اس طرف سے بھی ہوا ہو گا But جدھر بھی غلطی ہے، You are the government، ہمارا کام ہے کہ اس کو ہم Settle کریں۔ جی عنایت صاحب! امنڈمنٹ پر آ جائیں۔

جناب عنایت اللہ: میری بات Incomplete رہ گئی تھی۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم پبلک انٹرسٹ میں، دوبارہ انہوں نے Repeat کر دیا، جو ہماری امنڈمنٹس ہیں وہ بھی پبلک انٹرسٹ کے لئے ہیں، وہ سٹیک ہولڈرز ہیں، وہ Healthcare provide کرتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ایک کیڈر کو آپ Exclude کرتے ہیں اور باقی کو آپ شامل کرتے ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ Important نہیں ہے، وہ Vested interest ہے تو آپ پھر باقی کیڈرز کو بھی نمائندگی مت دیں، پھر عام لوگوں کو نمائندگی دیں اور ایک ایسی اتھارٹی بنائیں جس میں کسی کیڈر کی نمائندگی نہ ہو، یہ دلیل جو ہے، یہ بڑی کمزور

ہے اور یہ منسٹر صاحب کی باتوں کے اندر خود وہ اپنی دلیل کے حوالے سے ان کے خلاف دلائل دے رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ امنڈمنٹ جو ہے، یہ ان کو ماننی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت صاحب! انہوں نے آپ کو جواب-----

<u>جناب عنایت اللہ:</u> نہیں، مانتے تو وہ ویسے بھی-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ Press تو نہیں کر رہے ہیں نا؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ووٹ کے لئے Put کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Pressed، ووٹ کروائیں گے۔ So, the motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Second amendment in Clause 5 of the Bill, Minister for Health, please.

<u>Minister for Health:</u> Thank you honourable Speaker Sahib, I beg to move that in Clause 5, in sub-clause (6), for the words and figures 'sub-section (7)', the word and figure 'section 6' may be substituted.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his second amendment in Clause 5 of the Bill.

(Interruption)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے تو Clause 6 پر بات کرنی ہے نا؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جی۔

<u>Mr. Inayatullah:</u> Sir, I beg to move that in Clause 5, sub-clause (6) may be deleted، میں ذرا Clause 5 کے Sub-clause (6) کو Readout کرتا ہوں:

"A member may be removed from the Regional Health Authority and cease to be a member if the Minister for Health

judges him to be ineffective, disruptive, or otherwise unsuitable to be a member, besides for the reasons given in sub-section (7).”

منسٹر صاحب نے Sub-section (7) جو ہے، Probably وہ ڈراپ کر دی ہے، اس میں وہ ڈیٹیل دی گئی ہے، میری Contention یہ ہے کہ اس قسم کی Unbridle powers کبھی منسٹر کے پاس نہیں ہوتی ہیں، یہ آپ کے کانسٹی ٹیوشن کی جو Spirit ہے، اس کو بھی Violate کرتے ہیں، یہ رولزآف بزنس کو بھی Violate کرتے ہیں۔ دیکھئے جو Appointing Authorities ہوتی ہیں، وہی Appointing Authorities پھر ممبرز کو Remove کرتی ہیں اور اس کو منسٹر کیسے Determine کرے گا کہ وہ Ineffective ہے، Disruptive ہے اور اس کو تو Already آپ کی Sub-section (7) میں یہ Define کیا گیا ہے کہ:

“No person shall be appointed or remain as member of the Regional Health Authority, if he-

(i) is of unsound mind; or
(ii) has applied to be adjudicated as an insolvent and his application is pending; or
(iii) is an un-discharged insolvent; or
(iv) has been convicted by a court of law for an offence involving moral turpitude; or
(v) has been debarred from holding any office under any provision of law; or
(vi) has a conflict of interest with such a position”

تو Already آپ نے ممبر کی Removal کے حوالے سے، اس کی Disqualification کے حوالے سے، اس کی Ineligibility کے حوالے سے Sub-section (7) کے اندر چیزیں دی ہوئی ہیں اور آپ منسٹر کو، تو یہ میرا خیال ہے کہ اس Clause کو Delete کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نعیمہ کشور صاحبہ!

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے امنڈمنٹس موو کی تھیں لیکن چونکہ ہاؤس کا جو ہمارا سیکرٹریٹ ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ Late ہیں تو اس وجہ سے وہ نہیں لی گئیں لیکن میرے خیال میں اگر ہمیں یہ آپشن بھی دیا جائے کہ اگر ہمیں نیٹ پر سب کچھ دے رہے ہیں تو ہماری امنڈمنٹس اور جو بھی ہمارا بزنس ہے، وہ نیٹ پہ آپ وصول بھی کریں تو ہمارے لئے آسانی ہوگی، اگر آپ کے لئے یہ

آسانی ہے کہ ہمیں نیٹ پہ دیں تو ہمارا ابھی 'ای میل' وغیرہ کے Through اگر Accept کیا جائے تو بڑی مہربانی ہو گی، ہمیں بھی آسانی ہو گی اگر 'ای میل'۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کرتا ہوں اس پہ میٹنگ، اچھی Suggestion ہے آپ کی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا Clause 3 میں ایک امنڈمنٹ میری تھی اور میں یہ چاہ رہی تھی کہ پالیسی بورڈ یہ بنا رہے ہیں اور چونکہ ایک پالیسی ساز ادارے میں ہم بیٹھے ہیں تو میرے خیال میں میں نے جو امنڈمنٹ اس میں موو کی تھی کہ جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین ہوتا ہے ہیلتھ کا، اس کا وہ ممبر ہونا چاہیئے کیونکہ ہم پالیسی بناتے ہیں اور ہمارا ممبر اس میں شامل نہ ہو تو یہ زیادتی ہے، تو میری امنڈمنٹ اس میں یہ تھی کہ ہماری جو سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین ہیلتھ کا ہوتا ہے، جو بھی حکومت ہو، جو بھی چیئر مین ہو، وہ اس کا ممبر ہونا چاہیئے، اس لئے میری 3 میں یہ امنڈمنٹ تھی۔ 5 کے حوالے سے میری یہ ریکویسٹ ہے، آپ نے وہ بھی کر دی کہ چونکہ ریجنل آپ کمیٹی بنا رہے ہیں تو اس میں لوکل گورنمنٹ کا نمائندہ لازمی ہونا چاہیئے چاہے وہ ڈسٹرکٹ ناظم ہو، تحصیل ناظم ہو جو بھی لوکل گورنمنٹ کی سیچویشن ہو تو لوکل گورنمنٹ کا بندہ لازمی ہونا چاہیئے کیونکہ لوکل گورنمنٹ، آپ کو فنڈنگ ہو، آپ کو سپورٹ ہو، وہ سارا آپ کو لوکل گورنمنٹ دے گا تو اس کا نمائندہ ہونا چاہیئے۔ دوسرا اس میں (d) 5 آپ نے Mention کی ہے کہ صحافتی برادری ہونی چاہیئے، صنعتکار وغیرہ ہونا چاہئیے تو اس میں میری یہ امنڈمنٹ تھی کہ میڈیا کا نمائندہ بھی ہونا چاہیئے کیونکہ اگر میڈیا کا نمائندہ اس میں شامل کیا جائے لفظ کیونکہ میڈیا کا Approach ہوتا ہے، ہر ایشو پہ اس کی ایک نظر ہوتی ہے تو اس کا بندہ ہونا چاہیئے اور چونکہ ابھی 6 پہ امنڈمنٹ موو کر رہے ہیں تو مجھے اگر آپ اجازت دے، پالیسی بورڈ کا 6 میں ہے کہ اس میں آپ اس کو شامل کریں۔

جناب سپیکر: 5 کو ختم کریں نا، جی منسٹر فار ہیلتھ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی اور 8 میں پھر مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے 5 کو ختم کرتے ہیں، 6 پہ پھر آپ کو موقع دے دیں گے۔ جی منسٹر فار ہیلتھ۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): تھینک یو جناب سپیکر صاحب! پہلے تو میں عنایت اللہ خان صاحب کو اس کا جواب دوں، I do not agree with their amendment، دیکھیں جی ریجنل ہیلتھ اتھارٹی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کا ایکٹ جب پاس ہو گا، اس میں منسٹر کی ساری پاورز چلی جائیں گی، Devolve ہو جائیں گی ریجنل لیول پہ، ڈسٹرکٹ لیول پہ، Community involve ہو گی،

Community oversight ہوگی لیکن منسٹر جو ہے Minister is government, Minister is a Member of this honourable Provincial Assembly, Minister is a public representative, at the same time Minister is held accountable، جب آپ کو کوئی تکلیف ہوتی ہے یا آپ کے حلقے میں کوئی ہسپتال ٹھیک طریقے سے نہیں چلتا یا ڈاکٹرز نہیں ہوتے یا نرسز نہیں ہوتیں یا میڈیسنز نہیں ہوتیں تو کون Accountable ہوگا، کس کو آپ کو Accountable ٹھہراتے ہے؟ مجھے ٹھہراتے ہے تو What I am saying is کہ The Minister when he is held responsible, he should have the authority that he can make others accountable, if there are ill elements in the Regional Health Authority, he should be empowered to take action against them and the other thing is that the Regional Health Authority or the District Health Authority, they are all being run by public money and I am a public representative, anyone in my chair is a public representative، تو میں ان کے ساتھ Agree نہیں کرتا، جب آپ مجھے Answerable ٹھہرائیں گے تو مجھے Empower بھی کریں گے کہ میں ایکشن لے سکوں مگر جب میں ایکشن ہی نہیں لے سکتا، میرا اختیار تو صرف اتنے تک ہی رہ جائے کہ میں صرف پالیسی دوں گا، ڈائریکشن دوں گا جو کہ گورنمنٹ کی پالیسی ہو جو کہ گورنمنٹ کی ڈائریکشن ہو لیکن اگر آپ مجھے Accountable ٹھہرائیں گے تو پھر مجھے اتنا اختیار بھی دیں گے کہ میں ایکشن بھی لے سکوں، میں پوچھ بھی سکوں کہ کونسی چیز کہاں پہ خراب ہے؟ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: نعیمہ کشور صاحبہ کا بھی وہ تھا منسٹر صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>: ہاں جی، بی بی صاحبہ کے جو یہ دو پوائنٹس تھے، ایک تو انہوں نے کہا کہ لوکل گورنمنٹ کا Representative ہونا چاہیئے، دوسرا انہوں نے کہا کہ میڈیا کا Representative ہونا چاہیئے، دیکھیں The concept of DHA and RHA is to devolve for, the concept of DHA and RHA is, to give autonomy to the health sector in district level, to give them financial autonomy, to give them administrative autonomy, یہ ہم کوئی تحریک نہیں چلا رہے ہیں کہ اس میں ہر کوئی Representative یہاں پہ لے کے آئے گا، جب اس میں ہم Representation کریں گے پھر میں اپنے آپ کو کیوں نکال رہا ہوں اس سے؟ تو The crux of the matter is کہ سب سے زیادہ Representation اس میں عام آدمی کی ہوگی، یہ جتنے بورڈز آپ کے بن رہے ہیں یہ عام لوگوں سے

Yes, they will be experts, yes, they will be intelligent, yes, بنیں گے they will be competent, yes, they will be qualified, yes, they will be experienced but they will be common people, representing the community، تو یہ میری بات ہے۔ دوسرا کوسچن آپ کا کیا تھا جی؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> وہ سٹینڈنگ کمیٹی کا۔

<u>وزیر صحت:</u> ہاں سٹینڈنگ کمیٹی کی دیکھیں-----

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت صاحب۔

<u>Minister for Health:</u> The Chairman of the Standing Committee is also a public representative, I am also a pubic representative, when I am not a part of Regional Health Authority, when I am assigned the task of taking care of the entire Health Sector-----

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> لیکن دیکھیں جی، پالیسی تو ہاؤس بناتا ہے تو اگر ہاؤس کا نمائندہ اس میں ہو تو-----

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت اللہ صاحب!

<u>وزیر صحت:</u> ہاں، میں اس میں یہ ایک بات کر لوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب!

<u>وزیر صحت:</u> پالیسی ہاؤس نہیں بناتا، پالیسی 'رولنگ گورنمنٹ' بناتی ہے اور رولنگ گورنمنٹ کا میں بھی حصہ ہوں اور رولنگ گورنمنٹ کا چیئرمین بھی حصہ ہو سکتا ہے تو Representation پالیسی بورڈ میں، وہی پالیسی کو ہم ڈائریکٹ کریں گے جو گورنمنٹ بنائے گی، نہ میں اکیلے بناؤں گا نہ میں، میں مشورے سے بناؤں گا، پوری گورنمنٹ کے مشورے سے بناؤں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ:</u> Important نکتہ ہے منسٹر صاحب نے خود اٹھایا، میں اگلے اس پہ چھیڑنا چاہتا تھا، اگلے جو Clauses ہیں، ان کے اندر گورنمنٹ کا لفظ آگیا تھا تو میں اس پہ بتانا چاہتا تھا کہ گورنمنٹ کیا چیز ہوتی ہے لیکن خود منسٹر صاحب نے اس سٹیج پہ چھیڑ دیا ہے تو میں اسی سٹیج پہ ان کو Respond کرتا ہوں، آرٹیکل 129 جو ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے:

"**129.** (1) Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister.

(2) In the performance of his functions under the Constitution, the Chief Minister may act either directly or through the Provincial Ministers.

130. (1) There shall be a Cabinet of Ministers, with the Chief Minister at its head, to aid and advise the Governor in the exercise of his functions".

انہی آرٹیکلز کو بنیاد بنا کے پھر راجہ پرویز اشرف کیس میں Decision دیا گیا اور پھر اسی
Decision کو بنیاد بنا کے دو تین روز پہلے جو ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے ہمارا کیس تھا، اس پہ
Decision دیا گیا۔ راجہ پرویز اشرف کیس کے اندر گورنمنٹ کو Define کیا گیا ہے، راجہ پرویز اشرف
کیس کے اندر گورنمنٹ کو Define کر دیا گیا ہے کہ "Government means Chief
Minister and the Cabinet" اور یہ Cabinet exercise کرے گی جہاں لفظ
"Government" آئے گا، وہ چیز جو ہے Cabinet کے پاس جائے گی، اس لئے یہ اس کے ساتھ
Contradict کرتی ہے۔ منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ میں پالیسی ڈائریکشن دوں گا، ایک بندے کو
Terminate کرنا پالیسی ڈائریکشن نہیں ہے، یہ Day to day Business ہے Which is the
job of the Administration, the Secretaries, so آپ Day to day
Business کو پالیسی کہہ رہے ہیں، نمبر ایک۔ دوسرا آپ گورنمنٹ کو Define کریں کہ Minister
is Government, Minister alone is not a Government، کیبنٹ کو Define کیا
گیا ہے اور یہ بات Once for all جو ہے کورٹ نے Settled کر دی ہے کہ Cabinet means
the Chief Minister and the Ministers, that is the Government تو یہ بات
عدالتوں کے اندر Settled ہو گئی ہے، اس کو آپ اسمبلیوں کے اندر بار بار نہیں لا سکتے ہیں،
Constitutional 129 اور 130 کے تحت انہوں نے اس کو Permanently define کر دیا
ہے، اس لئے اسی Spirit کے مطابق آگے میری جتنی بھی امنڈمنٹس ہیں وہ ان دو آرٹیکلز کے اوپر
Based ہیں، اسی لئے Spirit کے مطابق ہیں، میں آپ کو بتاؤں کوئی بندہ جائے گا عدالتوں کے اندر

تو آپ کا یہ Law strikedown ہو گا، یہ Flawed law ہو گا، غلط لاء اس کو Declared کیا جائے گا، اس کو Against the Constitution اور Against the Court Decision جو ہے Declare کیا جائے گا، اس لئے منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہے کہ اس قسم کی جتنی بھی Provisions ہیں، ان کو اس لاء کی Affectivity کے لئے ڈراپ کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Shall I put it to vote?

<u>Mr. Inayatullah</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Fourth amendment in Clause 5, honourable Minister for Health, to please move his amendment in Clause 5 of the Bill.

<u>Minister for Health:</u> Honourable Speaker Sahib, I beg to move that in Clause 5, in sub-clause (7), for the bracket and figure "7", the following figure and marginal heading may be substituted namely:

"**6. Removal of members of the Regional Health Authority. -----**". Thank you.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, question before the House is that the amended Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Amended Clause 5 stands part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 stands part of the Bill. First amendment in Clause 7, Mr. Inayatullah Sahib, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 7, in sub-clause (1), the words 'a second or' may be replaced with the words 'the right of a'.

If we readout Clause 7. "(1) All the decisions of a Regional Health Authority shall be taken by consensus, and in case of division of opinion, the decision shall be taken by majority of votes, provided that in case of equality of votes, the Chairperson shall have a second or casting vote".

The Chairperson can have casting vote but not second vote. I will quote Article 55 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

"Subject to the Constitution, all decisions of the National Assembly shall be taken by majority of the members present and voting, but the person presiding shall not vote except in the case of equality of votes."

تو اس میں صرف Equality of votes کی صورت میں پریزائیڈنگ آفیسر کو ووٹ کا Right دیا گیا ہے جبکہ اس میں آپ Second casting vote بھی یعنی سیکنڈ ووٹ کا بھی Right دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

Minister for Health: Honourable Speaker Sahib! On this amendment I agree with the honourable Member of the Provincial Assembly, I agree with him, thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment in Clause 7, Mr. Inayatullah Sahib! Please, second amendment in Clause 7.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 7, in sub-clause (7), the words 'approved by a Regional Health Authority' may be replaced with the words 'prescribed'.

جناب سپیکر صاحب! Clause 7 میں جو Sub-clause (7) ہے، اس میں لکھا ہے کہ "The remuneration of the members for attending meetings shall be such as may be approved by a Regional Health Authority"، عموماً یہ جو Remuneration اور Perks and privileges دیئے جاتے ہیں، ان کو ریگولیٹ کیا جاتا ہے تھرو رولز، ایکٹ کے بعد رولز بنتے ہیں اور گورنمنٹ رولز کے مطابق ان کو ریگولیٹ کیا جاتا ہے، اس لئے میں نے ان سے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ ریجنل ہیلتھ اتھارٹی کی بجائے جو اتھارٹی کے ممبرز ہیں، ان کی جو Remunerations ہیں، ان کے جو Perks and privileges ہے، وہ By rules جو ہے Prescribed ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر صحت: آنریبل سپیکر صاحب! بالکل یہ امنڈمنٹ بھی میں ان کی I agree with it and I totally agreed کہ یہ رولز ریگولیشنز میں ہونی چاہیئے، ٹھیک ہے بالکل۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

جناب سپیکر: کوئی تو بول دیں، Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill, Third amendment in Clause 7 of the Bill, Mr. Inayatullah Sahib, MPA, to move his third amendment.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 7, sub-clause (8) may be deleted.

Clause 7 میں Sub-clause (8) کو میں Readout کرتا ہوں:

"A Regional Health Authority may, in a matter of urgent importance other than the budget, take a decision through circulation, including electronic media, based on written views of at least one third of the total members".

تو میں اس کو Delete کرنے کی سفارش اس لئے کرتا ہوں کہ اس قسم کے Important Decisions جو ہیں، وہ By circulation نہیں ہونے چاہئیں، ان کی Proper forum کے meeting ہونی چاہیئے جن میں لوگوں کی Physical presence ہو، اگر آپ کو ضرورت ہو تو آپ

کی Sheduled meetings ہیں، اس سے زیادہ میٹنگز بلائیں، آپ نے ویسے بھی کورم اس کا کم کر دیا ہے، اس کم کورم کے اندر آپ By circulation میں Decisions کرتے ہیں تو یہ Good governance نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! جتنی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی Advancements ہیں اور Technological advancements ہیں، They are meant to be utilized in the exigency of particular matters تو Physical presence سے کچھ نہیں ہوتا، یہ جو Regional Health Authority کی میٹنگز ہوں گی، بے شک جتنے اس کے ممبرز ہیں They are public servants لیکن They are voluntarily contributing to the Health Sector، مطلب یہ ہے کہ They are not bound to be present everywhere، ان کے اپنے کام بھی ہو سکتے ہیں، وہ اپنے بزنس کے سلسلے میں باہر بھی ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ فیصل زمان صاحب کا موبائل لے آئیں، Mobile is not allowed in the House، فیصل زمان صاحب! موبائل بھیج دیں ادھر۔

وزیر صحت: تو ایسے Particular important issues ہوتے ہیں جن میں Decision لینا بہت ضروری ہوتا ہے اور اگر ہمارے پاس آج کل Skype ہے، ہمارے پاس الیکٹرانک میڈیمز ہیں جس میں ہم Communicate کر سکتے ہیں، ممبرز ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں، وہ Communicate کر سکتے ہیں Live، تو یہ آئی ٹی کی Advancements کے خلاف ہم کیوں جائیں، اگر ہمیں ضرورت ہے کوئی ایک Decision لینے کی And we have the medium to communicate تو I think کہ We should use that, we should not wait till all the members are physically present, so, I do not agree with the amendment.

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب!

جناب عنایت اللہ: اگر منسٹر صاحب یہ بات کرتے ہیں کہ Advancement آگئی ہے اور Physical presence کی ضرورت نہیں ہے تو پھر Video conferencing ہیں نا، آپ اس کی جگہ یہ لکھیں کہ یہ Decision جو ہے، اگر Physically وہ Present نہیں ہو سکتے ہیں تو آپ اس امنڈمنٹ کے اندر لکھیں کہ Video conferences ہوں گی اور Through videolink وہ میٹنگ جو ہے اس

کو Conduct کیا جائے گا، تو یہ آئی ٹی جتنی ایڈوانس چاہیئے، اس قسم کی میٹنگز پوری دنیا کے اندر ہو رہی ہیں، پاکستان کے اندر بھی ہو رہی ہیں، اس لئے پھر یہ لفظ اس میں Add کریں۔

Mr. Speaker: Shall put it of vote?

Mr. Inayatullah: Yes.

Mr. Speaker: Voting. The motion before the house is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is droped. Fourth amendment in Clause 7, Mr. Inayatullah Sahib! Please move.

Mr. Inayatullah: I beg to move in Clause 7, in sub-clause (9), in the first line, the words 'Minister for Health' may be replaced with the words 'Government'.

"Each Regional Health Authority shall be accountable to Minister for Health for its performance and shall regularly provide preference based data at set intervals based on Government's set performance monitoring format for the Regional Health Authority with attendant reward and discipline measures and the department shall also periodically evaluate the performance of the Regional Health Authority against the set targets particularly related to efficiency, effectiveness and equity with attendant reward and discipline measures".

یعنی میں پھر دوبارہ اسی آرٹیکل 129 اور 130 کو Quote کروں گا اور اس میں جو کورٹ کی Judgments آئی ہیں کہ گورنمنٹ کو Define کیا گیا ہے اور اس قسم کی جو Executive powers ہیں، وہ گورنمنٹ کے ساتھ Rest کرتی ہیں اور اس میں یہ ساری چیزیں Personally یہ لگتا ہے کہ یہ منسٹر کو Accountable ہوں گی تو Authority, institutions are never personally accountable to the Ministers، یہ منسٹر کو Personally accountable نہیں ہوتے ہیں، یہ Institutions کو Accountable ہوتے ہیں، جب آپ ایک لاء بنا رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ میں Autonomy دے رہا ہوں اور اس Autonomy، پھر ہر چیز کی، ان کی Termination کو بھی اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں، وہ ہر ایک چیز میں آپ کو Personally accountable ہے، انسٹی ٹیوشن کو نہیں ہے، کیبنٹ کو نہیں ہے، اتھارٹی کو نہیں ہے، تو میرا خیال ہے کہ یہ آپ خود اپنے ہی اس لاء

کے Spirit کو Defeat کر رہے ہیں، اس میں بھی اگر "Government" کا لفظ لکھیں گے تو یہ ساری چیزیں کیبنٹ کے اندر جائیں گی اور اس اتھارٹی کے اندر بھی Accountability کر سکیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب!-----

(ظہر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب!

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر! آپ کی توجہ، اذان ہو گئی ہے اور اذان کا مقصد ہے کہ **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** اور آج جمعہ بھی ہے اور قرآن کی آیت بھی ہے کہ جب جمعہ کی نماز کی اذان ہو جائے تو اپنا سارا کاروبار چھوڑ کر مسجد میں نماز کے لئے جائیں، تو میں آپ کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں بلکہ جب اذان ہو جاتی ہے تو ہمیں کم از کم اس اذان کا تو احترام کرنا چاہیئے کہ ہمیں نماز کی طرف بلا رہے ہیں اور ہم اپنا کاروبار، آج جمعہ بھی ہے اور ہم اپنا کاروبار اسی طرح بند کر دیں، میں تو کم از کم اس کاروبار سے جانا چاہتا ہوں اور آپ کو مبارک ہو، آپ اس کو چلائیں سر، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی ٹائم ہے ناں کافی، ڈیڑھ بجے-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں اس کو پھر ختم کر دیتے ہیں لیجسلیشن پر بحث جو ہے ڈیبیٹ بعد میں لے آتے ہیں-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت صاحب! ختم کر دیں پلیز، اس کو کرتے ہیں، دو تین منٹ میں بعد کر دیتے ہیں-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> بعد میں پھر ڈیبیٹ کرتے ہیں، بعد میں پھر ڈیبیٹ کرتے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جب اذان ہو گئی، **لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ**۔ جب جمعہ کے دن اذان ہو جاتی ہے تو سارے کاروبار چھوڑ دیں اور نماز اور مسجد کی طرف چلے جائیں، تو میرے خیال میں میں آگے امنڈمنٹس پیش نہیں کروں گا، یہ Violation ہے اسی قرآنی آیت کی کہ آپ چلے جائیں نماز کے لئے، بس وہ کریں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آج پہلی دفعہ آپ کو یہ، یار ہاؤس چل رہا ہے، یہ چاہیئے ہیں یا نہیں، نماز سے کس نے انکار کیا ہے جی، پھر میں اجلاس کو 'ایڈ جرن' کر دوں گا۔

وزیر صحت: میں اسی پہ دو باتیں جلدی کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات کریں۔

وزیر صحت: پہلی بات تو ہے کہ انہوں نے نماز کی بات کی ہے I totally agree with them لیکن اللہ پاک نے یہ بھی کہا ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ سارے Agree ہیں، نماز کو کس سے اختلاف ہے؟

وزیر صحت: اللہ پاک نے یہ بھی کہا ہے کہ میرے حق سے زیادہ میری مخلوق کا حق ہے۔

جناب سپیکر: آپ جلدی کریں، آپ لیجسلیشن کروائیں، پلیز جلدی۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب! اللہ پاک نے یہ بھی کہا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی تو ڈیبیٹ آرہی ہے اور ایم پی اے صاحب تو چلے گئے ہیں So, now the question before the House is that the original, amended Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 7 stands part of the Bill. Clauses 8 to 13, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 8 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 8 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 8 to 13 stand part of the Bill. Amendment in Clause 14 of the Bill, Mr. Inayatullah Khan, MPA, to move, sorry he is not around, so the question before the House is that the original Clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 14 stands part of the Bill. Sobia Shahid, MPA, to please move her amendment in Clause 15.
Ms. Sobia Shahid: Thank you Sir, I beg to move that in Clause 15, sub-clause (j)-----

جناب سپیکر: کیابول رہی ہیں اونچابولیں نا؟Speak loudly, please۔

Ms. Sobia Shahid: Okay Sir. I, beg to move that in Clause 15, sub-clause (j) may be substituted by the following namely;

“(j) procurement of required medicines and medical equipments for the health facilities under its control shall be made from the approved list of Government Medicines Co-ordination Cell (MCC); and”

Mr. Speaker: Minister Sahib! Please.
Minister for Health: Honourable Mr. Speaker Sahib! I agree with her proposed amendment, so it should be adopted.
Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended Clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended Clause 15 stands part of the Bill. Clause 16 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 16 stands part of the Bill. Amendment in Clause 17 of the Bill, Inyathullah Sahib is not around, so the question before the House is that the original Clause 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 17 stands part of the Bill. Amendments in Clauses 18 to 22 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 18 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 18 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 18 to 22 stand part of the Bill. Amendment in Clause 23 of the Bill: Ji, Sobia Shahid Sahiba, Sobia Shahid Sahiba.

Ms. Sobia Shahid: Mr. Speaker Sir, I beg to move that Clause 23 may be substituted by the following namely;

"**23. Procurement of medical equipments.---** Regional Health Authority or District Health Authorities, as the case may be, may procure medical equipments in the manner as may be prescribed subject to provision of sufficient funds".

Mr. Speaker: Ji, Minister Sahib.

Minister for Health: Honourable Speaker Sahib! I agree with the honourable Member in the Assembly.

Mr. Speaker: Very good. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended Clause 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 23 stands part of the Bill. Clauses 24 to 30, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 24 to 30 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 24 to 30 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Clauses 24 to 30 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ریجنل اینڈ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, may be passed.

<u>Minister for Health</u>: Honourable Speaker Sahib! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Authorities Bill, 2019, may be passed.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regional and District Health Authorities Bill, 2019, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

قومی مالیاتی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق دوسری ششماہی رپورٹ (جنوری تا جون 2018) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 11, Mr. Finance Minister, to please lay on the table of the House the report of 2nd Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (January-June 2018), under Article 160 (3B). Ji, Law Minister Sahib.

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law)</u>: Sir! I beg to lay the report of 2nd Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (January-June 2018) under Article 160 (3B), in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands laid.

ایٹا سے متعلق خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 12: Extension in period under sub-rule 1 of the rules 185. Minister for Law, Chairman of Special Committee on ETEA, so, Minister for Law, to please move for extension in period to present the report of the Committee, in the House.

<u>Minister of Law:</u> Thank you Mr. Speaker. I, beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that

the time for presentation of the report of Khyber Pakhtunkhwa, Educational Testing and Evaluation Agency may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period may be granted to the honourable Minister, to present report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

ایٹا سے متعلق خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, Chairman Special Committee on ETEA, to please present the report, in the House.

Minister for Law: Sir! I beg to present the report of Special Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Educational Ttesting Evaluation Agency, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

ایٹا سے متعلق خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14: Minister for Law, to please move before the House that report of Special Committee on ETEA may be adopted.

Minister for Law: Sir! I beg to move that the report of Special Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Educational Testing Evaluation Agency may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is the report of the Special Committee on ETEA may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The report is adopted unanimously,

I don’t know کہ اپوزیشن کہاں چلی گئی یا مغرب کی اذان کے بعد بھی اجلاس کرتے رہتے ہیں اور ہر جمعہ کو ہوتا رہا ہے، آج پتہ نہیں ان کا کیا تھا، ابھی نماز میں کافی ٹائم ہے Anyhow, we have completed our business except their business اور وہ ہمیشہ اپنے بزنس سے بھاگ جاتے ہیں، اب مجھے نہیں پتہ کہ میں جمعہ کے بعد اجلاس رکھوں یا نہ رکھوں I don’t know they are inside or outside, so میں اس کو-----

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! بات کر لیں، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: بہت شکریہ جناب سپیکر! میں تو کچھ اپنے حوالے سے ایک Clarification بھی کرنا چاہتا تھا لیکن اپوزیشن کے رویے کو دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی بزنس شروع ہوتا ہے، صوبے کے حوالے سے کوئی امنڈمنٹ آتی ہے تو یہ بس راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔ پہلے میرے خیال سے اچھا طریقہ تو یہ ہے کہ یہاں بیٹھ کہ مقابلہ کریں اور جمہوری طریقہ تو یہ ہے کہ اب آپ کو اللہ نے کم تعداد میں یہاں بھیجا ہے تو میرے خیال میں اپنے اس تعداد کے حساب سے اپنی جو بات ہے، آپ کریں باقی تو ہم آپ کی ہر بات سننے کے لئے تیار ہیں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ آپ ہر بات کرتے، اگر آپ کو کوئی Genuine چیز لگتی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جس طریقے سے ان کا رویہ ہے-----

جناب سپیکر: ابھی نماز میں پونے گھنٹہ ہے، جب اجلاس ہوتا ہے جمعہ ڈیڑھ بجے یہاں پہ ہوتا ہے And they know-----

وزیر اطلاعات: جی سر۔

ذاتی وضاحت

وزیر اطلاعات: سر! میں یہ Personal explanation ہے، کچھ دنوں سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جو ہمارا 'ایڈورڈز' کالج ہے، بڑا زبردست کالج رہا ہے، ماضی میں اس کا بڑا اچھا ریکارڈ رہا ہے، لوگوں کو فخر ہوتا تھا کہ 'ایڈورڈز' کالج میں داخلہ مل جائے، بدقسمتی سے کچھ عرصہ پہلے ایک موؤ شروع ہوئی کیونکہ ہمیشہ گورنر اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا چیئرمین ہوتا تھا لیکن وہاں کا جو پرنسپل صاحب ہیں، میں ان کی Respect کرتا ہوں، دو دفعہ انہوں نے مجھے بلایا، میں وہاں 'ایڈورڈز' کالج گیا، Function میں میری بڑی تعریفیں کیں انہوں نے لیکن اب ایشو یہ آ رہا ہے جناب سپیکر! کہ شاید وہ کوئی Asylum لینے کے چکر میں ہے یا کسی اور چکر میں ہے، تو پہلے انہوں نے گورنر کو ٹارگٹ کیا کہ جی مجھے گورنر صاحب کی طرف سے دھمکیاں آ رہی ہیں، تو بدقسمتی سے میں اس چینل پہ موجود تھا تو میں نے ان سے پوچھا جی کہ کونسی آپ کو کس طرح دھمکیاں مل رہی ہیں کیونکہ گورنر تو کسی کو دھمکی نہیں دیتا؟ تو یہ تو میرے خیال سے بڑا Sensitive issue ہے، ہمارے لئے تو بڑا قابل احترام ہے یہ ادارہ، بڑا زبردست ادارہ رہا ہے تو اب انہوں نے اس کے بعد کہ جب ان کی صاحبزادی ٹی وی پہ آئیں اور انہوں نے کہا کہ جی ہمیں دھمکیاں مل

رہی ہے تو میں نے صرف ایک کوئسچن کیا، میں نے کہا آپ کو دھمکیاں Through SMS آئی ہیں، گورنر نے آپ کو کال کی ہے، کس طرح آپ کو دھمکی دی ہے؟ کہتی ہے، نہیں بس ہمیں دھمکیاں مل رہی ہے، میں نے کہا جی آپ بڑے قومی چینل پہ آپ یہ بات کر رہی ہیں، گورنر بڑا Responsible عہدہ ہے، آپ مجھے بتائیں کہ دھمکی آپ کو کس طرح مل رہی ہے تاکہ ہم اس کو Tackle کریں؟ بات کریں تو ان سے وہ جو اینکر تھیں، انہوں نے پوچھا کہ بی بی آپ بتائیں کس طرح آپ کو دھمکی مل رہی ہے؟ لیکن انہوں نے وہ بات نہیں بتائی کہ کس طرح ان کو دھمکی مل رہی ہے اب یہ کچھ دنوں سے مسلسل دوسرے تیسرے دن آپ بھی دیکھ رہے ہوں گے کہ ٹی وی چینلز پہ وہ میرا نام لے رہے ہیں کہ جی انفارمیشن منسٹر مداخلت کر رہا ہے، تو میرا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے، 'ایڈورڈز' کالج میں میرا کیا ہے، میں نے کونسی وہاں سے سٹڈی کی ہے، نہ ہمارا کوئی وہاں ٹیچر ہے، کیا ہے؟ تو یہ عجیب سی بات ہے، انہوں نے اس دن میرا چھوٹا بھائی وہاں پڑھتا ہے، اس کو Pressurize کیا جا رہا ہے کہ جی اس کا بھائی، اس دن مجھے پرنسپل سیکرٹری کی کال آئی کہ آپ کے بھائی نے روڈ بلاک کیا ہے، میں نے کہا جی کس نے کہا ہے آپ کو؟ کہتا ہے کہ جی پرنسپل کہہ رہا ہے، تو میں نے فوراً کال کی اس کو، میں نے کہا کہاں پہ ہو؟ کہتا ہے میں کلاس میں ہوں تو وہ جو WhatsApp کا جو سسٹم نکلا ہے، اس نے فوراً WhatsApp on کی کہ جی یہ دیکھو میں تو کلاس میں ہوں، میں تو کلاس لے رہا ہوں، تو یہ جو چیز ہے اس کے بعد پھر اس نے نیشنل ٹی وی پر ایک نمبر تین مرتبہ دہرایا تو وہ نمبر میں نے لکھ لیا جلدی، میں نے دیکھا تو میرے والد صاحب کا نمبر تھا کہ جی مجھے اس نمبر سے دھمکیاں آ رہی ہیں، میرے والد صاحب بے چارے پچاسی سال کے بوڑھے ہیں تو یہ میں نے ان سے جا کے پوچھا کہ آپ نے کبھی کال کی ہے پرنسپل کو یا 'ایڈورڈز' کالج کو؟ تو کہا نہیں مجھے تو کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی، تو وہ چونکہ نمبر میرے بھائی کا لکھا ہوتا ہے فارم میں تو یہ جو طریقہ استعمال کیا ہے خدانخواستہ کل ان کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جائے، کچھ ہو جائے تو یہ بغیر کسی اس کے میرا نام لیا جا رہا ہے، میں اب گزارش کروں گا کہ اپوزیشن کی کمیٹی بنا لیں، بے شک اس چیز کو Investigate کریں کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ یہ جو کالج ہے، 'ایڈورڈز' کالج ہے، بڑا اچھا نام ہے، اس کو جس طریقے سے Facilitate کیا جا سکتا ہے کرنا چاہیئے، میں اپنے حوالے سے یہ کہوں گا کہ بے شک گورنمنٹ کا کوئی ممبر نہ ڈالا جائے، سارے اپوزیشن کے ڈال کے اس چیز کو Investigate کریں، یہ میرا نام کیوں لیا جا رہا ہے؟ مطلب آپ نے کسی اور مقصد کے لئے کیا ہے تو میں تو کورٹ بھی جاؤں گا، میں تو عدالت بھی جاؤں

گا،اس لئے کہ میں ایک Responsible بندہ ہوں، حکومت کا بھی ذمہ دار بندہ ہوں تو اگر میرے پارٹ پہ کوئی غلطی ہے یا میں نے کوئی مداخلت کی ہے تو بے شک لایا جائے اس پہ، میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، نہ میں نے کبھی مداخلت کی ہے۔ اس پہ جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ اس میں سردار بابک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہی کی سربراہی میں بنالیں کمیٹی یا اپوزیشن لیڈر کی سربراہی میں بنالیں، میرے پارٹ پہ اگر One percent بھی ثابت ہوا، میں استعفیٰ دے دوں گا کیونکہ اگر میں۔۔۔۔۔

<u>جناب روی کمار:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> روی! آپ اسی پہ بات کرنا چاہتے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب کہ بات پہ۔

<u>جناب روی کمار:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریں جی۔

<u>جناب روی کمار:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ 'ایڈورڈز' کالج ایک بہترین ادارہ ماضی میں رہا ہے اور اس نے کافی خدمات سرانجام دی ہیں صوبے کے لئے اور پاکستان کے لئے، ہمیں بھی بہت دکھ ہوا جب ہم نے میڈیا پہ دیکھا اور کافی دنوں سے ہم لوگ ان کا یہ ایشو دیکھ رہے ہیں کہ جس میں گورنر صاحب پہ بھی الزام لگا اور پھر اس کے بعد ہمارے انفارمیشن منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب پہ بھی الزام لگا، بڑا دکھ ہوا ہے اس بات کا، بڑا افسوس ہے کہ 'ایڈورڈز' جیسا کالج جو بہت بہترین خدمت دے رہا ہے اپنے Past میں اور ابھی بھی لیکن یہ ایشوز دن بدن اس کی بڑھ رہے ہیں۔ سٹارٹ کہاں سے ہوا تھا پھر آگے احتجاج تک بات چلی گئی اور پھر گورنمنٹ کو Specially target کیا گیا، تو کل ہماری چیف منسٹر صاحب سے اس پہ میٹنگ ہوئی ہے، ہم نے ان سے ایک ریکویسٹ کی ہے کہ اس سے پہلے کہ تنازعہ آگے بڑھے جیسا کہ شوکت یوسفزئی صاحب نے اپنا مؤقف بیان کیا کہ اس پہ اپوزیشن کی کمیٹی بنائی جائے، اپوزیشن کی کمیٹی کی انہوں نے بہت اچھی تجویز دی ہے لیکن ہم مینارٹی کے ایم پی ایز ہیں، سی ایم صاحب نے ہمیں کہا کہ آپ جائیں، آپ ان سے بات کریں، ان سے پوچھیں جو کہ 'آج' اخبار میں بھی ایک بیان آیا ہے کہ سی ایم صاحب نے مینارٹی ایم پی ایز کو ایک ادھر بھیجنے کا کہا ہے، دونوں طرف جو ایشوز ہیں، ہم ان شاء اللہ سن کے تجاویز سی ایم صاحب کو اور گورنر صاحب کو دیں گے کیونکہ شوکت یوسفزئی صاحب پہ الزام لگنا بہت ہی دکھ کی بات ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں یہاں پہ اور گورنمنٹ جو ہے، پی ٹی آئی گورنمنٹ تو ایجوکیشن کے لئے دن رات کام کر رہی ہے اور 'ایڈورڈز' کالج کے جو تحفظات ہیں، پرنسپل

کے جو تحفظات ہیں ہم ضرور سنیں گے، صوبائی گورنمنٹ تک لائیں گے، یہ ہمارا فریضہ ہے اور اس کے علاوہ بھی اگر اپوزیشن کی کوئی کمیٹی بنتی ہے تو ہم اس کو ویلکم کریں گے، یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہونا چاہیئے۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): جناب سپیکر! میں اسی پہ بات کرنا چاہتا ہوں اسی ایشو کے اوپر سر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ایک تو سر، یہ ہے کہ شوکت یوسفزئی صاحب کے حوالے سے جو یہاں پر بات ہوئی ہے تو میں بھی اس کو Condemn کرتا ہوں کیونکہ اس طرح کے Baseless allegations لگانا اور اپنے Vested interest کو آگے بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے، اس کو تو کلیئر ہونا چاہیئے لیکن سر، بات چونکہ شوکت صاحب نے اپنی Explanation کے لئے کی تھی، اس حد تک یہ بات ٹھیک ہے۔ اس کے علاوہ اس ایشو پہ اگر آپ Further debate کا موقع دیں گے یا کوئی کمیٹی بنائیں گے تو سر، اس کے ساتھ تھوڑا سا Rule 219 کو میں Quote کروں گا (c) (2) Sub-rule، وہ ہے سر!

"(2) A Member while speaking shall not-

(c) Refer to a matter of fact on which a judicial decision is pending".

اس میں سر، دونوں سائڈ سے ہائی کورٹ میں کیس دائر کیا گیا ہے اور وہ اس وقت Under adjudication ہے، عدالت کے اندر ہے، تو سر، شوکت صاحب کی بات کلیئر ہو گئی ہے، انہوں نے اپنی ایک Personal explanation دے دی ہے، انہوں نے تو ایک اور ایشو کے اوپر کہ ان پہ بے جا الزام لگا ہوا ہے، اس کی وضاحت دے دی ہے، باقی سر! اس ایشو کو چونکہ وہ۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر قانون: سر! میرے اوپر یقین رکھیں، میں ٹھیک بات آپ سے کہہ رہا ہوں، سر! بھروسہ رکھیں ہم آپ کو صحیح انفارمیشن دے رہے ہیں، ایسی کوئی غلط انفارمیشن نہیں دیں گے سر۔

جناب سپیکر: I think یہ جو Matter ہے، کمیٹی تو بن جاتی ہے، پھر اگر اسی کو ہم، میری Suggestion ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی آن ہائر ایجوکیشن، (مداخلت) نہیں، یہ ہائر ایجوکیشن میں جائے گا، تو اس کو ریفر کر دیں، شوکت صاحب! منسٹر صاحب اس کو اگر ہم ریفر کر دیں سٹینڈنگ کمیٹی آن ہائر ایجوکیشن، وہ بلائیں گے، بات کریں گے، منسٹر صاحب بھی اس میں ہوں گے، پرنسپل صاحب بھی ہوں گے I think this is better

وزیر قانون: سر! آپ کی مرضی مگر میری توڈیوٹی ہے سر، میری توڈیوٹی ہے، وہ اتنی ہے کہ میں آپ کے Notice میں یہ بات لارہاہوں، ہاؤس کے Notice میں کہ ہائی کورٹ کے اندر Adjudication ہے یہ مسئلہ، سر، میں نے Rule بھی Quote کر دیا ہے، باقی سر! چونکہ You are the authority here، جوانفارمیشن میرے پاس تھی، میں نے آپ کو وہ بتادی ہے۔

جناب سپیکر: بس Matter is-----

وزیر اطلاعات: سر!

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب!

وزیر اطلاعات: جو چیز ہائی کورٹ کے اندر ہے وہ تو صرف یہ ہے کہ جو بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ایشو وہاں لے جایا چکا ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کا چیئر مین کون ہوگا، گورنر ہوگا یا بشپ صاحب ہوں گے، وہ الگ ایشو ہے، اس ایشو کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ Nonjudicial matter ہے کیونکہ وہ تو پر سنل ابھی اس وقت جو الزامات عائد ہو رہے ہیں، وہ ڈائریکٹ میرے اوپر عائد ہو رہے ہیں، ہمارے لئے بڑے کیونکہ وہ Christian community ہے، ہم اس کی عزت کرتے ہیں، ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، تو وہ جس چیز کو استعمال کر رہے ہیں کہ جو چونکہ میں ایک کرسچین ہوں اس لئے یہ مجھے نہیں چھوڑنا چاہتے حالانکہ ایسا کبھی ہوا نہیں ہے، 'ایڈورڈز' کالج جو ہے ہمیشہ سے جو اپوائنٹ کرتا ہے، وہی آتے رہے ہیں، ہمارا تو کوئی ہے بھی نہیں کہ ہم اس کو کہیں جی کہ آپ ہٹ جائیں، دوسرا آ جائے۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں، پہلا کہ Governor himself is Chairman of BoG of the Edwards College تو وہاں سے کمیٹی بنا سکتے ہیں اور اس میں کر سکتے ہیں یا ہم اسمبلی کے Through we can refer it to our Standing Committee on Higher Education, which one-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میری تجویز یہ ہے، شوکت صاحب ہمارے بھائی بھی ہیں، سینیئر بھی ہیں Sir! His name is clear، کوئی کمیٹی میرے خیال میں وہ ایک آنریبل ممبر ہیں اس ہاؤس کے، آنریبل کیبنٹ منسٹر ہیں، ان کی بات انہوں نے کر دی ہے، میرے خیال میں اگر وہ کہہ رہے ہیں تو ہم سب ان کی بات کو

آنر، کر رہے ہیں، ان کی بات میں کوئی شک نہیں ہے کسی کمیٹی کی سر، ضرورت نہیں ہے، باقی جو Merits پہ وہاں کیس چل رہا ہے وہ تو عدالت میں چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: تو ابھی کیا کریں؟They forward-----

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں انہوں نے اپنی Explanation دے دی، ریکارڈ پہ آ گئی I think that is more than enough, Sir.

جناب سپیکر: اوکے چلیں ٹھیک ہے۔

The sitting is adjourned for Jumma prayer; again we will meet InSha Allah at 02:00 p.m. to discuss item No. 15.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز جمعہ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(نماز جمعہ کے بعد جناب مسند نشین، محمد ظاہر شاہ مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ڈنڈا اسمبلی ہال کے اندر لا کر دکھا رہی ہوں کہ اس پہ خون کے دھبے ہیں اور یہ ان ڈاکٹروں، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف پر برسائے گئے ہیں۔

جناب مسند نشین: دیکھو آپ یہ ڈنڈا اندر نہیں لا سکتیں نا، آپ پلیز، پلیز-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ آج میری ماؤں بہنوں پر برسائے گئے ہیں۔

جناب مسند نشین: نہیں، لیکن یہ دیکھو آپ پلیز اسمبلی کے جو قواعد و ضوابط ہیں، اس کا خیال رکھیں نا Kindly-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے بس ہم نے دیکھ لیا نا جی، آپ دیکھو یہ سارجنٹ ایٹ آرمز کو واپس دے دیں-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: دیکھو آپ یہ دے دیں ورنہ میں سارجنٹ ایٹ آرمز کو کہہ دوں گا اور وہ آپ سے واپس لے لیں گے-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: آپ یہ دے دیں نا، اس کو دے دیں، خود دے دیں-----

(مداخلت)

<u>جناب مسند نشین:</u> یہ گھرلے جاؤ پھر ٹھیک ہے، صحیح ہے، دیکھو آپ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی شدید احتجاج کر رہی ہیں)

<u>جناب مسند نشین:</u> محترمہ، اس طرح مت کریں۔

(اس مرحلہ پر ہال میں خاموشی تھی)

<u>جناب مسند نشین:</u> محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ! آپ بات کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! بہت افسوس کی بات ہے کہ پی ٹی آئی گورنمنٹ جو اپنے آپ کو انصاف کی گورنمنٹ کہتی ہے، آپ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کر دی گئی)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے حالانکہ آپ لوگوں کے لئے سپیکر نے رولنگ دی تھی کہ یہاں پہ کوئی بھی کورم کی نشاندہی نہیں کرے گا جناب سپیکر۔

<u>جناب مسند نشین:</u> پلیز کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

<u>جناب مسند نشین:</u> دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

<u>جناب مسند نشین:</u> Quorum incomplete ہے لہذا دس منٹ کے لئے اجلاس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ایوان کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب مسند نشین:</u> کاؤنٹنگ سٹارٹ کریں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر مائیکس بند ہیں)

جناب مسند نشین: نگہت بی بی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر۔ آنریبل سپیکر صاحب! یہاں پہ میں نے تقریباً کوئی چار گز کا جو ڈنڈا دکھایا ہے اس پورے ہاؤس کو، سر، اس ڈنڈے پہ آج میری ماؤں، بہنوں، میرے بچوں، پیرا میڈیکل سٹاف، ڈاکٹروں، نرسز اور ایل ایچ ویز جناب سپیکر، اس پہ خون کے دھبے تھے اور یہ میں نے ایک پولیس آفیسر سے چھینا ہے جب میں باہر گئی ہوں تو اس وقت بہت زیادہ شیلنگ بھی ہو رہی تھی اور اس وقت آنسو گیس بھی ہو رہی تھی اور جناب سپیکر صاحب! یہ جو لاٹھی چارج ہوا ہے ڈاکٹروں پہ، تقریباً کوئی پندرہ سولہ ڈاکٹرز جب Treatment کے لئے گئے، وہاں ان پہ دوبارہ لاٹھی چارج ہوا اور ان کو وہاں سے بھیج دیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! میری مائیں بہنیں جب Jobs کے لئے آتی ہیں اور جب وہ Jobs کرتی ہیں، یہ کیسی، آپ تو اس کو ریاست مدینہ کہتے ہیں، یہ تو آج ظلمستان کی ریاست بن گئی ہے جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! ذرا متوجہ ہوں، پلیز آپ اپنے سیکرٹری کو ذرا کہیں کہ آپ کو رولز ذرا، سر، بات یہ ہے کہ بالکل ان کے مطالبات جو برکی صاحب ہیں، برکی صاحب نے اس پورے صوبے کا ہیلتھ سسٹم تباہ و برباد کر دیا ہے، آج آپ نے اپنے ہاتھ کاٹ کے جیسا کہ میں پہلے کی ایک Example دوں گی کہ پولیس کو آپ نے جس طرح اپنے ہاتھ کاٹ کے دیئے ہوئے ہیں، اسی طرح آج آپ نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے ہیں، جناب سپیکر صاحب! میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں اور جو سی ایم نے فائر کرنے کا میرے سامنے ایس پی کو حکم دیا اور میں نے کہا سب سے پہلے گولی میں کھاؤں گی جناب سپیکر، پھر میں نے، جو Protest کر رہے تھے، ان کو کہا کہ آپ اس لائن سے آگے نہ بڑھیں، میں جا کے اپوزیشن کے لیڈرز صاحبان کو بھیجتی ہوں، شیر اعظم خان صاحب گئے، ان سے خطاب کیا، درانی صاحب نے پریس کانفرنس کی، بابک صاحب نے پریس کانفرنس کی، جناب سپیکر صاحب! مجھے بتائیں کہ اس صوبے کو کس طرح آپ، میں ایک چھوٹی سی Suggestion دیتی ہوں جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! سینیٹ ہے، نیشنل اسمبلی ہے، چاروں صوبائی اسمبلیاں آپ نجکاری پہ دے دیں، ساری اسمبلی آپ نجکاری پہ دے دیں تاکہ جو بھی نجکار ہو گا وہ اسمبلیوں کو بھی چلائے گا، وہ آپ کے سارے اداروں کو بھی چلائے گا، وہ آپ کی ہر چیز کو چلائے گا، آپ لوگ بے فکر ہو کے یہاں پہ مزے لوٹیں گورنمنٹ کے اور جو لوگوں پہ ظلم آج ہوا ہے، میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں اور میں یہاں پہ بیٹھے ہوئے جو ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں، ان کی بے بسی پہ مجھے آج رونا آ رہا ہے، مجھے آج ان کی بے بسی پہ رونا آ رہا ہے (تالیاں) کہ ان

کے سامنے ان کے صوبے کی ماؤں، بہنوں پہ لاٹھی چارج ہوا ہے، ان پہ شیلنگ ہوئی ہے، ان پہ آنسو گیس برسائی گئی ہے اور جو ہسپتال کے اندر حال ہوا ہے جناب سپیکر! اگر کوئی مریض مر جاتا تو آپ مجھے بتائیں کہ اس کی ایف آئی آر کس پہ کٹتی؟ کیا ہیلتھ منسٹر پہ کٹتی؟ کیا سی ایم پہ کٹتی؟ کیا عمران خان پہ کٹتی یا کسی اور پہ کٹتی؟ جناب سپیکر! تھینک یو ویری مچ جی۔

جناب مسند نشین: جناب شوکت یوسفزئی صاحب، بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه جناب چیئرمین صاحب۔ چیئرمین صاحب، څنګه چې نګهت بی بی خبره اوکړه، نن د ټولې صوبې ډاکټران، نرسنګ سټاف او څومره پیرامیډیکل سټاف چې دے هغه د ټولې صوبې نه راغلے دے او په احتجاج دے او دا په سوشل میډیا باندې چې کوم تصویرونه راغلل چې ډاکټران په کوم طرز باندې دوئ اووهل او زنانوؤ باندې چې څنګ دوئ لاټهی چارج اوکړو او یا دا پیرامیډیکل سټاف چې په کوم شکل باندې نو زه هم بهر لاړمه ما ته خو داسې ښکاره شوه چې لکه د هندوستان فوج راغلے دے او په کشمیر په کشمیریانو باندې چې کوم حالت دے او زما خیال دا دے چې د دې نه د حکومت یو وزیر انکار نشی کولې ځکه چې په ټوله میډیا باندې دا چې کوم بربریت دوئ اوکړو نو هغه روان دے۔ جناب چیئرمین صاحب! مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې دا حکومت ظاهره خبره ده هر حکومت څنګ چې منسټر صاحب وختی اووئیل، حکومت ته اختیار وی ځکه چې حکومت سره اقتدار وی او بیا دا داسې حکومت دے چې دوئ سره خو ډیر زیات عددی اکثریت دے، دوئ خو هر کار کولې شی، دوئ خو دا کار هم کولې شی چې دلته اسمبلی روانه وه او په پینځم اګست باندې په دې صوبه کښې مارشل لاء لګیدلې ده او شاید چې اکثریتی ممبران د دې نه نه وی خبر نو دا زور دے، د دې زور نه خو د دوئ څوک انکار نه کوی، دا ځان له بیا بل بحث دے چې دا زور څنګه راغلے دے خو دا کومه طریقه ده، دلته خو به د دوئ لیډر صاحب دا خبره کوله چې کله دوئ په اپوزیشن کښې وو، وئیل ئې که سل خلق هم زما خلاف رااووتل او چا دا نعره اووهله چې "Go Imran go"، وئیل ئې چې زه به استعفیٰ ورکوم، نن تپوس کوم چې هغه نعره د دوئ څه شوه؟ جناب چیئرمین صاحب! که تاسو بهر لاړئ دا زنانه حقیقت هم دا دے چې څنګ نګهت بی بی خبره اوکړه، زه هم لاړم دلته چې د اجلاس وقفه شوه نو زه بهر لاړم

چې هغه زنانه په کوم شکل کښې ولاړې دی، هغه ډاکټران په کوم شکل کښې ولاړ دی، هغه پیرامیډیکل سټاف په کوم شکل کښې ولاړ دے، جناب سپیکر! دا ډیره زیاته د تشویش خبره ده، دا ډیره زیاته د تشویش خبره ده او دلته هیلتھ منسټر ډیر دهړلې سره دا خبره کوی چې دا یوه ټوله ده، دا که هر څوک دی، دا د دې صوبې خلق دی، دا د شیلنگ نه، دا د لاټهی چارج نه، دا د Arrest نه بغیر هم کیدے شی کنه؟ دلته خو ټول عمر خلقو احتجاجونه کړی دی، دلته مونږه هغه احتجاج هم لیدلې دے چې د دې صوبې پخوانې د تیر وزیر اعلیٰ چې هغه وزیر اعلیٰ وو، هغه چیف ایگزیکټیو وو، هغه د Federating Unit چیف ایگزیکټیو وو او هغه د فیډریشن خلاف چې تلو نو هغه په حکومتی وسائلو کښې تلے دے او په اسلام آباد باندې حملې له تلے دے، جناب چیئرمین صاحب! نو د دوئ نه ولې دا خبرې هیرېږی؟ که هغه ملازمین راغلی دی خپل احتجاج کوی آئینی طور باندې هم، اخلاقی طور باندې هم ضروری ده چې دوه درې منسټران تلی وے او هغوی سره اودریدلے وے، د دوئ په نظر کښې که د هغوی مطالبات ناجائزه هم دی خو دا خو د دې صوبې خلق دے، دا خو آسانه خبره ده چې د دې نه خو به ډیر لوئې تصادم جوړیږی، دلته دوئ سره اختیار دے، دوئ به آئی جی ته وائی چې هغه له حکم ورکړی چې دا زنانه هم اونیسه، په هغوی هم لاټهی چارج اوکړه، ډاکټران هم اونیسه او بد حال به جوړ شی۔ د دوئ په دې خبره کښې کوم Logic دے چې کومه فیصله دوئ کوی، کوم ایکټ دوئ راوړی، کوم امنډمنټس دوئ راوړی یا کوم اصلاحات دوئ کوی، دا خو دوئ په عجیبه الفاظو کښې Justify کوی، مونږ گورو نه چې په لیډی ریډنگ هسپتال کښې دوه درې څلور ډیر اهم ډیپارټمنټس بند شو او هم د هغه لیډی ریډنگ هسپتال مخامخ د پی ټی آئی یو ممبر دے، د هغه پرائیویټ میډیکل سنټر دے او هغه سنټرې چې کوم دی هلته کهلاؤ دی، دا خو Conflict of interest بیا نه دے، مونږ په دې هم پوهیږو چې دا تر اوسه پورې د لیډی ریډنگ هسپتال میډیکل سټورونو نه بهر چې څومره گیټونه وو، بیا خو مونږ د تپوس هم حق لرو چې هغه گیټونه چا کهلاؤ کړل او د هغه گیټونو مخامخ د چا میډیکل سټورې دی، د هغې د هم تحقیقات اوشی؟ جناب سپیکر! دا ټولې داسې خبرې دی چې دا به اوړی دوئ، په دلیل به جواب

ورکوی، که دوئ سره حکومت هم دے ، دا که د لاٹھی گولی کی سرکار اگر ہوگی تو یہ نہیں چلے گی، نہیں چلے گی۔ ظاهر شاه صاحب او ستاسو خو ډیر وخت پراگریسیو سیاست کښې تیر کړے دے ، دا نعرې خو مونږ ستاسو په شان د مشرانو نه اؤریدلې دی چې دلته خو هغه مذاکرات کوؤ، دلته خو به خلق کښېنوؤ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دا وهل مونږ یو ځائې هم خوړلې دی۔

جناب سردار حسین: دا مونږ یو ځائې هم، دا تاسو خوړلې دی، دا بیله خبره ده چې تاسو اوس آسان طرف ته لاړئ او ګرانه کښې مو مونږ یواځې پریښودو۔ (قہقہے اور تالیاں) جناب چیئرمین صاحب! مونږ لا هغې سختې ته ولاړ یو (ہنسی) جناب سپیکر صاحب! او تاسو باندې الله کرم اوکړو، د چهترئ د لاندې پکښې تاسو هم اودریدئ، تاسو باندې هم نن مهربانی ده۔ جناب سپیکرا! شوکت یوسفزئی صاحب دلته به جواب ورکوی، نه ده پکار، لاٹھی چارج نه دے پکار، هغوی سره ناسته پکار ده، تاسو حکومت ئی، د حکومت او د ریاست مثال د مور وی، که تاسو ته څوک بدې خبرې کوی، تیزې خبرې کوی، هر څومره خبرې کوی خو تاسو به ډیر برداشت کوئ۔ لهذا مونږ پرزور د دې خبرې مذمت کوؤ چې کوم ډاکټران ګرفتار دی، مهربانی اوکړه د حکومت ترجمال ئے ، سینیئر وزیر ئے ، که By designation سینیئر وزیر نه ئے خو مونږ د سینیئر وزیر ګڼړو، زما امید دے ان شاء الله چې ډائریکټیو به ایشو کوئ او هغه ډاکټران به ټول رها کوئ، مهربانی۔

جناب مسند نشین: جناب اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): آپ کا شکریہ چیئرمین صاحب۔ اجلاس کے دوران بھی میں نے سپیکر صاحب بیٹھے تھے اور جب مجھے اطلاع آئی، مجھے بھی ایک چٹ آئی، یہاں پر پڑی ہے، نگہت کو بھی میرے خیال میں اطلاع آئی تو ہم نے اسی وقت کوشش کی کہ سپیکر صاحب کو ہم متوجہ کریں اور یہ جو ظالمانہ لاٹھی چارج ہے، وہاں پر ظلم ہے، اس کا فوری طور پر کوئی تدارک ہو، جو بھی تھوڑا بہت ہوا زیادہ نہ ہو لیکن مجھے بہت افسوس ہے کہ سپیکر کی رولنگ کے ہوتے ہوئے اس نے انفارمیشن منسٹر کو By name کہا کہ آپ جائیں اور وہاں پر پولیس والوں کو کہہ دیں کہ مزید یہ لاٹھی چارج اور یہ وحشیانہ تشدد نہ کریں لیکن

یہاں پر میں نے دیکھا کہ کسی نے بھی باہر جا کر یہ زحمت نہیں کی کہ سپیکر صاحب کا وہ پیغام جو یہاں پر اس چیئر سے سامنے آیا، اس کو باہر بھیجتے، اس میں مجھے عجیب سا لگ رہا ہے، معلوم نہیں ہے کہ اگر ابھی یہ ڈاکٹرز آئے ہیں، یہاں پر بیٹھے ہیں، اگر تشدد کے بغیر، لاٹھی چارج کے بغیر وہ یہاں پر آتے تو اس میں کیا قباحت تھی؟ سارے صوبے کے لوگ ایجوکیشن کے یہاں پر آتے ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ہمیشہ آئے ہیں، فاٹا کے جو لوگ تھے یہاں پر بیٹھے تھے، ہم اس کے لئے جاتے ہیں، ابھی اس میں آج کونسی ایسی بات تھی کہ اگر ڈاکٹرز اسمبلی میں آرہے ہیں اور اس پر آپ اتنا تشدد کریں کہ یہاں پر چونکہ میں تو نہ جا سکا، وہاں پر جمعہ کی نماز کا بھی ٹائم تھا اور میں نے خود بھی اس کے بعد فوری طور پہ اپوزیشن کی طرف سے پریس کانفرنس بھی ابھی ہم نے کی جس میں سارے پارلیمانی لیڈرز بھی شامل ہوئے، تو بل بھی اس طرح تھا کہ یہاں پر اپوزیشن کی اس میں امنڈمنٹس تھیں، ابھی یہ گورنمنٹ کی مرضی ہے کہ وہ اس کو مانے یا نہ مانے، ہیلتھ منسٹر نے کہا کہ پالیسی تو ہم بناتے ہیں گورنمنٹ، آپ تجاویز دے دیں جو ہم لے سکتے ہیں لے لیں گے، اس وقت بھی میں نے سپیکر سے گزارش کی کہ منور خان صاحب نے جو نکتہ اٹھایا نماز کا کہ اذان ہو گئی ہے اور شرعی لحاظ سے پھر عنایت اللہ خان نے قرآن شریف کی وہ آیت بھی پڑھی اور سامنے رکھی کہ اذان کے بعد سارا کام بند ہے اور ہم نماز کے لئے نکلیں تو اسی دوران سپیکر نے غنیمت سمجھا کہ اس میں تو بس ابھی موقع ہے اور جو بھی امنڈمنٹس تھیں وہ بس رہ گئیں اور اسی طرح بلڈوز کر کے پاس کیا، یہ اشارے اچھے نہیں ہیں جی، یہ جمہوریت کے لئے نیک شگون نہیں ہے، سیاسی لوگ جو ہوتے ہیں ان کی جو حکومتیں ہوتی ہیں، ان میں بہت بڑی برداشت ہوتی ہے اور حکومت کے نیچے جتنے بھی ادارے یا لوگ ہوتے ہیں، یہ اس کے بچوں کی طرح اور گھر کی طرح ہوتے ہیں، گھر میں اگر بچہ بھی کہیں پہ شرارت کرے تو بڑے اس کو تھوڑی سی رعایت دیتے ہیں، اس کو اسی طرح سزا نہیں دیتے لیکن یہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے جی، یقین جانیئے میں جس انداز سے اس کو دیکھ رہا ہوں کہ جس طرح اسمبلی موجود ہے اور آرڈیننس آئے اور پھر یہ آرڈیننس مہینے دو کے بعد یہاں پر میرے خیال میں صوبائی اسمبلی میں بھی لائیں گے اور وہاں پر وفاق میں قومی اسمبلی میں سب سیاسی پارٹیوں نے اس سے انکار کیا ہے تو یہ ہماری صوبائی حکومت جس طرف ابھی چل پڑی ہے، یہ قطعاً اس سے فائدہ نہ اٹھائیں کہ اپوزیشن جو ہے 44 ہے یا 40 ہے یا 43 ہے اور ہم 100 ہیں یا اس سے اوپر ہیں، دو تہائی کی اکثریتی حکومتیں بھی اس طرح ڈھیر ہو گئی ہیں کہ پھر بعد میں کچھ بھی نہیں بچتا، تو یہ آپ لوگ خود ایسے راستے بنا رہے ہیں۔ کبھی جب میرے میڈیا والے جاتے ہیں، بی آر ٹی پہ فوٹو

لیتے ہیں تواس پہ 'سماء' والوں کواتنامارتے ہیں کہ اس کاہاتھ فریکچر ہو جاتاہے، 'جیو' والے جاتے ہیں،اس کواتنامارا جاتاہے،اس کے بعد 'خیبر' چینل والے یادوسرے چینل والے جاتے ہیں،ان کو بھی مارا جاتا ہے،ابھی میڈیاپہ بھی پابندی ہے،وہاں پربی آر ٹی میرے خیال میں ابھی ہماراکچھ ایریااس طرح ہے جہاں پر لکھاہواتھاکہ فوٹولینامنع ہے تو ایک خوبصورت سایہاں پربی آر ٹی پہ بھی لکھیں کہ یہ بالکل وہ ایریاہے،نو گوایریاہے، 'ریڈزون' ہے،ادھر صحافی حضرات نہ جائیں۔ پہلے تو بسیں آئی تھیں،وہاں پر کھڑی ہیں،ان کی تو بالکل تباہی ہوئی،ابھی پرسوں اخبار میں دیکھ رہاتھاکہ سائیکل بھی پہنچ گئے،نہ سائیکل کے لئے راستہ ہے اور نہ بس کے لئے راستہ ہے، سارے غیر منصوبہ بندی سے اور غیر منظم طریقے سے ڈیپارٹمنٹس چلا رہے ہیں،توخدارا آپ تو میرے خیال میں رہے ہیں اس سارے پراسیس میں،توہم آج مکمل طور پہ جو بل یہاں پر پاس ہوااور اپوزیشن نے جو بھی عنایت اللہ خان کی امنڈمنٹس مانی گئیں،اس پہ ہم نے "ہاں" کیا اور باقی پہ ہم نے "نو" کیاہے اور باقی بھی ہم نہیں مانتے، یہ فوری اپوزیشن ڈاکٹروں کی وہاں پر جو وحشیانہ تشدد ہے، ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور یہ بھی،ہیلتھ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور شوکت یوسفزئی صاحب انفارمیشن منسٹر ہیں کہ ادھر سے ہدایات دے دیں کہ جو ڈاکٹرز گرفتار ہیں یا جن کے خلاف ایف آئی آر ہے، اس پہ آپ اتنی زیادہ زبردستی ان کے ساتھ نہ کریں بلکہ ان کو منانے کی کوشش کریں،ان کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ تو میں آپ کا شکریہ اداکرتاہوں لیکن گورنمنٹ سے بھی استدعا کرتاہوں، جو آج کا رویہ ہے یہ اچھا نہیں ہے اور اس کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور میری گورنمنٹ سے یہ توقع ہے کہ اگر کسی نے اس کے احکامات کے بغیر کوئی ایکشن لیاہے تو گورنمنٹ اس کانوٹس بھی لے لے۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Health, Mr. Hisham Khan, to respond.

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: آپ اس پہ بات کرناچاہتے ہیں؟

ایک رکن: جی ہاں،اس پر۔

جناب مسند نشین: اودې کړی جی خبرې.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): دوئ به اوکړی، بیا به ما نه جی هیرې شی، زه به بیا اوچت شمه، تاسو ته به موقع وی زه به ناست یمه جی.

جناب مسند نشین: تاسو به جی ده پسې به تاسو بیا اوکړئ، بیا به دوئ Respond کړی۔

ایک رکن: څنګه جی؟

جناب مسند نشین: آپ لوگ، آپ لوگوں کو یہ Respond کر دیں گے دوبارہ، ابھی ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر صحت: ما نه به بیا هغه جواب هیر شی څکه وایم زه به ناست یم تاسو ته، بیا به تاسو خبرئ اوکړئ زه به بیا اوچت شمه۔

Mr. Chairman: Honorable Minister for Health.

ایک رکن: اودې کړی جی، دوئ د خبرې اوکړې جی۔

جناب مسند نشین: تاسو خبره اوکړئ بیا به دوئ اوکړی، تاسو جی بس دوئ پسې به خبرې کوئ۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب! چې څنګه ما د دوئ خبر واؤریدو، زما مشران دی ټول، ما نه ئې زیاته تجربه ده په دې فیلډ کښې هم او هر څه کښې، مونږ خو نوی راغلی یو نو داسې به صبر و تحمل سره لږ زما هم خبره اؤری، تاسو به ئې هم اؤرئ۔ اوله خبره خو جی دا ده چې بی بی صاحبې دلته اووئیل چې ډیر زیاتے اوشو، ډیر ظلم اوشو د دې ډاکټرانو صاحبانو سره، دوئ ټولو اووئیل چې دا څومره زړه د دوئ پرې بد دے، زه دوئ ته یقین دهانی ورکومه چې د هغې نه زیات به زما زړه پرې بد وی خو دا وضاحت هم ورته کومه چې نه ما چا ته داسې وئیلی دی چې تاسو لاټهی چارج اوکړئ، نه مې چا ته داسې وئیلی دی چې دوئ اسمبلی ته مه پریږدئ، نه مې چا ته داسې وئیلی دی چې دوئ سره زور او زبردستی اوکړئ او زه چې کومه قیصه کومه، هغه بیا منم، دومره ما کښې خپل جذبه هم شته او وس ئې هم وینم چې زه هغه خبر اومنم چې یره ما داسې کړی دی۔ دا زما د ډیپارټمنټ کسان دی، که دا څه اوشو بد اوشو خو زه تاسو ته د دوه درې خبرو جواب درکومه، څنګه بی بی صاحبه! تاسو اووئیل چې هیلتھ منسټر بے بس دے، هیلتھ منسټر بے بس نه دے، هیلتھ منسټر کښې حیاء ده، هیلتھ منسټر سیاست کوی خو د منافقت سیاست نه کوی۔ (تالیاں) دا چې څومره

شپږ میاشتې، زما به یو کال په دې کرسئی شوے وی، شپږ میاشتې تقریباً یا شپږو نه هم زیات دا احتجاجونه شروع دی او سټرائیکس شروع دی، ما به هر څه هر څه کړے وے خو که ما د منافقت سیاست کولې، په مخامخ به مې ورله ګلان پیش کول او شا ته به مې ورسره هر بد کول ځکه چې زه هم عزت لرم، زه دلته عزت ته راغلے یمه، زه هم شپه او ورځ کار کومه، ما هم وعدې کړی دی خلقو سره چې دا هیلتهـ سسټم به زه سمومه، نو چې کوم سړے په ما ګوته اوچتوی، زما په ګورنمنټ ګوته اوچتوی، زما کار کښې خلل ساتی نو ما به هم دوئ سره هغه کول چې کوم دوئ ما سره اوکړل، په ما باندې اټیک اوشو، ما خو نن پورې پولیس ځان سره نه دے ګرځولې، نه ئې بیا ګرځومه، نه زور بنا یمه خپل او نه مې زور شته، زورآور یو الله دے، الله نه زورآور څوک نشته، زور به هغه بنائی چې اول ځل دلته راغلے وی، زه نهم کس یم د خپل خاندان نه چې دا اسمبلی ګورمه تاسو ته ډیره ښه پته ده، نو ما کښې دا شے نشته، زه ځان ډیر معمولی سړے ګنړمه خو چې کوم زما کار وی، هغې کښې څوک خلل ساتی نو بالکل آواز به اوچتوؤمه، دلته عام خلقو ووټ را کړے دے، راوستې ئې یمه، خدائے به هم رانه تپوس کوی چې تا ته ما دا اختیار درکړے وو تا صحیح د هغې اختیار استعمال اوکړو که اودې نکړو۔ افسوس په دې راځی، تاسو زما مشران یئ، مونږ که هر څه شو د دې اسمبلئی نه بهر اوځو بیا هم خاندو، لاسونه هم ورکوؤ، د یو بل عزت هم کوؤ خو چې دلته راشو نو سیاست د پاره مونږ صحیح خبره نه کوؤ، صحیح خبره دا ده چې نن دوئ دا احتجاج کولو، د دې وجه څه وه؟ درې څلور میاشتې مخکښې دوئ دا احتجاج کولو، ما په ټی وی باندې دوئ ته پیشکش کړے دے چې راځئ کښینئی ما سره، زه مو پویومه، نجکاری نشته ده، نشته ده، په دې سسټم کښې، په دې ډی ایچ اے، آر ایچ اے ایکټ کښې زما نه اختیار روان دے، دا ستاسو اختیار به زیاتیږی خو د عوامو حق به پوره کیږی۔ نن چې دوئ دا احتجاج کوی د دې ایکټ د پاره، که چرته دې ایکټ کښې، اوس خو نن پاس شو، که دې ایکټ کښې د هسپتالونو نجکاری وی، قسم مې د په هغه خدائے وی چې زه ئې پیدا کړے یمه چې زه به استعفیٰ ورکومه۔ (تالیاں) نو چې یو خبره غلطه ده نو هغه زه د دوئ سره څنګه اومنم، نن به څومره خلق مړه شوی وی، صرف د دې وجې نه چې

یو ډاکټر په خپل ځائې باندې نه وو، صرف د دې وجې نه چې سټور کیپر سټور بند کړے وو او دوائی چا ته نشوه ملاؤ، د هغې غم مونږ نه کوؤ؟ سیاست ما له هم راځی، د سیاسی کورنئ نه یمه خو داسې سیاست نه کومه چې دلته پرې هم بې عزته یمه او د خدائے مخې ته هم پرې بې عزته یمه۔ تاسو ما ته وایئی چې ډاکټر ناست نه وی دا د ډی ایچ اے، آر ایچ اے ایکټ هړتالونه نه دی، دا هړتال ځکه دے چې اول ځل ما دوئ د ښارونو نه Peripheries ته بدل کړل، پچهتر فیصد پوزیشنونه خالی وو Peripheries کښې، ما دا جی سارهې سات سو اولنی آرډرز اوکړل، شپږ میاشتو نه زه دلته وعده تاسو ته کومه خو دا هړتال پکښې راشی، دوئ هلته خپل چارج نه اخلی، زه تاسو ته هم شرمیږمه، زه عوام ته هم شرمیږمه او چې کله سجده خدائے تعالیٰ ته لګوؤمه نو هلته هم راته لګی چې یره کوم اختیار دے راسره، د هغې استعمال ټهیک نه دے، نو زه تاسو ته دا یو خبره کومه، زما دوئ سره هیڅ دشمنی نشته، زه خپله ډاکټر یمه خو چې یو سړے په غلطئ دے، یو سړی له وجې نه زه نن دلته یمه، تاسو دلته یئ ځکه چې مونږ له عام خلقو ووټ راکړے دے، د هغه عام خلقو د حقوقو د پاره به مونږه حق خبره کوؤ۔ زه څنګه داسې اوکړمه چې زه د ده سره هغه شے اومنم چې په کوم باندې عوام ذلیلیږی هره ورځ، پینځوؤ کالو یا زیات نه زیات څلور کاله پس به تاسو هم عوام نه ووټ غواړئ، زه به هم ووټ غواړمه، زه به څه جواب ورکوم چې ما تا ته ډاکټر پوره نکړو، ما سره اختیار وو، ما تا ته دوائی پوره نکړه او ما سره اختیار وو۔ *(تالیاں)* زه تاسو ته دا یو خبره کومه چې زما هیچ چا سره هیڅ څه بد نشته خو د خدائے د پاره دا هړتالونه اوس که تاسو لاړئ دوئ ته، دوئ به نور یو Catalytic reaction به شروع شی او دوئ به نور هغه شی چې یره اؤ مونږ سره خو ډیر بد شوی دی، د دوئ نه صرف دا تپوس اوکړئ، زه دا ستاسو جرم دار یمه، دوئ نه دا تپوس اوکړئ چې تاسو دې روډ ته څه ته راغلئ، دوئ به وائی نجکاری ته *(مداخلت)* زه جی تاسو به خبره کوئ زه به جواب درکومه، I am answerable to you، نجکاری چې شته ده نه نو نجکاری ته دوئ څنګه روډ ته رااوځی؟ دوئ وائی چې د سول سرونټس رائټس چې کوم دی، هغه Violate کیږی، ایکټ صفا صفا وائی چې The existing civil servants یو

رائټ، یو پریویلج، یو Incentive هم نه ختمیږی او چې کله دا Existing civil servants retire شی، د هغې نه پس به بیا د اتهارټی ایمپلائز بهرتی کیږی او دا هم درته اووایمه چې آخرنے سول سرونټ چې کله ریټائر کیږی، هغه په 2050 کښې ریټائر کیږی نو چې دوئ نن احتجاجونه کوی او مریضان ځائې په ځائې لوغړیږی او مری صرف د دې د پاره چې د 2050 نه پس به څه کیږی نو دا خو ډیر زیاتے دے؟ دا خو که تاسو د دوئ سره اودریږئ نو دا تاسو هم زیاتے کوئ عوام سره (تالیاں) نو زه معافی غواړمه، زما په دې قصې ډیر زړه بد دے خو دا قصه داسې نه ده چې دا څنګه ئې مونږ بنا یو خلقو ته، مهربانی۔

جناب مسند نشین: آپ تینوں میں سے ایک خود دو تین بیٹھ جائیں اور ایک کھڑا رہے۔ جناب شیر اعظم وزیر صاحب! شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر! ستاسو ډیره مهربانی شکریه او د دې نه مخکښې جی تاسو چې راځئ که نه وی نو رولز آف بزنس یو سیټ پروسیجر ګورئ د اسمبلئ، نو وزیر صحت ته به دومره تکلیف نه وی چې فرداً فرداً د هر سړی بیا د هر اپوزیشن لیډر جواب ورکولې سوال جواب، نو ده به Comprehensively یو جواب مونږ ته راکړے وې، په هغې کښې به د ټولو سوالونو جوابونه وو۔ نو عرض دا دے چې هیلتھ منسټر صاحب آنریبل پخپل ځائې بالکل صحیح دے خو مونږ دا محسوسوؤ ټول اپوزیشن والا چې دا هر څه چې دی دا د بره نه راځی او دلته Implement کیږی، په لاس کښې ورکوی چې پاس کړه دا قانون ځکه چې دا We could smell it very easily، پته راته لګی چې په بعضو خبرو کښې به تاسو هم کیدے شی چې خوښه نه وی او For an example مونږ مانځه ته لاړو، بل خو تاسو هسې پاس کولې شئ، لیجسلیشن کولې شئ، میجارټی ده هغه خو دو رائے نشته Any time خو On the face of it, it is very ugly چې مونږ لاړو او تاسو هغه بل پاس کولو، لږ بد ښکاری سړی ته سر په سترګو۔ سر! زما عرض دے چې دا ټول آنریبل ممبرز چې دی دا ټول په ووټونه باندې راغلی دی، داسې نه ده چې تاسو په ووټونه راغلی یئ او مونږ نه یو راغلی، ټول په ووټ راغلی یو، ټول Elected Members یو، ټول عوامی نمائندګان یو، مونږ عوام ته جواب ده یو، مونږ

Agitation کتلې دے ، په Agitation کښې مونږه لاټهی چارج هم لیدلې دے ، په Agitation کښې مونږ آنسو گیس هم کتلے دے ، I had been myself a Magistrate for quite long time، کیدے شی تاسو ته، تاسو زما د لاسه لوږ خوږلې وی، Excuse me که تاسو نه وی بل یو آنریبل ممبر به خوږلې وی خو هغه چې یا فساد وی او یا گهیراؤ جلاؤ وی یا سرکاری املاک ته نقصان رسیږی یا د آئین خلاف ورزی وی یا د Secterian خبره وی، Genuine خبره وی، مذهبی خبره وی، په هغې باندې لاټهی چارج هم کیږی، په هغې باندې شیلنگ کیږی، فائر هم پرې کیږی جی دا ډاکټران خو د خپل حقوق د پاره راوتلی دی او خپل حقوق غواړی او ته ئې وهې او دغه د ملک او د صوبې Citizens دی، برابر حقوق لری، پاکستان پیپلز پارټی یا بله جمعیت علمائے اسلام یا ټول زمونږ نون لیگ والا ټول که اپوزیشن لیډرز دی، په دې خبره We are on one page, on the same page چې مونږ خپل بچیان، خپل ډاکټران، خپل سرکاری ملازمین دومره سختئ ته نشو پریښودې چې زمونږ وس رسی، بې وسی مو ده، حکومت کښې مونږ نه یو، نو د دوئ سره دا سلوک چې کوم نن ما اولیدو پخپلو سترگو او زه تلے وؤم I address them, I talk to them نو دا خو د وهلو خبره یا د زخمی کولو خبره، هسپتال کښې جی خلق پراته دی اوس به هغوی ته هم ورځو، عرض مې دا دے چې زه دا وایمه چې داسې په اوږده کښې مونږ نه ځو چې دا حکومت خو دغه دعوې کولې چې اوس مونږ داسې یو، دا دعوې کولې، هغه دعوې پریږدئ، زه خو چې کوم وینم لکه په داسې سسټم باندې دا حکومت که صوبائی دے ، که مرکزی دے خاصکر صوبائی لکه په ایډهاک ازم چې چلیږی او یو سړے نه وی چې حجره کښې شپه اوکړه سبا خیر دے او هغه بل ټکے به نه کوم نو حجره کښې شپه اوکړه او بیا پریږده، نه مطلب دا نه دے هغه یو بل لفظ دے ، دے پرې پوهه شو، نو حجره کښې شپه کړه او بیا پوهه شوې کنه نو عرض مې دا دے ، دا خو ایډهاک ازم څه، تاسو لکه دا حساب کتاب دے چې سبا روان یئ یا کال بعد روان یئ یا څلور میاشتو بعد دا خو څلور کاله پاتې دی، په آرام، په حوصله د عوامو د انټرسټ خبره کوئ، د عوامو د دلچسپئ خبره کوئ، د عوامو د ریلیف خبره کوئ چې په کومه قصه کښې عوام ته ریلیف ملاویږی، څومره شرمندگی

ګوره یو آرډر کړے وو ډائریکټیو یعنی دومره زه به دغه اوکړو عمره کبنې چې ما اولیدل پینسټھ کروړ روپئ په جنوبی اضلاع کبنې تقسیم شوی وې د ایریګیشن د پاره، یره دا به تاسو لیدلې وی، دا آنریبل ممبران به ټول Admit کوی چې کوم حکومتی ممبران دی، هغو ته دس دس کروړ روپئ او چې حکومتی ممبران نه دی اپوزیشن والا دی، هغه Blank او که د دوئ دا دعویٰ وی چې په دې علاقه کبنې یعنی انسانان نه اوسیږی، ووټر نه اوسیږی، حیوانان اوسیږی، نه نمائندګی خو نه د ممبر نام شته او نه د حلقې نام شته نو آخر شرم پکار دے۔ زه دا وایم چې بعض خبرې داسې وی چې د حکومت د پاره ډیره د سبکی خبره وی، د حکومت د پاره ډیره د بې عزتئ خبره وی، مونږ دا اپوزیشن والا خو د دې د پاره یو چې To identify the fault, to identify the wrong doing، ګوره Here is the fault، دا مه کوئ، د هغې نه عدالت ته خبره لاړه، عدالت ته لاړه، عدالت څه اوکړل؟ مسټر سپیکر! عدالت ورته وائی چې تاسو مغزه کبنې څه شے دے بهوسه ده؟ Dismissed شو چې Equally، نو عرض مې دا دے The same is the case of other fund چې هغه درانی صاحب په سرکردګئ کبنې هغه لاړو، په هغې باندې فیصله ورکړه، نو ګوره دا Discrimination نه وو، No discrimination، زمونږ په وخت کبنې خو ما ته یاد دی د 13-2008 مینځ کبنې Evenhanded treatment وو، هر سړی ته به برابر فنډ ملاویدو، دا د فنډ هغه خبره خو هسې By the way راغله-----

<u>جناب مسند نشین</u>: زما درخواست دے که تاسو مختصر کړئ نو-----

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: Excuse me، ګوره زه پارلیمنټری لیډر یم I have to talk. I have to speak and you have to kindly, very kindly listen me.

<u>Mr. Chairman</u>: You will have to speak but relating to the topic.

<u>جناب شیر اعظم خان</u>: یس خو ما واؤره کنه زما عرض دا دے چې زه دا وایم، مونږ ستاسو د بهترئ د پاره دا خبرې کوؤ، اپوزیشن وی د دې د پاره چې په حکومتی ارکان کبنې، د ټریژری بنچز کبنې په فنکشنز کبنې بهتری راولی، مونږ داسې نه یو چې د بل ملک یو، د بل ملک قوم نمائندګان نه یو، د دغې صوبې یو خو دا خبرې، دا فرق، دا ختم کړئ، دا هغه سړے کوی چې لاس ټیټ که، بس یوسه سبا

هیځ شے نشته نو ټائم خو ډیر دے ، دا مه کوئ په ایډهاک ازم باندې، اوس خو سپریم کورټ هم اووئیل چې دا ادارې او دا حکومت خو داسې چلیږی لکه په ایډهاک ازم۔ ګوره دا زه پر زور وایم، مونږ ټول اپوزیشن والا دغه پر زور مذمت کوؤ، د لاټهی چارج د Justification، د آنریبل منسټر په خدمت کښې زه وایم چې دا د لاټهی چارج یا د وهنې یا د فائرنګ یا شرعی کیس نه دے، دا یو Demonstration کوی، Let them speak, let them say, let them express theirselves چې دوئ څه وائی؟ نو دا خبره قطعاً مونږ ته قابل قبول نه ده چې زمونږ بچیان، دا ډاکټران ستا ډاکټران دی، زمونږ هم ورونړه دی نو زه دا وایمه چې دا زمونږ د ډاکټرانو سره، د پیرا میډیکل سټاف سره دا کوم چې نن ظلم اوشو، دا انتهائی بد اوشول، ډیر افسوس په دې باندې کوؤ، پاکستان پیپلز پارټی د دې مذمت کوی، ټول اپوزیشن د دې مذمت کوی او مهربانی اوکړئ مطلب دا دے منسټر صاحب د سترې سینې سړے دے ، پختون سړے دے ، په هر څه شی پوهیږی، په روایات پوهیږی او په رواج پوهیږی، خبره د ورسره اوکړی، هغلته د ورشی نو د دوئ سره چې خبره اوکړی، د دوئ به تسلی اوشی، لږ دا حقیقت ورته بیان کړئ، تهینک یو ویری مچ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آنریبل ممبر عنایت الله خان صاحب، لږ مختصر به جی دغه کوئ۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب! مختصر خبره کوم جی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آپ کا ایجنڈا ہے اور یہ پھر کافی Lengthy ہو جائے گا۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ منسٹر صاحب! میں منسٹر صاحب کی توجہ بھی چاہوں گا آپ کے تھرو کہ وہ غور سے باتیں سنیں اور پھر وہ یا شوکت یوسفزئی صاحب Respond کریں۔ منسٹر صاحب کی منہ سے یہ بات بار بار نکلتی ہے کہ یہ مافیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ مافیا نہیں ہے They are stakeholders and healthcare providers، یہ مناسب لفظ ہے کہ ہاں ان کو یہ لفظ استعمال کرنا چاہیئے، پیرا میڈیکس، نرسز، ڈاکٹرز آپ کے فرنٹ لائن 'سولجرز' ہیں، آپ جو بھی پالیسی بناتے ہیں، اس میں گورنمنٹ، پیرا میڈیکس اور عوام، یہ تینوں سٹیک ہولڈرز ہیں اور اس میں آپ کسی ایک کو بھی Ignore کرتے ہیں تو Imbalance create ہوتی ہے، اس لئے آپ سٹیک ہولڈرز کو مافیامت کہیں،

میں ایک ریکویسٹ یہ کرنا چاہوں گا۔ دوسری بات یہ کرنا چاہوں گا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم پرائیویٹائزیشن کی طرف نہیں جارہے ہیں، آپ جتنے بھی Laws لارہے ہیں It gives a slippery road towards privatization، آپ ٹیچنگ ہاسپٹلز کے اندر جو ایم ٹی آئی ایکٹ لے آئے ہیں، اس کے نتیجے میں User charges ایسے آسمان پہ چلے گئے ہیں، آپ نے وہاں Institutional based practice شروع کی، لوگوں سے پیسے لے کے لوگوں کو Admit کرتے ہیں اور آپ یہی چیز پھر اب ڈسٹرکٹس کے اندر کریں گے لیکن بنیادی مسئلہ، اور آپ نے ایم ٹی آئی ایکٹ کے اندر پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کو زیادہ ممبر شپ دی ہے اور ڈسٹرکٹس کے اندر آپ اسی کو Repeat کر رہے ہیں پرائیویٹ سیکٹر سے لوگوں کو لاکے، Appointments, hire and fire یہ سارے اختیارات آپ ان کو دے رہے ہیں، نتیجتاً ان کے ساتھ اختیار ہوگا کہ وہ جو User charges ہیں، اس کو Slowly and gradually اوپر لے جائیں گے اور Hire and fire کی پاورز بھی ان کے ساتھ ہوں گے، آپ یہ کہتے ہیں کہ جو سول سرونٹس ہیں، میں ان کو نہیں چھیڑ رہا ہوں، آپ سول سرونٹس کو نہیں چھیڑ سکتے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: عنایت اللہ صاحب! یہ ایم ٹی آئی کے اوپر ایک دو دن بعد ایجنڈے پہ بحث ہے تو اگر آپ اس پہ Kindly کرلیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں ڈی ایچ اے اور آر ایچ اے کے اوپر بات کر رہا ہوں، آپ سمجھ نہیں رہے ہیں، میں ڈی ایچ اے اور آر ایچ اے کے اوپر بات کر رہا ہوں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اسی طرز پہ ڈی ایچ اے، آر ایچ اے بھی لارہے ہیں اور آپ ان کو پاورز دے رہے ہیں کہ وہ User charges کو بڑھائیں، آپ سول سرونٹس جو ہیں، سول سرونٹس کو آپ نہیں چھیڑ سکتے ہیں، ان کا Fundamental right ہے، وہ جس 'ایگریمنٹ' اور جس کنٹریکٹ کے تحت بھرتی ہوئے ہیں، آپ اس کو نہیں چھیڑ سکتے ہیں، ان کا رائٹ ہے کہ وہ کورٹ کے اندر اس کو، لیکن آپ اس کو Dying cadre declare کر رہے ہیں کہ نئے لاء کے تحت فیوچر کے اندر جو لوگ بھرتی ہوں گے، وہ آر ایچ اے اور ڈی ایچ اے کے ایمپلائز ہوں گے اور ان کو وہ پروٹیکشن حاصل نہیں ہوگی جو کہ سول سرونٹس کو حاصل ہے۔ جناب سپیکر صاحب! بنیادی مسئلہ یہ نہیں ہے، بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ یہ Devolve کرنا چاہتے ہیں Appointment Authority کو آپ Devolve کریں، اس کے لئے آپ کا ڈپٹی کمشنر موجود ہے، آپ کا کمشنر موجود

ہے، آپ کے سرکاری لوگ موجود ہیں، آپ اس کا 2001 کا جو لوکل گورنمنٹ لاء تھا، اس کے اندر ڈسٹرکٹ پبلک سروس کمیشن کا Concept تھا، آپ اس Concept کو Implement کریں، آپ ڈویژنل پبلک سروس کمیشن کا Concept لے آئیں، بے شک میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں، آپ اپوائنٹمنٹس کے پراسیس کو Devolve کریں لیکن یہ وائٹ کالر سوشل سیکٹر، ایجوکیشن اور ہیلتھ وائٹل سوشل سیکٹر ہے، یہاں جو لوگ کام کرتے ہیں، جو Permanently کام کرتے ہیں، ان کو Permanent benifits دینے ہوں گے، ان کو آپ نے جاب سیکورٹی دینی ہوگی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: عنایت اللہ صاحب! آپ امنڈمنٹس لاچکے ہیں نا؟ آپ امنڈمنٹس لاچکے ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کے اوپر آپ نے لاٹھی چارج کیا ہوا ہے جو ہاسپٹلز میں ہیں، جو گرفتار کریں، ان کو Engage کریں، ان کے ساتھ بات کریں، ان کو Engage کریں، ان کے ساتھ بات کریں، یہ بات مت کریں کہ میرے ساتھ میجارٹی ہے اور میں جس لاء کو بھی پاس کرنا چاہتا ہوں پاس کروں گا، یہ میجارٹی جو ہے میجارٹی اتھارٹی نہیں ہے، جو جمہوری معاشرے ہوتے ہیں ان میں ڈیبیٹ ہوتی ہے، سالوں سال ڈیبیٹ ہوتی ہے، Laws کے اوپر ڈیبیٹ ہوتی ہے، ان کو سٹینڈنگ کمیٹیز کے اندر بھیجا جاتا ہے، ان کے اوپر سیلکٹ کمیٹیز بنائی جاتی ہیں، لوکل گورنمنٹ کا لاء پچھلے حکومت کے اندر ہم سیلکٹ کمیٹیز کے اندر لے گئے، بابک صاحب اس کے گواہ ہیں، سیلکٹ کمیٹیز کے اندر ہمارے ساتھ میجارٹی موجود تھی لیکن ہم نے Threadbare سلیکٹ کمیٹی میں اس کے اوپر ڈسکشن کی، آپ ان Laws کو سیلکٹ کمیٹیز کے اندر بھیجیں، آپ ان کو سٹینڈنگ کمیٹیز کے اندر بھیجیں، آپ سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لیں، آپ لوگوں کو Engage کریں، اس لئے میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ بے شک اختیارات Devolve کریں لیکن پرائیویٹ سیکٹر کو درمیان میں اتنا نہ لائیں کہ بعد میں یہ پورا معاملہ، آپ سے پہلے یہ Experiences ہوئے ہیں، یہ آپ پہلی مرتبہ نہیں کر رہے ہیں، اس صوبے کے سارے Basic Health Units اور RHCs کو PPHI کے حوالے کیا گیا تھا، ایس آر ایس پی کے حوالے کیا گیا تھا، انہی لوگوں کو بعد میں آپ ہی کی حکومت نے دوبارہ ریگولرائز کر دیا، میں سمجھتا ہوں آپ کا یہ کام بعد میں کوئی حکومت Reverse کرے گا، بجائے اس کے کہ اس کو کوئی Reverse کرے آپ اس طرح Judicially, thoughtfully law کو بنائیں، ایسا Perfect law بنائیں تاکہ فیوچر کے اندر اس لاء کو دوبارہ پھر Reverse نہ کیا جاسکے۔ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔

جناب مسند نشین: محترم جناب سردار یوسف صاحب! بات مختصر کریں گے، بات مختصر کرنی چاہیئے کیونکہ صبح بھی رولز کے بغیر یہ چیز ابھی جارہی ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ رولز کے بغیر چیزیں اس طرح نہیں جانی چاہئیں، صبح رولز کے بغیر ہمارے ایڈوائزر ضیاء اللہ بنگش صاحب کی اس پر کافی لے دے ہوئی تھی لہذا میں آپ سے کہوں گا کہ آپ مختصر بات کریں اس سلسلے میں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب چیئر مین! اگر یہ میرے لئے ہے تو پھر میں کرتا ہی نہیں ہوں، اگر یہ Rule quote کرتے ہیں تو میں نہیں کرتا۔

جناب مسند نشین: نہیں نہیں، میں نے تو سب کے لئے کہا ہے، آپ کے لئے نہیں، میں نے سب کے لئے کہا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب چیئر مین! اصل میں ڈسکشن کی ضرورت بھی نہ پڑتی جس وقت یہ پوائنٹ آؤٹ ہوئی تھی بات کہ اذان ہو گئی تھی، جمعہ کی نماز کا وقت تھا تو جہاں بہت سارے Rules آپ Quote کرتے ہیں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکم تھا کہ نماز کی اذان ہو جائے جمعہ کی تو سارے کام چھوڑ کر چلیں لیکن بات۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میں آپ کے ساتھ Agree کرتا ہوں لیکن یہ پہلی نماز بھی نہیں تھی اور نہ پہلا جمعہ تھا، میں خود بھی اس اسمبلی کا ممبر ہوں، آج یہ چیز پوائنٹ آؤٹ کی گئی تھی، اس سے پہلے کبھی پوائنٹ آؤٹ نہیں کی گئی۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن ہو گئی ہے پوائنٹ آؤٹ لیکن اگر قرآن اور حدیث کے حوالے سے ایک بات آتی ہے ہم سب پر لازم ہوتی ہے۔

جناب مسند نشین: بالکل سر، لیکن یہ قرآن وحدیث تو ماشاء اللہ چودہ سو پندرہ سو سال پہلے کے ہیں لیکن اس اسمبلی کے اندر میں بھی ایک سال سے ممبر ہوں لیکن پہلے کبھی نہیں آئی ہے یہ چیز۔

سرادر محمد یوسف زمان الحمد للہ یہ سب مسلمانوں کی، اکثریت مسلمان ہیں، باقی لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں، یہاں پر رہتے ہیں تو ان کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! دوسری بات چونکہ ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا ابھی اور Assembly in session تھی اور یہ پوائنٹ آؤٹ کیا نگہت بی بی نے کہ وہاں لوگوں پر لاٹھی چارج ہو رہا ہے تو ابھی چونکہ منسٹر صاحب نے بات کی ہے تو انہیں کچھ پتہ ہی نہیں، نہ انہوں نے آرڈر کیا، بڑی اچھی بات کی انہوں نے بالکل کہ ایک منسٹر صاحب کو وہاں پر ہڑتال ہو رہی تھی یا احتجاج کر رہے

تھے، پرامن احتجاج تھاڈاکٹروں کا،ڈاکٹرز معاشرے کی ایک Cream ہوتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ہیں اور بڑی مشکل سے ڈاکٹر بنتا ہے، بذات خود منسٹر صاحب ڈاکٹر ہیں، پھر اس کے بعد یعنی آیا کونسی ایسی وجوہات پیدا ہو گئیں کہ جن کی وجہ سے ان پر لاٹھی چارج کیا گیا؟ جبکہ منسٹر صاحب کو بھی پتہ نہیں ہے اور نہ انہوں نے آرڈر کیا ہے۔ تو میں یہ کہوں گا کہ اگر نہ منسٹر صاحب کو پتہ ہے، نہ گورنمنٹ کو پتہ ہے اور ان پر لاٹھی چارج کیا گیا ہے تو اس کے خلاف انکوائری کریں گے اور ضرور اس کے خلاف انکوائری ہونی چاہیئے اور جو ڈاکٹرز گرفتار ہیں جن جن کے خلاف کیس کیا گیا ہے، ان کو بھی رہا کرنا چاہیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم یہاں پر جو بات کرتے ہیں، ایک بے بسی کا واقعی اظہار ہے، اسمبلی سیشن میں گورنمنٹ ہے اور گورنمنٹ کے لوگ ہیں، منسٹر گورنمنٹ ہے تو وہ مطلب ہے اگر ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا اور اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں تو کون لوگ حکومت چلاتے ہیں، حکومت کس کے اختیار میں ہے اور پھر کس طریقے سے یہ بے بسی نہیں تو اس کو ہم کیا کہیں؟ ادھر یہاں پر بات ہوتی ہے، اگر ایک شخص بات کرتا ہے تو اس حوالے سے جواب در جواب ہوتا ہے، جواب در جواب نہیں ہونا چاہیئے، بات سننی چاہیئے بڑے تحمل سے اور غور و خوض بھی اس پر کرنا چاہیئے پھر اس کے نتیجے میں اگر گورنمنٹ کی طرف سے Statement آتی ہے تو وہ فائنل ہونی چاہیئے، اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ جناب چیئرمین! چونکہ اس وقت جو بات ہوئی ہے، بالکل بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پرامن احتجاج ہے، اگر دو دن سے احتجاج کر رہے تھے تو مزید دو دن تحمل کا اظہار کر لیا جاتا، آج ان سے بات ہو سکتی تھی، اسمبلی میں آج آتے تو کوئی قیامت تو نہ ٹوٹ جاتی، یہاں آتے ہم عوام کے نمائندہ ہیں، ہمارے لوگ ہیں، اسی صوبے سے متعلق ہیں، اس ملک سے تعلق رکھتے ہوں گے، ڈاکٹرز پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ ہیں تو یہاں پر ہم سب کا تعلق ہے، ہم ان کے نمائندے ہیں، اپنے اپنے حلقوں سے ہم نمائندے ہیں عوام کے، جس شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں تو ان کی ہم نمائندگی کرتے ہیں، ہم ان سے بات کرتے، حکومت کے لوگوں سے بات کرتے تو کوئی ایسا مسئلہ تو میرا خیال ہے نہیں پیش آتا کہ ان پر لاٹھی چارج کیا جاتا، زخمی کیا جاتا، ان کے خلاف کیس کئے جاتے، تو اسی طریقے سے میں تو یہی کہوں گا کہ یہ کسی نے بھی کیا ہے تو اس کے خلاف انکوائری ہونی چاہیئے، ایک ہاؤس کی کمیٹی بنانی چاہیئے جناب چیئرمین تاکہ اس طرح کے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔ دیکھیں جی، مارشل لاء میں بھی اس طریقے سے نہیں ہوا، یہاں مارشل لاء بھی گزرا ہے، ابھی تو Elected government کہتی ہے گو کہ بذات خود ان کا طریقہ کار نظر آ رہا ہے کہ یہ Elected نہیں Selected

ہی ہے کیونکہ اگر ان کو اختیارات ہی نہیں ہیں تو پھر کس کے پاس اختیارات ہیں؟ تو اس کی باقاعدہ انکوائری ہونی چاہیئے اور ان لوگوں کے خلاف اگر کسی نے شرارت بھی کی ہے، بالکل مجھے منسٹر صاحب کی اس پر کوئی شک نہیں ہے کہ پبلک انٹرسٹ میں وہ Devolve بھی کر رہے ہیں، اختیارات Devolve کر رہے ہیں، سسٹم کو بہتر بنا رہے ہیں لیکن اس کے راستے میں کوئی لوگ جو رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں تو ان کو بھی بے نقاب کرنا چاہیئے، ان کی نشاندہی ہونی چاہیئے، یہ اسمبلی میں یہاں پر جتنے لوگ بھی بیٹھے ہیں، بڑی اچھی بات ہوتی کہ پالیسی یہاں ڈسکس ہوتی، کوئی بھی پالیسی آتی اور بڑی مطلب اس حوالے سے Input آتی، پبلک کی طرف سے آتی، عوامی نمائندوں کی طرف سے آتی، میڈیا کی طرف سے آتی تو اس کے نتیجے میں ایک لائحہ عمل تیار ہوتا، بہتری کے لئے تو اور زیادہ مؤثر بھی ہوتا، تاہم میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس طرح ایک عوامی نمائندے جب In session میں اور Elected government، جمہوری حکومت میں کسی پر بھی بے جا طور لاٹھی چارج کرنا، زخمی کرنا، گولی چلانا، آنسو گیس چلانا بہت بڑی زیادتی ہے، اس کی ہم مذمت کرتے ہیں، ساری اپوزیشن مذمت کرتی ہے اور میرا خیال ہے کہ حکومت کے لوگ بھی ہوں گے، وہ بھی مذمت کرتے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب نے کہا کہ میں نے کوئی آرڈر نہیں کیا تو اس کے خلاف ضرور انکوائری ہونی چاہیئے اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں بھی پیش ہونی چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: محترم جناب لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، ظاہر ہے آپ نے بھی بات کی، ہمارے اپوزیشن کے تمام جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز تھے، انہوں نے اس مسئلے کے حوالے سے بات کی اور واقعی ایک انتہائی زیادتی ہوئی ہے جس کی ہم بھرپور طور پہ مذمت کرتے ہیں اور حکومتی منسٹر صاحب صرف اس بات پہ جان نہیں چھڑا سکتے کہ وہ کہیں کہ میں نہیں چاہتا تھا اور میں نے نہیں کیا، میرے علم میں نہیں اور اگر ہوا ہے تو زیادتی ہوئی ہے، اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے، حکومت کی طرف سے ہی کسی نے آرڈرز دیئے تو لاٹھی چارج اور آنسو گیس ہوئی نا اور ڈاکٹروں کو مارا گیا تو یہ تو انتہائی زیادتی ہے، وہ چاہیئے یہ کہ حکومت اس چیز کو Own کرتی کہ یہ لاٹھی چارج ہوا ہے اور یہ جو ڈاکٹروں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، یہ حکومت کی ہی ایماء پہ ہوئی ہے تو ان کو چاہیئے کہ ان کے مسائل اگر وہ وہاں پہ حل نہیں کر سکتے اور جتنی بھی باتیں اپوزیشن کی طرف سے آئی ہیں تو یہ اپنی ناکامی کا اعتراف کرے کہ ہم ہر شعبے میں ناکامی کی طرف جا رہے ہیں اور یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، آپ پورے اس دورانیے کو اٹھالیں، آپ

اپنی مرکزی حکومت اور اپنی صوبائی حکومت کے اقدامات کو اٹھائیں تو یہاں پر تو نااہلی کی انتہا ہے جناب سپیکر! اور ان ساری نااہلیوں کی وجہ سے آج یہ حالات یہاں تک پہنچے ہیں اور ہم زبردستی جیسے بابک صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ اس صوبے میں 05 اگست کو مارشل کے آرڈرز کا نفاذ ہو چکا ہے جناب سپیکر! اور یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے، کسی کے ساتھ کچھ بھی کیا جا سکتا ہے اور جو عام بندوں کے پاس حق ہے عدالت میں جانے کا اور اپنی گواہی کا اور اپنا بنیادی حق ہے ہر انسان کا، وہ حق بھی اس حکومت نے سلب کر دیا ہے، تو آپ ذرا اس قانون کو بھی دیکھیں جس کے تھرو آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں، کسی کے ساتھ بھی کچھ زیادتی کریں، ایک کالا قانون آپ نے آرڈیننس کے تھرو پاس کر دیا ہے تو پورے صوبے میں کسی کے ساتھ بھی کوئی زیادتی ہو تو اس کا کوئی جواب کسی نے بھی نہیں دینا۔ تو جناب سپیکر! میں اس مسئلے کی طرف آتا ہوں کہ میں نے پچھلی دفعہ، دو تین دفعہ اس کا ذکر کیا ہے کہ جب بھی کوئی بل پاس ہوتا ہے تو یہ بارہا کہا کہ جب آپ بل پاس کرتے ہیں تو ممبران میں سے، ان کی حکومت کے ممبران میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہونے جا رہا ہے اور اس کے صوبے پہ اثرات کیا پڑیں گے، ادارے پہ اثرات کیا پڑیں گے؟ میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں کہ کوئی بل پر بات کرے تو کم از کم پہلے کمیٹی میں جانا چاہیئے تاکہ کمیٹی بھرپور انداز میں اس پہ بحث کرے اور اس کے سارے نکات کو چیک کرے، تمام ممبران کو اس کے متعلق معلومات ہوں کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں، ہم صوبے کے عوام کو فائدہ دے رہے ہیں یا اس کا نقصان کر رہے ہیں یا اس ادارے کا نقصان کر رہے ہیں یا فائدہ کر رہے ہیں؟ تو وہ ساری چیزیں سامنے آتیں اور پھر ہم اسمبلی میں اس بل کو لاتے اور اکثریت ویسے بھی آپ کے پاس ہے، تو مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اس پر Detailed بحث ہوتی، اس کے نققانات کو حکومت کے سامنے لایا جاتا، اپوزیشن کا مقصد یہی ہے کہ ان نقصانات کا قوم پہ اثرات کیا پڑیں گے، فائدہ زیادہ ہو گا یا نقصان زیادہ ہو گا؟ تو یہ ساری چیزیں اگر کمیٹی میں ڈسکس ہوتیں تو تمام پارٹیوں کو بھی پتہ ہوتا، ممبران کو بھی پتہ ہوتا۔ یہاں تو مسئلہ یہ ہے کہ بل لاتے ہیں، شام کو اسمبلی کے تمام ممبران کو اطلاع کی جاتی ہے کہ کل اسمبلی بلائی جاتی ہے اور اس میں بل پاس کئے جاتے ہیں تو یہ تو کوئی جمہوری طریقہ نہیں ہے، یہ ایک سنجیدہ فورم ہے، اس سنجیدہ فورم پر سنجیدگی سے ہمیں لیجسلیشن کرنی چاہیئے، ہمیں کوئی سینچری تو پوری نہیں کرنی کہ ہم نے لیجسلیشن کی اور کریڈٹ دینا ہے اس اسمبلی کو، ہمیں تو وہ لیجسلیشن کام آئے گی نا جو عوام کے فائدے میں ہو گی، اگر ہم عوام کے نقصان کے لئے لیجسلیشن کرتے ہیں، کسی کو معلوم نہ ہو اور لاعلمی میں ہم ایسے ایسے قانون پاس کرتے رہے کہ جس پر کوئی بحث نہ ہو سکے، جس پہ

بات نہ ہو سکے تو پھر ہم یہاں پر کس لئے بیٹھے ہیں، یہ صوبائی اسمبلی اگر دو ڈھائی کروڑ لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے؟ تو مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اس میں ایک سنجیدگی ہونی چاہیئے، بل پاس کرنے میں سنجیدگی ہونی چاہیئے۔یہاں تو زبردستی ہے، اکثریت ہے تو ہم جس طریقے سے اس کو پاس کرنا چاہیں ہم اس کو پاس کر دیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے اور ڈاکٹروں کے ساتھ بات ہونی چاہیئے، اگر ان کا احتجاج ہے، آخر ان کا نقطہ نظر ہوگا، اگر یہ بل کمیٹی میں ہوتا تو شاید ہم ان کے ڈاکٹرز کو کسی کو بلاتے، ان سے بات کرتے کہ آپ بات کریں اور آپ کو اعتراض کیا ہے ہماری اس قانون سازی پر، تو وہ کوئی بات سامنے لاتے، اس پر اپوزیشن والے کوئی بات کرتے، اکثریت سے تو آپ اب بھی بات کر رہے ہیں اور بعد میں بھی بات کر سکتے تھے لیکن اس کا سارا جائزہ لیا جاتا اور ہر شق کا جائزہ لیا جاتا تو یہ سب سے بہتر ہوتا۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شکریہ جناب لطف الرحمان صاحب۔آنریبل ممبر صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب!اس کے بعد آپ کا نمبر ہے۔بلاول آفریدی صاحب!

<u>Mr. Bilawal Afridi</u>: Thank you honourable Speaker! Firstly, we condemn the action which is taken by police against doctors,

یہاں پہ کچھ ڈاکٹرز صاحبان بھی موجود ہیں، منسٹرز صاحبان بھی موجود ہیں، ان سے بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ آپ فوراً جو ڈاکٹرز انہوں نے پکڑے ہیں Kindly ان کو ریلیز کیا جائے، اس کے بعد آپ ان کے ساتھ مل جل کر بیٹھ کر فیصلہ کریں اور ایسا Solution نکالیں جس سے اس علاقے کا، اس شہر کا، اس پراونس کا فائدہ ہو۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اگر یہ مل جل کر اور بات چیت کر کے فیصلہ کرے تو اچھی بات ہوگی۔ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Chairman</u>: Honourable Member, the last one on this topic. Sahibzada Sanaullah Sahib.

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! په ډاکټرانو باندې خبره روانه ده چې ډاکټران صاحبان وهلې شوی دی او هغوی احتجاج کوی، په څه خبره ئې کوی؟ بحیثیت د مسلمان او بحیثیت د دې صوبې د اوسیدونکی مونږه خو که یو طرف ته د ډاکټر خبره کوؤ، بل طرف ته به مونږه د عوامو د مفاد هم خبره کوؤ، دیکښې څه شک نشته زما په ضلع کښې درې دیرش بی ایچ یوز، 33 بی ایچ یوز دی، په یو کښې ډاکټر نشته، مونږه هره ورځ په

اسمبلۍ کښې پاڅو او د منسټر په ګریوان کښې مو لاس وی او چغې ورته وهو چې مونږ له ډاکټران راکړه او بل طرف ته چې لړ، پرېږدئ دا خلق چې قانون سازی کوی چې څنګه ئې خوښه وی هسې هم میجارټی ده اود کړی، اود کړی خو مونږ ته د هسپتالونه ټهیک کړی، (تالیاں) دا ټول ممبران صاحبان ناست دی، سحر زه په شپږ بجې هسپتال ته ځم، زه د شپې، (مداخلت) دا زما ذاتی رائې ده (تالیاں) خو بحیثیت د ممبر زه دا خبره کوم-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ڈاکٹرز کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا د پیپلز پارټۍ رائې نه، دا زما ذاتی رائې ده۔

جناب مسند نشین: نګهت بی بی! تاسو کښېنئ هغه ته خپله موقع ورکړئ چې هغه خبرې اوکړی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره کوم-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: صاحبزاده صاحب! تاسو خبرې کوئ، نګهت بی بی! ته کښېنه-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: نګهت بی بی! ته کښېنه۔ صاحبزاده صاحب! تاسو خبره کوئ، صاحبزاده صاحب! خبره جاری ساتئ-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: نګهت بی بی! تاسو کښېنئ۔ صاحبزاده صاحب! تاسو خبره جاری ساتئ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ګورئ د جزا او د سزا نظام پکار دے-----

(مداخلت)

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه عوامی نمائنده یم-----

(مداخلت)

صاحبزادہ ثناء اللہ: ما وئیلی دی دا زما ذاتی رائې ده، خبره دا ده چې په کوم وطن کښې او په کومه محکمه کښې او په کوم ډیپارټمنټ کښې د جزا او د سزا نظام نه وی، څنګه به جوړیږی؟ ته لاړ شه د عوامو حالت اووینه، ډاکټران صاحبان، زه په معذرت سره وایم تعلیم یافته خلق دے، پوهه خلق دے، تکړه خلق دے خو فرض کړه زما د ضلعې نه یو ډاکټر زما په ډومیسائل ئې اخستے دے او هغه دلته ډاکټر شوے وی نو د هغه ولې دا حق دے چې هغه په پیښور کښې وی او هغه به دیر ته نه ځی؟ (تالیاں) زه به د کوم ځائې نه هغه راولم، زه دا خبره څکه کوم، ما ته دا حق حاصل دے چې زه د خپل آراء اظهار اوکړم۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کله چې نګهت بی بی! تا تقریر کولو، ګوره هغه Interference نه دے کړے، تاسو خاموش شئ جی خاموش۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: نګهت! ته سپیکره نه ئې، دا زما ذاتی رائې ده، پاکستان پیپلز پارټی د عوامو خبره کوی، د ذاتی مفادو خبره نه کوی۔

جناب مسند نشین: صاحبزاده صاحب! ته خپله خبره جاری ساته۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! مونږه وایو چې کوم ډاکټران ګرفتار شوی دی بالکل د رها کړی، دا جمهوری حکومت دے، دا به رها کوی، څه پهانسی کوی ئې نه خو زه د هغې مذمت کومه۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا وایم چې عوامو ته ریلیف پکار دے غریبانانو ته، یره دا ټول ممبران صاحبان چې دلته ناست دی، د هر چا دا وس کیږی چې هغه آر ایم آئی ته لاړ شی، هغه شفاء انټرنیشنل ته لاړ شی او هغه پرائیویټ هسپتالونو ته لاړ شی خو د هغه غریب تپوس به څوک کوی چې هغه هسپتال ته راشی، د هغه سره د دوائی پیسې نه وی؟ جناب سپیکر صاحب! زه هسپتال ته ځم، د ټولو نه زیات ځم، والله چې زه دا وایم زه د شپې په یوه بجه او په دوه بجې د ډي ایل آر ایچ د ایمرجنسی نه راځم، ته لاړ شه د ډاکټرانو صاحبانو رویه اووینه، دا څنګه خبره تاسو کوئ جی، هغه بله ورځ ما سره دا دے موجود دے، یو ډاکټر پسې زه هسپتال ته وراغلم چې یو Patient وو چې هغه مړ کیدو او هغه په بد حالت باندې وو جناب سپیکر صاحب! هغه په ډاکټر روم کښې سیګریټ لګولې وو، ما سره ئې تصویر موجود دے، ما هشام

خان ته هغه بله ورځ ښود لې دے۔ جناب سپیکر صاحب! که مونږه د عوامو د دغه د پاره راغلی یو، ټهیک ده سیاست او اختلاف به یو بل سره کوؤ خو د ملک مفاد به او د خپلو عوامو مفاد به د ټولو نه مخکښې کوؤ، ډیره مهربانی شکریه۔

(تالیاں)

Mr. Chairman: Minister for Health, Mr. Hisham Khan, to responsd.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): ډیره مهربانی جی، چونکه دا ټولو زما مشرانو خبرې اوکړې، زما جواب خو آخر کښې ثناء اللہ خان ورکړو خو بیا به هم زه یو څو خبرې اوکړمه، Individual ته به زه یو څو قصې اوکړمه، اول خو ثناء اللہ خان! چې دا څنګه خبرې تاسو نن اوکړې، که داسې مونږه ټولو دې ایوان کښې کولې نو دا پاکستان به بالکل سم شی، (تالیاں) چې د عوامو د حق خبره کوؤ او سیاست شا ته پریږدو نو بالکل پاکستان به هم صحیح شی، هسپتالونه به هم صحیح شی او دا صوبه به صحیح شی۔ شیر اعظم خان زما مشر دے، هغوی جی یوه خبره اوکړه چې دا غریبان د حق د پاره وتلی دی، نو اوله خبره زه دا کومه چې ما سره شپږ زره او شپږ سوه ډاکټران دی تقریباً، په هغې کښې ټولو احتجاج نه دے کړې، ما سره تقریباً اوولس زره پیرامیډیکس دی، هغې کښې ټولو احتجاج نه دے کړې، هسپتالونه ځائې په ځائې بیا هم روان دی چې هغه کوم خلق ئې چلوی لګیا دی هغوی ته زه سلوټ پیش کومه، هغوی سره زما هر قسم Backup شته دے، زه د هغوی قدر هم کوم، عزت ئې هم کومه، زه صرف خبره د سلو پینځه سوؤ ډاکټرانو خبره کومه چې څنګه عنایت اللہ صاحب نن اووئیل چې تا وئیل چې مافیا ده، نو د هغې باره کښې به زه دا درته اووایمه، د هغې باره کښې به زه دا او وایم چې نن دې ټول سیشن کښې دا ویډیو ټیپ اوګورئ ما د مافیا لفظ نه اخستے خو خبره دوئ خپله اوکړه مافیا خو شته، مافیا هرې پارټی کښې ده، مافیا هر انسټی ټیوشن کښې ده، مافیا هر ډیپارټمنټ کښې ده، څه خلق خپل Vested interest د عوامو خیر نه غواړی، هغې ته مافیا وائی هغه شته دے، دا نن چې کومه ټوله دلته کښې ولاړه ده او چې دا بد ورسره اوشو، بالکل دې ته تاسو د مافیا نوم ورکولې شئی۔ شیر اعظم خان! تاسو خبره اوکړه چې دوئ خپل حقوق د پاره لګیا دی، ما له ئې درې حقونه اوښایئی چې دوئ د هغې د پاره لګیا

دی، زه لر شومه دوئ بر شو، منسټری مې درپربښوده، ځان ته بل منسټر پیدا کړئ، ما ته درې حقونه اوس اوښایئ چې یا د ده تنخواه کټ شوې ده
(تالیاں) یا د ده تنخواه کمه شوې ده یا د ده سره څه نور داسې Incentive وو یا د ده پنشن ختم شوے دے ؟ سول سرونټس کښې د ټولو نه زیات تنخواه د دوئې ده، (تالیاں) دوه دوه نیم لاکهه روپئ تنخواه ئې ده او دا دې پی ټی آئی حکومت ورکړې ده نو که دے دا وائی چې زه لکی مروت ته نه ځمه، لا زه کوهستان ته نه ځمه، لا زه دیر ته نه ځمه نو دا خو ډیر زیاتے دے، دا سوچ خو به دوئ نه کوی چې 2050 نه پس به د ډاکټرانو څه کیږی، دا سوچ خو تاسو او مونږه کوؤ چې 2050 نه پس د خلقو د خوراک به څه کیږی، د اوبو به ئې څه کیږی، د علاج به ئې څه کیږی؟ دا خو زمونږه کار دے، دے خو به خپل شے ښائی چې بهائی ما ته یا کور نه ملاویږی نو زه احتجاج کومه، ما ته یا تنخواه نه ملاویږی زه احتجاج کومه، زما پنشن ئې ختم کړو زه احتجاج کومه، نو که درې حقونه مو راته نن اوښودل نو زه به خلاص شمه او تاسو به هم خلاص شئ، زه به لاړ شمه کور کښې به کښېنمه۔ د هغې نه پس عنایت الله خان اووئیل چې پرائیوټائزیشن، There are three modes of any health facility or any business that take place, one is totally public sector, one is totally private sector and the third one is public private partnership, but That is تاسو اوګورئ نو Definition که even public private partnership also not considered as private, it is considered as public، د پرائیوټائزیشن عنایت الله صاحب اووئیل چې دا Slippery mode روان دے پرائیوټائزیشن طرف ته، دا قصه بالکل غلطه ده، Privatization means چې تاسو کله د ګورنمنټ اداره، د ګورنمنټ انفراسټرکچر، د ګورنمنټ Equipments، د ګورنمنټ مشینری تاسو آکشن کړئ، پرائیویټ پارټی راشی Bid واچوی، هغه واخلی او د هغې نه پس پرې کاروبار کوی، هغه پیسې ټولې ځی د هغه پرائیویټ پارټی جیب ته، دې ته پرائیوټائزیشن وائی، دا نه دې ایکټ کښې ده او که وه پکښې نو زه به استعفیٰ ورکومه دا ما وئیلی وو، (تالیاں) تاسو دا خبره اوکړه زما مشر لطف الرحمان صاحب چې چا نه چا خو به آرډر

ورکړے وی کنه؟ نو زه دا یوه خبره کومه، د هرې ادارې د هر سړی خپل یو کار دے، د پولیس دا کار دے چې کله د لاء اینډ آرډر سیچوئیشن راځی، Even زه As Minister او Eeven as MPAs که مونږه لاء اینډ آرډر خپل لاس کښې اخلو نو پولیس ته د چا د آرډر ضرورت نشته، هغوی به ایکشن اخلی۔ یو کور به د شپے ماتیږی نو ما نه به پولیس تپوس کوی چې جی زه ورشم که ورنشم، یو سړے به قتل کیږی نو ما نه به پولیس تپوس کوی چې زه ورشم که ورنشم، دا څه خبره ده؟ مونږه خو د دې نه نه یو خبر زه خو ئې مذمت خپله کومه چې وهل نه دی پکار، غلطه خبره هم نه ده پکار، کنځل هم نه دی پکار، سپیره هم نه دی ورکول پکار خو دا خو مونږ ته نه ده پته چې نن دا پولیس د څه وجې نه په دوئ لاټهی چارج اوکړو، نو خبره دا ده چې انکوائری به کیږدو خو انکوائری به بیا په دې هم کیږدو چې دا کوم Protesters نن وو، د هغوی به هم انکوائری کیږی او که انکوائری کښې غلطی د دوئ وه نو Then we will remove them from service، دا به هم گورو۔ (تالیاں) زه به جی دا خبره درته اوکړمه آخر کښې چې دا شے، دا ډیبیټ به روان وی خو څه شیان داسې دی چې په هغې کښې پکار ده چې مونږه سیاست نه کوؤ، که په هغې باندې زه الیکشن گټم او که په هغې باندې زه الیکشن هارومه، پکار ده چې په هغې باندې مونږه سیاست نه کوؤ ځکه چې هیڅوک د تپوس نه وی، ما نه به هم نه وی، تاسو نه به هم نه وی خو خدائے شته چې نن زما د وجې نه د چا ماشوم مړ شی، د چا ښځه مړه شی، د چا ورور مړ شی، د چا مور مړه شی، زه خو دا گنړم چې هغه زور به ما نه په دې دنیا هم اوځی، په آخرت خو بالکل اوځی، We are dealing with human lives، نن I tell you چې دا خبره ما مخکښې هم اوکړه چې نن د دې Protest له وجې نه، I am hundred percent sure چې Many people, many people would have died، ډیر خلق به نن د دې نه صرف مړه شوی وی چې دوئ Facilities کښې ډاکټرز او پیرامیډیکس نه وو، د هغې د تپوس څوک نشته، نو چې نن مونږه سټرگې پټې کړو او صرف دې ته وایو چې سبا به دا ډاکټر ما له ووټ راکوی نو دا خو ما کښې بالکل، ما ته پکار نه دی چې زه دې اسمبلئ کښې دلته راځم او کښینم چې زما دا سوچ وی۔ (تالیاں) آخرینے یو دا

پوائنټ هغه کومه چې یوه دا خبره راغلې ده چې، یوه خبره راغلې ده، زه دا اووایمه چې نن سبا ئې مونږه ډیره اؤرو، یو د نجکارئ قصه ده او بله وائی چې د غریبانو د پاره ریټس ډیر زیات شو د علاج، نو یو شے به تاسو او مونږه تسلیموؤ، مونږه یو غریب ملک یو، زمونږه دومره Capacity نشته چې مونږه هر چا ته فری علاج ورکړو، فری دوایانې ورکړو، فری ډاکټران ورته میسر کړو، ښه ډیر میسر کړو، اے سیز لګیدلی وی هاسپټلز کښې، نو چرته نه چرته به مونږه پبلک پرائیویټ پارټنر شپ هم راولو، چرته نه چرته به مونږه ریټس هم زیاتوؤ خو د هغې د پاره مونږه یو بل قدم هم اخستے دے هغه څوک نه ښائی، په هغې باندې هیڅوک نه غږیږی، امریکه او یورپ کښې ډیر ښه هیلتھ کیئر سسټم دے خو It is not all insurance based، زه چې نن امریکه کښې هسپتال ته ځم، علاج مې کوی خو پیسې هم رانه اخلی، پاکستان واحد ملک شو او دا کریډټ زه پی ټی آئی ته ورکومه چې مونږه Policy decision اوکړو چې Hundred percent of the population will be covered، دوئ ته به فری علاج ملاویږی، نو که ریټ زیات شی او ډاکټر ترې هم پیسې وړی، لیبارټری والا د هم وړی، مریض ته به علاج مفت وی، نو په دې هم لږ سوچ کوئ چې کله دا صحت انصاف کارډ دې کال کښې Hundred percent coverage مونږه خلقو له ورکړو نو که ریټ لږ زیات هم شی، علاج به بیا هم مفت وی، نو بس دا خبرې دی جی، دا قصی دی، نور تاسو خپله سوچ ورته اوکړئ، سړی ته خپله زړه کښې پته وی چې دا خبرې ما اوکړې، دا ما صحیح اوکړی، که غلطې مې اوکړی؟ خپله به جواب درکړئ خپل ضمیر۔

Mr. Chairman: Agenda point No. 15, ''Discussion on Low Electricity Voltage, Loadshedding of Electricity and Gas and Net Hydel Profit'': Janab Akram Durani Sahib!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ آج یہاں پر اپوزیشن کے ایجنڈے میں "کم وولٹیج، بجلی گیس کی ناروا لوڈشیڈنگ اور بجلی کے خالص منافع پر بحث" ہے۔ سب سے پہلے میں تھوڑا سا وقت لوں گا بجلی کے خالص منافع پہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سرا یو ضروری لږ اعلان دے که هغه اوکړمه نو۔

قائد حزب اختلاف: جی بالکل۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب مسند نشین: ایک اعلان: جن معزز ممبران اسمبلی نے اپنے انکم ٹیکس گوشوارے ابھی تک جمع نہیں کرائے ہیں، ان کی سہولت کے لئے اسمبلی سیکرٹریٹ میں Income Tax Facilitation Centre قائم کیا گیا ہے، مذکورہ ممبران اسمبلی صاحبان اپنے انکم ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کے لئے مذکورہ سنٹر سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

بجلی و گیس کی کم وولٹیج و ناروا لوڈ شیڈنگ اور بجلی کے خالص منافع پر بحث

جناب مسند نشین: جناب اکرم درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! چونکہ بجلی کے خالص منافع کی اس صوبے کے لئے بڑی اہمیت ہے اور ہمارا ایک آئینی حق بھی ہے کہ اس صوبے میں اگر وفاقی حکومت انصاف سے کام لے اور جتنے بھی وہاں پر ہمارے بقایاجات ہیں بجلی کے منافع کے، ہم نے کوشش کی تھی اپنی حکومت میں، ایک دفعہ ثالثی کی اور اس سے 110 بلین ہمیں ملے اور وہ جو چھ بلین پہ Capped تھا، وہ بھی سالانہ اس میں اور اضافہ ہوا لیکن چونکہ یہاں پر اس صوبے کی موجودہ کی بھی اور اپوزیشن کی بھی پچھلے پانچ سالوں میں بھی یہاں سے ایک کمیشن بنا تھا اور وہ وہاں پر وفاقی حکومت سے ملے تھے، خواجہ آصف صاحب منسٹر تھے، وزیر تھے اور جو بھی اس صوبے کی ڈیمانڈ تھی، اسی طرح اس کو ریلیز بھی کیا ہے، اس بار ہمیں زیادہ امید تھی کہ چونکہ یہاں پر بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے اور فیڈرل گورنمنٹ میں بھی ہے اور یہاں پر حمایت اللہ خان صاحب کو انرجی کے کمیشن کا چیئرمین بھی کیا کہ آپ پورا ڈیٹا لے لیں اور پھر وفاقی حکومت کو بھیج دیں اور پھر سپیکر کی زیر صدارت یہاں پر اپوزیشن اور گورنمنٹ میں بھی مکمل یکسوئی کے ساتھ اس میٹنگ میں اپنی اپنی معلومات شیئر کیں اور اس صوبائی اسمبلی سے متفقہ طور پہ ایک قرارداد بھی پاس ہوئی بجلی کے خالص منافع پہ، تقریباً مہینہ دو ہو گئے ہیں، ابھی افسوسناک بات یہ ہے کہ یہاں پر اس صوبائی گورنمنٹ نے جو کمیشن بنایا ہے اس نے بڑا کام بھی کیا ہے، ابھی جب عمران خان آئے تھے طورخم تو وہاں پر صحافیوں نے ان سے سوال کیا کہ اس صوبے کا جو آئینی حق ہے بجلی منافع کا اے جی این قاضی فارمولے پہ، آپ اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟ تو اس نے صاف انکار کیا اور کہا کہ ہم ابھی دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اور عجیب سی ایک اور بات بھی کی اور وہ بات یہ تھی کہ ہم جب بجلی کے نرخ بڑھائیں گے تو تب ہم صوبے کو اس کا حق دیں گے،

ابھی جب بجلی کے بل آپ بڑھائیں گے تو پھر تو ہم پہ بھی اس کا بوجھ آئے گا تو پھر ہم سے وصول کر کے دوبارہ ہمیں دیں گے، یہ منطق آج تک میں اس پہ سوچ رہا ہوں لیکن اس کی جو بات تھی وہاں پر، وہ میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ عمران خان جب پورے ملک پہ بجلی کے بل اور بھی بڑھائیں گے، ابھی یہاں پر جتنے بھی ممبرز بیٹھے ہیں، میرے خیال میں کسی کے گھر کا کبھی بیس ہزار، تیس ہزار، پچاس ہزار، ساٹھ ہزار سے ستر ہزار تک بلکہ میں نے خود اپنا بل کل، نہ پرسوں تین دن ہوئے ایک لاکھ پانچ ہزار جمع کیا ہے، ایک لاکھ پانچ ہزار میں نے خود جمع کیا ہے، ابھی جی بل تو ہم اتنا دے رہے ہیں اور اب بل کو جب دیکھیں گے تو اس میں سرچارج، اضافی سرچارج اور یہ جب ہم اکٹھا کریں گے، وہ بل کے علاوہ جو آتے ہیں، وہ بھی ہم دیتے ہیں لیکن ابھی وہ منافع جو اس صوبے کا حق ہے، وہ بھی ہمیں نہیں مل رہا ہے اور مشروط کیا کہ جب ہم قوم پہ مزید بجلی کے بلوں میں اضافہ کریں گے تو تب ہم سوچیں گے لیکن ابھی ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں، یہ تو میرے خیال میں ہمارا جو آئینی حق ہے، اس سے بھی انحراف ہے اور وزیراعظم کس طرح یہ بات کر سکتا ہے کہ میں اس صوبے کو اپنا آئینی حق جو اے جی این قاضی فارمولے پہ ہے، وہ میں نہیں دے رہا ہوں، اس پہ گورنمنٹ ہمیں بتادے کہ اس نے کس نوعیت کی اور کس طریقے سے یہ بات کی؟ دوسری بات ہے کم وولٹیج کی، ہمارے پورے صوبے کے غریب عوام ہیں جی، کبھی بجلی اتنی زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی اتنی کم ہو جاتی ہے کہ وہاں پہ روزانہ فریج، ائرکنڈیشنز جو کپڑے دھونے کی مشینیں ہیں یا گھر میں جو بھی 'اوون' ہے، جو بھی ضرورت کی چیز ہے، وہ ہر ایک گھر میں مہینے دو مہینے میں کچھ سامان جل جاتا ہے اور وہاں پر اگر بجلی دیہات میں آ بھی جاتی ہے لیکن وولٹیج اتنی کم ہوتی ہے کہ بالکل وہاں پر نہ ٹیوب ویل چلتا ہے، لوگوں کو مسجدوں میں وضو کے لئے بھی پانی نہیں مل رہا ہے، میرے خیال میں ثناء اللہ خان صاحب ذرا اپنی بات مکمل کریں، حکومت سے تو اچھی داد لے لی، میں بھی دے دوں گا، تو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سر! اچھی باتیں Appreciate کرنی چاہیئے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> نہ تو ابھی آپ جب بجلی وہاں پر دیتے ہیں، وہ بھی تقریباً پورے دن میں، میں اپنے ضلع کی بات کروں تو چار گھنٹے کی یا پانچ گھنٹے کی یا چھ گھنٹے کی بجلی ہوتی ہے، اس کے علاوہ چوبیس گھنٹے میں بجلی نہیں ہے اور اس طرح پورے صوبے کا حال ہے، تو نہ ہمیں بجلی مل رہی ہے، وولٹیج بھی کم ہے اور دوسرا یہاں پر ہم کیس بناتے تھے ڈی او پی، ڈی ایل آر کے یہاں پر پراجیکٹس آتے تھے اور پھر ممبران اسمبلی اور ہم جاتے تھے وہاں پر ایڈیشنل ٹرانسفارمرز کے لئے اور ٹرانسفارمرز جو جل جاتے ہیں، اس کے لئے ہم

گورنمنٹ سے فنڈ لیتے تھے، ابھی ایڈیشنل ٹرانسفارمرز بھی لوگوں کو نہیں مل رہے ہیں، وہ پراجیکٹس بھی سارے بند ہیں، نئے فیڈرز بھی نہیں بن رہے ہیں، اس پہ بھی کام بند ہے اور جو ٹرانسفارمرز جل جاتے ہیں، وہ لوگ گاؤں میں چندہ کر کے خود بناتے ہیں، اس کے لئے بھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی سہولت نہیں ہے، تو ابھی بجلی کے جس طریقے سے ظالمانہ بل آرہے ہیں یقین جانیئے وہاں پر بجلی ہے بھی نہیں اور لوگ بل بھی دے رہے ہیں اور اس طرح گیس کی جو نارووالوڈشیڈنگ ہے، ہمارے صوبے میں ابھی اتنی گیس ہے کہ وہ ہماری ضرورت سے زیادہ ہے اور جب میں چیف منسٹر تھا تو اس وقت گیس ہنگو سے، کوہاٹ سے، کرک سے ایک ڈائریکٹ لائن بھی درہ آدم خیل پہ ہم نے پشاور کو دی حیات آباد تک کہ یہ باہر سے ہمیں آئے گی تو کیوں نہ ہم اپنی گیس کو خود پہلے استعمال کریں اور جب سردی آتی ہے تو کارخانے بھی بند ہوتے ہیں، گیس کی لوڈشیڈنگ ہو جاتی ہے، ابھی ہماری ضرورت سے ہمارے صوبے میں گیس زیادہ ہے لیکن ہمارے صوبے میں نہیں، وہ زیادہ باہر استعمال ہو رہی ہے اور اس پہ ہائی کورٹ کا ایک فیصلہ بھی آچکا ہے کہ سب سے پہلے اس پہ استعمال کا حق ان لوگوں کا ہے جہاں سے یہ گیس اور تیل نکل رہے ہیں، تیل بھی ابھی، پورے ملک میں چار صوبے ہیں، تین صوبوں کو ملا کر ساٹھ پرسنٹ آئل خیبر پختونخوا دے رہا ہے ساٹھ پرسنٹ، وہ ریکارڈ آپ دیکھیں، ہم دے رہے ہیں لیکن ابھی تک ریفائنری پہ کام نہیں ہو رہا ہے اور جو نوشفہ کا، کوہاٹ کا، شکردرہ کا جو آئل ہے، وہ کراچی کوٹ ادو وادھر لے جاتے ہیں اور وہاں پر صوبائی گورنمنٹ نے ایک 'ایگریمنٹ' بھی کیا ہے ایف ڈبلیو او کے ساتھ، زمین کی خریداری بھی مکمل ہوئی ہے، اس کی چار دیواری بھی مکمل ہوئی ہے لیکن ابھی تک وہاں پر مزید کام اس پہ نہیں ہو رہا ہے، تو صوبائی گورنمنٹ سے بھی پہلے بھی ہم نے یہی درخواست کی تھی کہ یہاں پر صوبے کی بھی ایک کمپنی بنی ہے آئل اینڈ گیس کے لئے، اس کا بھی ہم نے یہی پوچھا تھا کہ یہ کمپنی تو بنی ہے، اس کے پانچ سال گزر گئے دو حکومتوں کے، یہ تیسری حکومت ہے، وہاں پر اس کمپنی نے جو بھی کام کیا ہے، جو صوبے کی اپنی ہے، وہ ہمیں بتادیں کہ انہوں نے کتنی گیس کہاں پہ دریافت کی ہے، کہاں پہ Drilling کی ہے، کہاں پہ کسی کے ساتھ JV کی ہے اور پھر یہ بھی بتادیں مجھے جواب میں کہ جب سے یہ کمپنی بنی ہے آئل اینڈ گیس کی، ابھی تک اس پہ اخراجات کتنے ہوئے ہیں؟ اس پہ اخراجات تو ہیں، ابھی اس پانچ یا دس سالوں کا آپ ریکارڈ نکالیں کہ واقعی ہماری جو اپنی گیس کمپنی بن گئی ہے، وہ کاغذوں میں ہے یا فیلڈ میں بھی ہے؟ اگر انہوں نے اتنا منافع بھی کیا ہو جو اس کے اخراجات ہیں تو ہمیں پھر بھی تسلی ہے کہ کم از کم ہم جیب سے تو نہیں دے رہے ہیں مگر اگر وہ بالکل

مکمل فیل ہے اور وہ وہاں پر کام کرنے کے قابل نہیں ہے تو میرے خیال میں مزید اس پہ اخراجات جو ہیں، ابھی تو ہمارے جتنے بھی سدرن ڈسٹرکٹس ہیں خواہ وہ کوہاٹ ہے، ہنگو ہے، کرک ہے، بنوں ہے، لکی مروت ہے، ڈی آئی خان ہے، ٹانک ہے، جہاں پر بھی آپ جاتے ہیں سروے کرتے ہیں تو وہاں پر تیل کے ذخائر نکل رہے ہیں لیکن ابھی مجھے یہ بھی بتادیں کہ او جی ڈی سی ایل کے پاس کتنی Drilling کی مشینیں ہیں اور وہ کتنی Drilling پنجاب میں ہو رہی ہے، سندھ میں، بلوچستان میں ہو رہی ہے اور ہمارے ہاں کتنا کتنا کام ہو رہا ہے اور میں جب وہاں پر سٹینڈنگ کمیٹی میں تھا پٹرولیم میں، تو میں نے معلوم کیا تھا کہ پختونخوا میں جہاں پر آپ تین جگہوں کی سروے کرتے ہیں اور Drilling کرتے ہیں تو اس میں سے ایک کنواں نکلتا ہے اور پنجاب میں دس کنوؤں کا سروے اور آپ Drilling کریں گے تو اس میں سے ایک نکلتا ہے لیکن وہاں پر جو Drilling مشینیں ہیں، وہ ساری آپ دیکھیں، ہمارے خیبر پختونخوا میں صرف دو ہوں گی او جی ڈی سی ایل میں، باقی وہ پنجاب میں اور ادھر ادھر جو طاقتور علاقے ہیں ان میں کام کر رہے ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہو گی گورنمنٹ سے کہ اس کو تھوڑا سا ہائیڈل سے بھی ابھی زیادہ ہے، ابھی تقریباً 37 بلین سر، میں آج اخبار میں دیکھ رہا تھا کہ ابھی جو گیس کی پیداوار ہے، وہ تیس سے جا کر پچاس پہ پہنچی ہے تو اگر ہم اسی پہ توجہ دے دیں تو میرے خیال میں یہ صوبہ مالا مال ہو سکتا ہے لیکن ابھی اس گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ہم نے حکومت کو چلانا ہے لوگوں پہ ٹیکس لگا کر اور بجلی کے بل اتنے ہم عوام سے لے لیں کہ ہم تنخواہ ادا کریں، گیس کے بل اتنا زیادہ ہم لوگوں کو بھیجیں کہ وہ جو گورنمنٹ نہیں چل رہی، اس پہ چلا لیں اور عوام پہ اتنے ٹیکس لگا کر اتنے ٹیکس لگا کر کہ ابھی تو کوئی میرے خیال میں ٹیکس دینے کا قابل بھی نہیں ہے۔ آپ کی انڈسٹری مکمل بیٹھ گئی ہے، آپ کا وہاں حیات آباد میں جو انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، وہ مکمل ابھی حطار بھی بیٹھ رہا ہے، ملک کے جتنے بھی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں، وہ مکمل بند ہو رہے ہیں اور بڑی بڑی کمپنیاں جو یہاں پر کاریں بناتی تھیں، وہ بھی بند ہو رہی ہیں، تو پلیز گورنمنٹ تھوڑی سی عقل سے کام لے اور جو ہماری بنیادی چیزیں ہیں، ان پہ توجہ دے، ایک تو صوبے کے عوام کو گیس کی سہولت دے، ایک یہاں پر بجلی کی جو ناروا لوڈ شیڈنگ ہے، اس کا خاتمہ کیا جائے اور جو بل زیادہ آ رہے ہیں، یہ تو وزیر اعظم عمران خان نے بھی کہا تھا کہ جن پہ بھی زیادہ بل آئے ہیں ہم واپس کریں گے لیکن ابھی تک کسی کا بل وہ واپس نہیں کر رہے ہیں۔ تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور گورنمنٹ کو تھوڑا سا متوجہ کرتا ہوں اس طرف کہ وہ اس کو توجہ دے۔ دوسرا میں یہ بھی کہوں گا کہ چونکہ جس طرح ہمارے Settled areas

میں سے ابھی جو بند وبستی علاقہ ہے، جو ہمارا علاقہ غیر بن گیا،اس میں اس سے زیادہ ہیں، جتنی معدنیات ہیں وہاں پر، گیس بھی ہے، تیل بھی ہے، قیمتی پتھر بھی ہے لیکن ابھی تک وہاں پر پابندی ہے، جو بھی ہماری نئی سات ایجنسیاں اضلاع بن گئی ہیں، وہاں پر ابھی اس کے لئے کوئی پالیسی نہیں بنی ہے تو مہربانی کر کے ان کو سہولت بھی دیں اور کوئی پالیسی بھی بنادیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: آنریبل ممبر میر کلام خان، آنریبل ممبر میر کلام خان۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، کہ مجھے بھی وقت دیا گیا۔ جناب سپیکر! لوڈشیڈنگ پہ بات ہو رہی ہے، یہاں پہ تو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ اپنی بات کریں۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، بجلی کا مسئلہ تو پورے ملک کا ہی مسئلہ ہے لیکن جناب سپیکر، ہمارے علاقے میں آج بھی ایسے علاقے ہیں کہ وہاں پر بالکل بجلی کی تاریں اور کھمبے لگائے بھی نہیں گئے اس علاقے میں جناب سپیکر، ہمارا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میران شاہ میں چوبیس گھنٹوں میں بیس بائیس گھنٹے اس میں لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، بدقسمتی سے منسٹر صاحب چلے گئے ہیں جناب سپیکر، میں اس کے Notice میں یہ بات لانا چاہتا تھا کہ وہاں پر شمالی وزیرستان کا جو ڈسٹرکٹ ہیڈکواٹر ہسپتال ہے، اس کا یہ حال ہے کہ اس میں بیس بیس گھنٹوں تک لوڈشیڈنگ ہوتی ہے جناب سپیکر، اس کے علاوہ بھی ہمارے علاقے کے بہت سارے مسئلے ہیں، وہاں پر ایک بار پھر دہشتگردی کی لہر آگئی ہے، شمالی وزیرستان میں پچھلے دنوں تحصیل سپین وام کے ابا خیل علاقہ میں ایک انتہائی شرمناک اور ایک انتہائی دردناک واقعہ ہوا، اس مسئلے کے لئے ہمارا ایک منتخب نمائندہ اقبال وزیر وہاں پر گیا تھا، اس پر بھی قاتلانہ حملہ ہوا تو جناب سپیکر، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ شمالی وزیرستان میں 35 ہزار Troops وہاں پر ڈیوٹی دے رہی ہیں لیکن فروری 2018 سے لے کر آج تک 70 کے قریب Target killings ہوئی ہیں لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چلا آج دن تک کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ جناب سپیکر! دو تین اور انتہائی اہم باتیں ہیں ہمارے Ex-FATA کے حوالے سے کہ ہمارے Ex FATA کے سیکرٹریٹ کے جو ملازمین تھے، جو Contract basis پہ کام کر رہے ہیں، ان کو Permanent کیا جائے جناب سپیکر، یہ پریکٹس یہاں پر ہوئی ہے، یہ کے پی میں ہو گئے ہیں لیکن ہمارے علاقے کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے کہ پانچ ہزار کے قریب بندے اپنے اس چیز سے محروم ہیں۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارے علاقے کے سٹوڈنٹس جو انجینئرنگ اور

میڈیکل کے کوٹہ میں ان کے ساتھ بار بار وعدے ہوئے ہیں جناب سپیکر، ان کو بھی یہ کوٹہ خوامخواہ ڈبل کیا جائے۔ چونکہ جب بھی FATA merger ہو رہا تھا، اس وقت سرتاج عزیز صاحب کی سربراہی میں جو کمیٹی بنی تھی تو اس نے یہ Recommendation دی تھی کہ Ex FATA کے انجینئرنگ اور میڈیکل کی سیٹیں ڈبل ہوں گی جناب سپیکر، اس کے علاوہ یہ جو 05 اگست کو Action in aid of civil power کا آرڈیننس آپ نے صوبے پر لگا کر، یہاں پر ہم نے خدا خدا کر کے پورے فاٹا سے ایف سی آر کو ہٹایا اور آپ نے اس صوبے پر بھی ایف سی آر لگایا ہے، پہلے ہی سے یہاں پر Missing persons کا جو مسئلہ ہے، وہ انتہائی گھمبیر ہو چکا ہے جناب سپیکر، لیکن اس چیز سے تو بالکل یہاں پر ہمارے وہ بندے جو حق کی آواز اٹھاتے ہیں اور یہاں پر وہ حق کی بات کرتے ہیں تو ان سب بندوں کو Missing person بنایا جائے گا۔ تو جناب سپیکر! اس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس آرڈیننس کو واپس لیا جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

(مداخلت)

<u>جناب مسند نشین</u>: بنه جی۔ بالکل اوکړئ خو مونږ دا وئیل چې دا دغه هم بار بار راځی، تاسو ته دغه وایم نه تفصیل سره خو تاسو جی مختصر دغه اوکړه، دا یو دوه درې کسان نور هم دی نو ما وئیل که تاسو مختصر خبره اوکړئ ناوخته هم دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر! میرے خیال میں میں تو ایجنڈہ آئٹم جو ہے اس پر بات کروں گا، بجلی کی وولٹیج اور لوڈشیڈنگ کے حوالے سے۔ جناب سپیکر! دا ډیره زیاته اهمه خبره ده او زمونږ په صوبه کښې جناب سپیکر! د بجلئ چې کوم لوډ شیډنګ دے یا کم وولټیج دے، دا ډیره زیاته افسوسناکه خبره ده باوجود د دې نه چې زمونږ په صوبه کښې د اوبو نه ظاهره خبره ده دا خو په ټوله دنیا کښې مسلمه حقیقت دے چې آرزانه بجلی چې ده دا د اوبو نه پیدا کیږی او زمونږ په صوبه کښې څه د پاسه پینځ نیم زره میګاواټ بجلی جناب سپیکر! د اوبو نه پیدا کیږی او په دې ټوله صوبه کښې د ټولو نه سیوا بجلی چې ده هغه په تربیلا ډیم کښې پیدا کیږی چې څلور نیم زره میګاواټ بجلی چې ده جناب سپیکر! دا په تربیلا ډیم کښې پیدا کیږی او جناب سپیکر! د حکومت توجه به ډیره پکار څکه وی چې د تربیلا ډیم

بجلی چې ده، په یو یونټ باندې چې کم Cost دے، هغه یو روپئ او پینځه پیسې دے، یو روپئ پینځه پیسې دے۔ جناب سپیکر! زمونږ چې کوم ضرورت دے، هغه خو درې زره میګاواټه دے او مونږ ته ملاویږی کله سوله سو میګاواټ، کله ستره سو میګاواټ، کله اتهاره سو میګاواټ جناب سپیکر! او چې کوم لوډ شیډنګ دلته کیږی، دلته خو میر کلام ورور خبره اوکړه چې په هسپتال کښې بائیس ګهنټې لوډ شیډنګ کیږی۔ جناب سپیکر! که د لوډ شیډنګ خبره اوکړو نو ذهن نه منی چې د پاکستان یوه صوبه د پاکستان په توانائی سیکټر کښې دومره Contribution کوی چې پینځ نیم زره میګاواټ بجلی په سسټم کښې موجود ده نو دا د پختونخوا نه ده او دا د خیبر پختونخوا نه ده جناب سپیکر! بیا چې د بجلئ وولټیج ته اوګورو، وولټیج ته ئې اوګورو نو ډیر ځایونه داسې دی چې هلته بجلی داسې وی لکه ډیوه۔ جناب سپیکر! بیا چې د بجلئ قیمت ته اوګورو نو څنګه چې درانی صاحب خبره اوکړه چې نن د هر کور او د هر ځائې بل چې دے هغه خلق ادا کولې جناب سپیکر! نشی او دا ډیره افسوسناکه خبره ده جناب سپیکر! چې په باقی پاکستان کښې بجلی که د کوئلې نه پیدا کیږی که د نور Sources نه پیدا کیږی، دا بیا زمونږه ملک چې دے، ډیپارټمنټ چې دے، واپډا چې ده جناب سپیکر! هغه Aggregate قیمت رااوباسی او په مونږ باندې بیا په هغه قیمت باندې بجلی چې ده هغه خرڅوی، دا کوم قانون دے؟ دنیا مخکښې روانه ده، په دنیا کښې چې د دنیا په ملکونو کښې کومه صوبه، کوم Federating Unit کښې څومره قدرتی ذرائع پیدا کیږی، څومره د ذرائع آمدن وی جناب سپیکر! هغه هلته لګی۔ بجلی مونږ پیدا کوؤ، کارخانې ټولې زمونږه بندې دی، بجلی مونږه پیدا کوؤ او ټولې دنیا له مین پاور ورکوؤ، بجلی مونږ پیدا کوؤ جناب سپیکر! او Raw material د دې ځائې نه ځی، جناب سپیکر! مونږه په دې قانون پوهه نشو چې دا قانون څه قانون دے او شوکت یوسفزئی صاحب د توجه دې ته اوکړی، منسټرانو صاحبانو ته زمونږه ریکویسټ دے، دا ډیره اهمه خبره ده۔ جناب سپیکر! وزیر اعظم صاحب دلته راغے او هغه اعلان اوکړو چې د بجلئ کومه خالص منافع ده د دې صوبې، مرکزې حکومت چې دے، *(مداخلت)* نو ته ما ته ګوره کنه چې زما زړه بنه وی کنه ته هغه پله ګورې نو زما زړه نه وی

ښه کنه۔ جناب سپیکر! وزیر اعظم صاحب دلته راغے او هغه وائی چې د دې صوبې د بجلی چې کومه خالصه منافع ده، زه په دې پوزیشن کښې نه یم، دا د آئین خلاف ورزی ده، جناب سپیکر! اے جی این قاضی فارموله، دا خو این ایف سی په 1986 کښې جوړه کړې ده په 1986 کښې جناب سپیکر! بیا د هغې نه راتللی دی په 1988 کښې هغوی Approval ورکړے دے، په 1990 کښې جناب سپیکر! د مملکت پاکستان، وفاقی کابینې د هغې منظوری ورکړې ده، بیا په 1991 کښې CCI د هغې Approval ورکړے دے، جناب سپیکر! په 1997 کښې بیا د Supreme Court Judgment چې دے، هغه دلته پروت دے، بیا که مونږه اوګورو نو په دې 2018 کښې، په 2018-04-24 کښې، په 2018-09-24 کښې جناب سپیکر! د دې Approval ورکړے شوے دے او دا لازمه شوې ده چې د اے جی این قاضی فارمولې د لاندې جناب سپیکر! څومره بقایاجات د بجلئ د خالص منافعې په شکل کښې مرکز ته زمونږه کیږی، دا حکم دے چې دا د ورکړے شی۔ سپیکر صاحب! په 17-2016 کښې 128 ارب جوړیږی، په -2017 18 کښې دا 148 ارب جوړیږی، د 19-18 Calculation نه دے شوې خو چې مونږه اندازه کوؤ نو Total pendancy د خالص منافعې د بجلئ زمونږه پینځه سوه اربه روپئی جناب سپیکر! جوړیږی۔ دلته وزیر اعظم راغے، اعلان ئې اوکړو، مونږ نه د وزیر اعلیٰ بیان واؤریدو چې دا غیر آئینی خبره ده کړې ده، نه د ګورنر مونږه واؤریدو، نه مونږ د کیبنټ واؤریدو او نه مونږ په دې هاؤس کښې د منسټر نه واؤریدو؟ دا خو ښار ناپرسان نه دے جناب سپیکر! چې کوم FederatingUnit او کومه صوبه دومره لویه بجلی پیدا کوی، بیا دې حکومت کمیټی جوړه کړه، د هغې درې اجلاسونه اوشو، وزیر اعظم صاحب پخپله پینځلس ورځې په هغې کمیټئ کښې ورکړی دی چې تاسو خپل سفارشات رااولیږئ، مونږ نن د دې صوبائی حکومت نه تپوس کوؤ چې ستاسو مرکزی حکومت کښې چې کومه 'سب کمیټی' جوړه کړه، هغې ډائریکشنز ورکړل چې په پینځلس ورځو کښې تاسو خپل سفارشات چې دی، هغې ته حتمی شکل ورکړئ، نن پکار دا ده چې دا صوبائی حکومت د مرکزی وزیر نه تپوس اوکړی چې هغه سفارشات مکمل ولې نشو؟ جناب سپیکر! مونږ دا تپوس هم کوؤ چې کومه 'سب

کمیټي' جوړه شوه، CCI منظوري ورکړې ده، اے جی این قاضی فارموله دا آئینی نه وه څه؟ د هغې ټولو مرحلو ما ذکر اوکړو، بیا هغه 'سب کمیټی' لګی او بیا اے جی این قاضی فارموله یا هغه کمیټی متنازعه ګرځوی جناب سپیکر! دا خو کهلاؤ، مونږه په دې خبره پوهیږو چې کله دا حکومت راغلے دے، زه ورسره دا خبرې ځکه نتهی کوم چې کله وائی چې کراچی چې دے دا مونږ مرکز سره ملاوهو، کله وائی چې دا اتلسم ترمیم د لاندې چې صوبو ته کوم اختیار ملاؤ دے، صوبې د هغې اختیار ناجائزه استعمال کوی، په هغې کښې کرپشن دے او دلته وزیر اعظم راغے، دا خبره هغه ورځ ما دلته کړې وه چې په اسلام آباد کښې دا خبره نه کوی، د پختونخوا په خاوره باندې دا پختونخوا چې کومه آئینی حصه ده، د پختونخوا په خاوره باندې د پختونخوا د وزیر اعلیٰ او د پختونخوا د ګورنر او د پختونخوا د ممبرانو او د پختونخوا اولس ته دا خبره کوې چې زه دا نشم درکولې۔ جناب سپیکر! ما Statement اولیدلو چې وزیر اعلیٰ صاحب وائی چې زه د CCI د اجلاس نه بائیکاټ کوم، ولې؟ 'لابنګ' اوکړه، دا کار مونږ کړے دے، د سندھ وزیر اعلیٰ سره رابطه اوکړه، د پنجاب ستاسو خپل وزیر اعلیٰ دے، د بلوچستان وزیر اعلیٰ سره رابطه اوکړه، دلته خو ستاسو حکومت دے، 'لابنګ' اوکړه 'لابنګ' او دا چې زمونږه کومه آئینی برخه ده، دا خو په دې باندې نه کیږی چې ستاسو که لږ ډیر وسائل دی، په هغې باندې به اپوزیشن دې خبرې ته مجبوریږی چې مونږه به عدالت ته ځو یا دا عدالت ما له فیصله راکړی، بیا به هغه هم تاسو نه منئ۔ جناب سپیکر! دا ډیره زیاته اهمه خبره ده، ډیره زیاته اهمه خبره ده، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې دا وزیران پاڅی او مونږ ته دا خبره کوی عوامی نیشنل پارټئ ته، وائی ولې مونږ پختانه نه یو؟ دا وزیران پاڅی او په جلسو کښې دا خبره کوی، وائی په اولنی ځل باندې پختون وزیر اعظم دے، دوئ دا خبره کوی چې په اولنی ځل باندې په مرکزی کابینه کښې پښتانه وزیران دی، دوئ دا خبره کوی چې په اولنی ځل باندې د پاکستان په حکومت کښې د ټولو نه لوئې تعداد چې دے هغه د پښتنو دے نو هغه څه شو؟ دا څنګه پښتانه یئ تاسو؟ تاسو د وزیراعظم نه ګیله نشئ کولې، تاسو د خپلې صوبې د حق خبره نشئ کولې، تاسو کله کړې ده؟ پینځه سوه ارب روپئ که دوئ

ما له یکمشت نشی راکولې باوجود د دې نه چې دا خبره هغه ورځ ما اوکړه چې د دوئ پخوانې وزیر خزانه اسد عمر، دا په ریکارډ ده د پنجاب ټیکسټائل ملز ته ئې د رېې روپئ یونټ سبسډی ورکړې ده چې د هغې نه 90 ارب روپئ جوړیږی 90 ارب، د دوئ حکومت 228 ارب روپئ خپلو خلقو ته معاف کړې چې په هغې باندې پریشر راغے نو بیا ئې واپس واخستو۔ د دوئ حکومت جناب سپیکر! اے آر وائی چینل دے چې د هر چا چینل دے ، هغوی ته ئې خپل ټیکسونه معاف کړل، د دوئ سره د پنجاب د میډیا، د دوئ سره د پنجاب د سرمایه دارو او د کارخانه دارو، د دوئ سره د پی ټی آئی د انویسټرز د پاره په اربونو روپئ خو په خزانه کښې شته چې هغه ورته معاف کړی او زما آئینی حق دے ، ما له هغه نشی راکولې؟ ما له د قسط وار راکړی، نن صوبه کښې دوئ څه ته ناست دی، دوئ بدلئ رابدلئ کوی، دا څنګه چې درانی صاحب وختی سپیکر صاحب! خبره اوکړه استاذان بدلوه، پټواریان بدلوه، اسسټنټ کمشنران بدلوه، نور افسران بدلوه او خزانه خالی ده، خزانه خالی ده او یاران، زه نه پوهیږم چې لږ د خپل وضاحت اوکړی، دوئ د خپل وضاحت اوکړی چې د صوبې خزانه کنګاله کنګاله، عدالت ته تاسو نه ځئی، مرکزی حکومت ته خبره تاسو نه کوئ، پکار دا ده چې کمزوری یئی، ستاسو تیر حکومت وو، په مرکز کښې د مسلم لیګ حکومت وو، پرویز خټک صاحب جرګه جوړه کړه، مونږ ورسره لاړو مونږ، جناب سپیکر! مونږ ورسره لاړو، د مسلم لیګو حکومت وو، دلته د مسلم لیګ ممبران نشته خو که لږه وه، که ډیره وه، قسط واره ئې دې صوبې ته خپل حق ورکړو، نن د دوئ حکومت دے او دا حکومت ئې راوستے هم د دې د پاره دے ، دا ئې د دې د پاره راوستے دے چې د دې صوبې به حق تلفی کیږی، حق تلفی۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): ناوخته دے کلی ته به هم ځو۔

جناب سردار حسین: کلی ته به لاړ شې، خلقو ته به څه وائې، ته به خلقو ته څه وائې، دا تاسو به تر کومې پورې زمونږ نه تختئی، تاسو به تختئی او مونږ به مو راټینګوؤ، تاسو به تختئی او مونږ به مو راټینګوؤ، کښینئی اوس، دا ډیره سنجیده مسئله ده۔ جناب سپیکر! پکار دا ده، دا خو د پښتو وطن دے د پښتو، د مسلمانانو چې په کور کښې ځلور پینځه ورونړه هم وی، هغه ورور چې دے د

پلار نه کم از کم دا مطالبه کوی چې دا زما او زما د بچو حق دے ، تاسو به د دې صوبې خلقو ته څه وایئی، اسمبلئ ته هم تاسو نه راځئی، جرګه هم پارلیمانی نه جوړوئ، احتجاج هم نه کوئ، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تاسو ګوره مازیګر څلور بجې هم بابک صاحب څلور وزیران ناست دی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! د صوبې د بدحالئی دا حال دے چې په هر کلی کښې ټرانسفارمرې خلق په خپلو چندو جوړوی په خپلو چندو۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب مسند نشین: هغوی وائی تاسو نه زیات ناست یو۔ (قہقہہ)

جناب سردار حسین: اؤ کنه دا خو ستاسو ایجنډا نه ده کنه، دا د صوبې د بجلئ د خالص منافع یواځې زمونږه ده، دا ستاسو نه ده، دا ستاسو نه ده، دا زمونږه ده، دا هم ډیره زیاته ښه خبره ده۔ جناب سپیکر! زه دا خبره کوم چې دا ټرانسفارمرې خلق په چندو جوړوی، روډونه خلق په اپنی مدد آپ جوړوی، جناب سپیکر! خلق چندې کوی، ځان له کوځې پخوی، نو زه نه پوهیږم چې تاسو د کوم مرض دارو یئی د کوم مرض، دا خو مونږ ته لږ اووایئی، دا د کوم مرض تاسو دارو یئی؟ دا حکومت داسې وی؟ ما هغه ورځ هم دا خبره کړې وه، ما هغه ورځ هم دا خبره کړې وه چې د دې اسمبلئ تاریخ راواخله تاریخ، دومره بې خونده حکومت هډو چرته راغلے نه دے چې هغوی د خپل حق تپوس نشی کولې، بیا دومره همت پکښې نشته، دومره د فراخ دلئی مظاهره پکښې نشته او مونږ سره کښینوئ، مونږ ځان سره کښینوئ، راځئی چې جرګه جوړه کړو چې لاړ شو وزیر اعظم له که وایئی، که بل چا له وایئی چې تپوس ترې اوکړو چې یو کال اوشو یو کال، دلته افسران چې دی افسران، هغوی ته پته ده چې زمونږ د دې صوبې افسران هلته د کومو مشکلاتو سره مخ دی؟ جناب سپیکر! پکار دا ده چې دوئ واقعی ګنړی، دوئ واقعی ګنړی چې هلته د دوئ حکومت دے ، دا خو مونږ سوال نه کوؤ، دا خو مونږ خیرات نه غواړو، دا خو مونږ زکواة هم نه غواړو، دا خو زمونږه آئینی حق دے او دا خو تاسو مجرمان یئی د دې صوبې، د دې صوبې

مجرمان یئی، تاسو له ئې وزارتونه درکړی دی، په میاشت کښې پینځویشت ورځې په اسلام آباد کښې پراته یئی، په دفترو کښې نه کښینئی، *(تالیاں)* اسمبلئ ته نه راځئی، خلقو ته نشئی مخامخ کیدے او چې خلق احتجاج کوی نو په ګولو ئې اولئی، دا لا څنګه حکومت دے جناب سپیکر! ځان کښې د همت پیدا کړی همت، پکار دا ده چې دلته مخامخ دوئ ټول ناست وې، دا څومره اهمه خبره ده، څومره اهمه خبره ده، دا آئینی تقاضا ده، زه په اخره کښې ورته دا خبره کوم ان شاء الله درانی صاحب سره به هم مشوره کوؤ، دا زمونږ د صوبې آئینی حق دے، دا به په دې فورم باندې هم په مهذبه طریقه غواړو، دا به اخلو، دا به احتجاج هم کوؤ، که په هغې هم اونشوه عدالت ته به په دې خبره باندې ځو ان شاء الله، دا د دې صوبې د خلقو، جناب سپیکر! مونږ سره ظلم دے، دا خو مونږ سره ظلم دے، نن د ELR کار اوګوره بند دے، نن DOP، دا بند دی، نن زما بوسیده ټرانسمیشن لائنز د هغې Repair بند دے، نن په مرکزی بجټ کښې ما ته میګا پراجیکټس نه ملاویږی جناب سپیکر!-----

جناب مسند نشین: د ایجنډې نه جی بل خوا لاړئ۔

جناب سردار حسین: دا DOP خو واپډا ده، دا ELR خو واپډا ده-----

جناب مسند نشین: نه دا نور ترې لږ بل خوا لاړئ۔

جناب سردار حسین: دا ټرانسمیشن لائن خو واپډا ده۔ جناب سپیکر! ستاسو هم مسئله دا وی چې دا خو ما تاسو ته اووئیل چې ټوپئی د پی ټی آئی نشته چې یو یو ټوپئی مونږ دلته راؤړو او تاسو ته په سر کړو۔ جناب سپیکر! نه نه، په دې خبره بیا جنګ کوؤ، په دې خبره به بیا جنګ کوؤ-----

جناب مسند نشین: ګوره بابک صاحب! ایجنډا کښې چې کوم دے ګوره-----

جناب سردار حسین: ELR خو د سی اینډ ډبلیو نه دے، ELR خو د واپډې دے، زه خو په واپډا خبره کوم۔

جناب مسند نشین: ګوره ستاسو خو لوډ شیډنګ وو؟

جناب سردار حسین: بیا به جهګړه کوؤ سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: ELR او DOP خو دا زه هم پیژنم، داسې نه ده، زه په دې وایم چې دې ایجنډې ته راشئی نو ښه به وی او لږ به مختصر شی۔

جناب سردار حسین: نو زه خو تا ته په واپډا خبره کوم، په واپډا خبره کوم او دا خو د دوئ په حق کښې ده، دا خو د دوئ په حق کښې ده جناب سپیکر! زه چا سره جهګړه نه کومه، ته زمونږ زوړ ملګرے ئې، زه تا سره جهګړه نه کوم خو بیا هم کله نا کله که ضرورت راشی نو بیا به د رسره کوم۔ زه۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: زه د دې اسمبلئ نوے ملګرے یم هم د دوئ، دیکښې خو څه شک نشته خو اوس خو زه سپیکر یم کنه؟

جناب سردار حسین: او زمونږ مشر ئې کنه، زمونږ محترم ئې۔

جناب مسند نشین: د ټولو۔۔۔۔

جناب سردار حسین: مونږ ستا احترام لرو، زه دا ګزارش کوم سپیکر صاحب! چې دا مسئله د دوئ په سنجیدګئ سره واخلی، د دوئ نه به وزارتونه نه اخلی، دوئ له به وزارتونه نه بدلوی، تاسو د دې صوبې نمائنده حکومت یئی، که مونږه منو او که مونږه مو نه منو، که هر څنګه تاسو په دې حکومت کښې راغلی یئی، اوس تاسو د غلته ناست یئی، پکار دا ده چې د دې صوبې د حقوقو وکالت اوکړئ، په صحیح انداز ئې اوکړئ۔ جناب سپیکر! دویمه خبره دا ده، دویمه Related ده جناب سپیکر! چې دا نوی ضلعې مونږ سره Merged شوی دی، د درې پرسنټه این ایف سی وعده ستاسو وزیر اعظم هغه خیبر ته تلے وو، جلسه کښې ئې کړې ده، مهمندو ته راغلے وو، وعده ئې کړې ده، دې ټولو ایجنسو ته تلے دے، هغه این ایف سی ایوارډ تاسو ولې نه کوئ، دا خو ستاسو په اختیار کښې ده اوس۔ دویمه خبره جناب سپیکر! چې د دغې نوی ضلعو په سیټونو کښې کومه اضافه شوې ده، د قومی اسمبلئ نه متفقه بل پاس شوے دے او په سینیټ کښې تاسو اینښلولې دے، نو جناب سپیکر! ما ته پته ده، زه څکه تاسو ته مخاطب ووم چې هغوی سنجیده کیږی نه خو مونږ ضروری په ځان باندې ګڼړو، دا د دې صوبې په مونږ باندې حق دے چې د دې صوبې د اولس مسئلې په دې فورم باندې جناب

سپیکر! راپورته کړو، ستاسو ډیره زیاته مهربانی چې ما له مو دومره وخت راکړو، مهربانی۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: زه وایم چې وائنډ اپ به ئې کړو۔ جواب هم، زه وایم چې وائنډ اپ سپیچ هم، بس دوه منټه به هغه له ورکړو نو تاسو به وائنډ اپ سپیچ اوکړئ۔

جناب وقار احمد خان: دوه منټه ما له راکړئ جناب سپیکر!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): ستاسو پارلیمانی لیډر خبرې اوکړې، ما ته څه اعتراض نشته۔

جناب مسند نشین: زما درخواست دے چې لکه ټول کوئ خبرې خو خیر دے لږ ډیر پکښې ستاسو مشرانو خبرې اوکړې نو هغه خبرې بیا بیا Repeat کول غواړئ۔ زه وایم که په منډه باندې دوئ له بیا موقع ورکړو، خه وقار خان! تاسو دوه منټه کښې خبره اوکړئ۔

جناب وقار احمد خان: مهربانی جی، شکریه جناب سپیکر صاحب! مشرانو تفصیلی خبرې اوکړې، زه ستاسو په توسط ګورنمنټ ته دا خواست کوم جی تاریخی موقع ده، په صوبه کښې د پی ټی آئی حکومت دے او په مرکز کښې هم حکومت دے او داسې حکومتونه به شاید چې په تاریخ کښې بیا راشی نو زما دوئ ته خواست دے چې زمونږه د نیټ هائیډل پرافټ چې کوم پیسې دی، هغه د ترې یکمشت اوغواړی او تاریخ د رقم کړی، زمونږ نه چې څه تعاون غواړی، مشران ورته وائی مونږ ورسره کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب! د لوډشیډنګ مسئله ده، د لوډشیډنګ خبرې دی، ټوله صوبه کښې مسئله ده خو زه به د سوات او بیا خاص کر د خپلې حلقې خبره کوم جی۔ یقین اوکړه جی په هغې کښې د 1960 تارونه تلی دی، مین لائنونه، ایچ ټی، او هغه تارونه خراب شوی دی، بوسیده شوی دی، نو زه ستاسو په توسط واپډې والا ته دا خواست کوم چې هغه هم بدل کړی، هلته کښې چې یو پیره بجلی لاړه شی د اوورلوډنګ د وجې نه جی نو هغه خبره چې چوبیس چوبیس ګهنټې بیا بجلی نه وی، فیډرې پکښې نه جوړیږی، د سټاف پکښې کمے دے نو دا ټولې مسئلې جی، هلته کښې خلق جنګونه کوی په حلقه د

یو بل سره، خلق لاړ شی 'اووربلنګ' ځی، غریب سړی سره پیسې نه وی او هغه راځی او په زرګاؤ روپئی په تلو راتلو د هغه غرونو نه چې راځی نو خرچې ئې کیږی او د هغه چې بل کمیږی کمیږی نو د هغه پرې دوه درې زره روپئی د خپل جیبه هم لګیدلې وی، نو زما دا خواست دے ستاسو په توسط باندې چې هغه خبره دومره، د وولټیج د کمی خبره ده چې موبائیل هم نه چارج کوی، بیس او پچیس او پندره پرسنټ د هغې وولټیج وی، نو زما ستاسو په توسط ګورنمنټ ته خواست دے چې دا بجلئ والا مشران دلته رااوغواړئ او زمونږ د حلقې دا کومې مسئلې چې دی، د سوات یا د صوبې چې دی چې دا ممبران ورسره کښینوئ، تاسو او دا حکومت پکښې انټرسټ واخلئ چې دا مسئلې حل شی چې هلته ګرډ سټیشن منظور شوے دے، کار پرې نه شروع کیږی، فیډرې منظور شوی دی خو کار پرې نه شروع کیږی، زما ستاسو په توسط خواست دے چې هغه مشران رااوغواړئ د بجلئ او دا کښینوئ او دا مسئلې زمونږه حل کړئ، ستاسو ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

Mr. Chairman: Honorable Minister Shoukat Yousf Zai, Minister for Informition.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره شکریه سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! وړومبے خو زه شکریه ادا کوم چې په وړومبی ځل ما دومره د اپوزیشن د طرف نه یو ډیره اهم ایشو ډسکس شوه په دې اسمبلئ کښې، ځکه چې د ډیر وخت نه دا ایجنډا رارروانه وه، زمونږ دا شوق دے چې، ځکه چې د اپوزیشن دا کار دے چې هغه داسې ایشوز وی د صوبې حوالې سره هغه رااوچتې کړی اسمبلئ کښې، ځکه د مسئلې حل به هم دلته نه رااوځی نو زه مشکور یم د اپوزیشن چې ډیر ښه ایشو ئې رااوچته کړه او په هغې ئې ښه ډیبیټ هم اوکړو، د وولټیج د کمی نه به زه شروع کړم، ځکه چې د وولټیج د کمی اکثر خلقو ته شکایت دے۔ جناب سپیکر! زمونږ ممبر صاحب ته شاید پته نشته د سوات مانسهره، ډی آئی خان او نوښار، دا څلور ګرډ سټیشنه چې دی دا 'انرجائز' شول او چهه بلین باندې یو ګرډ سټیشن جوړ شوے دے نو د وولټیج ایشو ختمه شوه، د وولټیج ایشو دغه څلور ځایونو کښې تقریباً، ځکه چې ډی آئی خان کښې ډیره زیاته وه، سوات کښې وه، نوښار کښې وه او مانسهره کښې وه، نو هلته

ځلور واړه چې دی، (مداخلت) نه زه د دوئ خبره کوم، دا ځلور ګرډ سټیشنه 'انرجائز' شوی دی، دغه ایشو د هغوی ختمه ده ان شاء الله، نور هم روان دی۔ بل دوئ د لوډشیډنګ خبره اوکړه، تاسو ته پته ده چې په دې صوبه کښې د دوئ خپله فارموله ده او هغې ته وئیلې شی جناب! AT&C، دا فارموله ده د لوډشیډنګ او د هغې دغه دا دے ، Aggregate Technical & Commercial Losses د هغې Abbreviation دے۔ جناب سپیکر! چې چرته Ten percent loss وی نو هلته Zero percent لوډشیډنګ دے لیکن دا چې څومره زیاتیږی Losses د دومره ورته لوډشیډنګ زیاتیږی، نو مونږ به کوشش کوؤ چې څومره حده پورې کیدے شی چې په دې صوبه کښې لوډشیډنګ ختم شی، صحیح میټرې اولګی، د تارونو دا چې کوم لائنز دی دا بحال شی۔ جناب سپیکر! دوئ خبره اوکړه د بقایا جاتو او دا ایشو چې ده دا تقریباً، څنګه چې دوئ اووئیل دا د ډیر وخت نه راروانه ده او دوئ خو دا اووئیل چې د اے جی این قاضی فارمولې باندې 86-85 نه تاسو وایئ چې عملدارآمد کیږی خو داسې نه ده، که تاسو ته یاد وی، د پیپلز پارټۍ حکومت وو، آفتاب شیرپاؤ صاحب د هغې وزیر اعلیٰ وو او دا په چھ بلین باندې دا Cap شوے وو، دا خو د هغې نه پس بیا د اے جی این قاضی فارمولا رااوچته شوه او خلقو رااوچته کړه، هم تاسو، مونږ ته هم یاد دی چې تاسو همیشه په دې صوبه کښې چې چرته هم د وفاق د طرف نه یا د واپډا د طرف نه زمونږ صوبې ته د خالص منافعې په ملاویدو کښې څه رکاوټ پیدا شوے دے نو ټول اپوزیشن او ګورنمنټ همیشه یو شان Struggle کړے دے ، دلته نه تلی دی، مونږ سره په تیر شوی حکومت کښې بابک صاحب! ما ته یاد دی په سخت باران کښې او په دغه کښې مونږ سره روان وو، په احتجاج کښې شریک وو او دا یو مشترکه ایشو ده، دا د دې صوبې ایشو ده، دا څه د ګورنمنټ او د دغه خبره نه ده دیکښې، همیشه چې چرته داسې ایشو راغلې ده او زه دا کلیئر کول غواړم چې کوم ثالثی کمیټی جوړه شوې ده، د خسرو بختیار صاحب په سربراهی کښې شوې وه، یو کال زه دا Admit کوم چې یو کال هغوی مونږسره مذاق اوکړو، زه بالکل دا تسلیموؤم چې خسرو بختیار صاحب او هغوی، مونږه وزیر اعظم صاحب ته د هغې اظهار هم کړے دے او د هغې شکایت هم کړے دے ،

د هغې نه پس وزیر اعظم صاحب د هغې Notice اخستې دے، دا یو میاشت اوشوه چې کوم ډپټی چیئرمین پلاننګ کمیشن وو، ډاکټر جهانزیب صاحب، د هغوی په سربراهئ کښې دا کمیټی دوباره جوړه شوه او د هغې کمیټۍ پرون اجلاس شوے دے، په هغې کښې زمونږ واپډا خپل مؤقف پیش کړے دے، واټر اینډ پاور خپل مؤقف پیش کړے دے او زمونږ د صوبې خپل مؤقف دے چې چیف سیکرټری او زمونږ چې کوم حمایت الله صاحب دے ایډوائزر ټو چیف منسټر، دا دوه کسان زمونږ نمائندګان وو، هغوی خپل Claim پیش کړے جناب سپیکر! او هغه Claim چې دے تاسو ته پته ده هم د هغه 128 اربو روپو Claim ئې پیش کړے دے او ان شاء الله تعالیٰ دا چې کوم وخت تیراوځی نوے نوے، خو چې دا اول ټولو نه وړومبی دا ده چې د اے جی این قاضی فارموله تسلیم شی، مونږ خپل آئینی حق تسلیمول غواړو، د هغې د پاره مونږ خپل ټول دلائل ایښې دی او ان شاء الله تعالیٰ دا چې پرون کوم اجلاس شوے دے، هغې کښې د ډیر حده پورې زمونږ طرف نه ښه مؤقف پیش شوے دے او ان شاء الله راتلونکے بل اجلاس چې دے، هغې کښې کیدې شی چې زمونږ مؤقف تسلیم شی او 128 ارب روپئ چې دی، دا Claim زمونږه Admit شی۔ د دې نه پس دوئ چې کومه خبره اوکړه بابک صاحب، دوئ بالکل صحیح وائی ځکه چې ځومره ځومره وخت تیریږی او بجلی ګرانیږی بیا د هغې مطابق هغه شانتې شیئر به مونږ ته زیاتیږی خو اوسه پورې چې زمونږ کوم Claim دے، هغه 128 بلین دے او اوس زمونږه دغه چې دے تقریباً 45 ارب روپئ زمونږ کرنټ بقایا جات دی، دا چې کوم اوس زمونږ کرنټ بقایاجات روان دی، دیکښې Arrears هم دی خو دا مونږ ته تقریباً ملاویږی 21 بلین او اوس زمونږ کرنټ بقایاجات جمع شوی دی 45 بلین او دا مونږ د هغوی سره Takeup کړې ده چونکه تاسو ته پته ده چې Overall زمونږ معاشی صورتحال دومره ښه نه دے او مونږ خو Already دا صوبه چې ده، مونږ د پاکستان حصه ګڼړو ځان که نه وی دا بجلی خو مونږ پیدا کوؤ، چھ هزار میګاواټ بجلی مونږ پیدا کوؤ لیکن مونږ چرته دا نه دی وئیلی چې مونږ ته آرزانه بجلی راکړئ ځکه چې مونږه ګڼړو چې مونږ ټول پاکستان سره یو ځائې تلل غواړو او د هر حکومت، دا نه چې زمونږ حکومت دا کار کړے دے، د دې نه

مخکښې د اے این پی حکومت هم وو او د پیپلز پارټۍ هم وو، د ایم ایم اے حکومت هم تیر شوے دے، چا دا نه دی وئیلی چې مونږ له آرزانه راکړئ ځکه چې مونږه بجلی پیدا کوؤ ځکه چې زمونږ صوبه پوره د وفاق حصه یو، مونږه غواړو چې خپل ټول پاکستان له رڼړا ورکړو ګنې زمونږ خپل Consumption خو ډیر کم دے خو مونږ دا نه دے کړے، مونږ یو کار کړے دے چې کوم د پهیور بجلی ده جناب سپیکر! هغه مونږه ضرور وئیلی دی چې Wheeling system مونږه Introduce کړے دے او هغه Wheeling system چې دے، د هغې معاهده چې ده، هغه روانه ده او ان شاء الله هغه معاهده به Mature شی، هغوی سره به دا اوشی چې زمونږه انډسټری ته به آرزانه بجلی ملاؤ شی، مونږ ته چې کومه بجلی ملاویږی اوس دې وخت کښې، تاسو ته پته ده چې په ستره اتهاره روپۍ چرته شاید د دې نه به هم ګرانه وی تئیس روپۍ لیکن اوس چې کومه معاهده مونږ کوؤ Wheeling system باندې، هغې کښې مونږ ته چار روپۍ یونټ پریوځی او تقریباً مونږ چې خپل انډسټری ته ورکوؤ نو هغه به ساړهې سات روپو پورې ځی، نو تاسو اوګورئ چې چرته تئیس روپۍ او تیس روپۍ چې انډسټری هغه Afford کولې نشی او چرته سات ساړهې سات روپۍ، د دې سره به زمونږ انډسټری چې ده، هغه به-----

(عصر کی اذان)

<u>وزیر اطلاعات</u>: بس جناب سپیکر! زه خپلې خبرې راټولول غواړم ځکه چې په دیکښې نور څه شته نه ځکه چې دا پوره زمونږ کوشش روان دے خو د یو شی Clarification کوم چې دوئ وئیل چې یره پرائم منسټر صاحب انکار کړے دے چې هغه صوبې ته هغه دغه نشی ورکولې خو دا زمونږه آئینی حق دے، دا څوک هم انکار نشی کولې، نه هغه انکار کړے دے ځکه هغه پریس کانفرنس کښې زه خپله موجود ووم، هغوی صرف دا وئیلی دی چې زمونږ معاشی مشکلات شته دې وخت کښې، د هغې وجې نه Delay کیږی او انکار خو سوال نه پیدا کیږی ځکه چې کمیټی هغه جوړه کړې ده، هغوی جوړه کړې ده کمیټی، هم هغه چینج کړه چې یره ولې دا Delay کیږی پکار ده چې د صوبې حق اومنلې شی، نو زه دوئ ته یقین دهانی ورکوم چې زمونږ د صوبې چې کوم حق دے آئینی او

قانونی، د هغه حق نه مونږ هیڅ صورت باندې به د ستبرداره کیږو نه ان شاء الله او وزیراعظم پوره Committed دے چې هغه به خپل د ې صوبې ته، ځکه په هغه پریس کانفرنس کښې هغه دا وئیلی دی چې د ې صوبې مونږ ته دا چانس راکړے دے، د د ې صوبې د وجې نه زمونږ نن په مرکز کښې حکومت راغلے دے، نو زما د دوئ سره، هغه د د ې صوبې د خلقو هم شکریه ادا کړې ده او د دوئ د هر څه، د حقوقو پوره پوره ان شاء الله مونږ به تحفظ کوؤ، ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

Mr. Chairman: Resolution: Is it the desire of the House that rule 124, may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are-----

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے Rules relax کئے۔

جناب مسند نشین: دا د هغوی یو ریزولیوشن وو، د هغې د پاره مې د غه کړو۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): یہ قرارداد ان شاء اللہ Monday کو لے آئیں گے جو پینڈنگ ہے، یہ قرارداد Monday کو کر لیں گے۔

جناب مسند نشین: اصل کښې جی دوئ وئیل چې سپیکر صاحب راشی نو بیا به هغه قرارداد اخلو نو مونږ په د ې وجه باندې۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Shah Muhammad Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that rule 124 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution in the house.

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member, to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

قرارداد

جناب شاہ محمد خان: جناب سپیکر صاحب! ہمارے حلقے میں کئی عرصے سے کھلونا نما بم کے واقعات رونما ہوئے ہیں، اس طرح ایک واقعہ تھانہ ہوید کی حدود میں ہوا جس میں سکول ٹیچر برکت اللہ، اس کے تین

بیٹے، دو بیٹیاں اور بیوی موقع پہ شہید ہو گئے، واقعہ کھلونا نما ہتھوڑے سے دیوار میں میخ لگانے سے رونما ہوا۔ پولیس کی رپورٹ نے ملزمان کو جو قانونی پیکج تھا، اس سے محروم کیا جو کہ ناانصافی ہے، ہم اس ہاؤس میں ایک قرارداد پیش کرتے ہیں کہ ان چھ شہیدوں کو قانون کے مطابق پیکج دینے کی منظوری دی جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر! یہ واقعہ جو رونما ہوا ہے، یہ مجھے بھی معلوم ہے، شاہ محمد خان نے جو ریزولیوشن پیش کی ہے یقیناً یہ بہت بڑا سانحہ ہے اور یہ ایک گھر میں اس کی بیوی، اس کے چھوٹے بچے اور بیوی موقع پر شہید ہو گئے، پھر میں نے ڈی آئی جی بنوں کو بھی فون کیا، ایس پی کو بھی کیا، کمشنر کو بھی فون کیا لیکن وہ اس سے ڈر رہے تھے کہ یہ دہشتگردی کا واقعہ نہیں ہے اور یہ اس گھر میں کوئی اس قسم کا بارود والا میزائل جیسے تھا وہ پٹ گیا ہے۔ تو میں نے اس سے بھی یہی گزارش کی تھی کہ یہ چونکہ میزائل اس کے گھر میں دہشتگردی کی وجہ سے آیا ہے، اس کے گھر میں کس طریقے سے یا کسی کھیت میں ہوگا، تو اس کی ہم مکمل سپورٹ کرتے ہیں جی اور اس کے لئے گورنمنٹ سے میری استدعا ہے کہ واقعی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اس گھر کا اور ہم سپورٹ بھی کرتے ہیں اور گورنمنٹ اس کے لئے معاوضہ بھی کرلے، شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، بالکل یہ قرارداد جب آنریبل ہمارے شاہ محمد صاحب پیش کر رہے تھے تو اس سے پہلے میں نے یہ قرارداد پڑھی بھی ہے اور دیکھی بھی ہے اور یہ واقعی انہوں نے ایک بہت ٹھیک ٹھاک ایشو اٹھایا ہے ان کے حلقے کا، ان کے علاقے کا ہے اور یہ ان کے ساتھ بڑی ایک Tragedy ہوئی ہے، تو سر، گورنمنٹ اس کو Fully support کرتی ہے اور میرے خیال میں اس وقت جتنے بھی لوگ ہیں، وہ Unanimous اس کو پاس کرلیں گے، ویسے تو کورم بھی نہیں ہے لیکن ہم اس کو پاس Unanimously کریں گے، ان شاء اللہ کوئی بھی اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔

<u>Mr. Chairman</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Chairman: The sitting-----

(Interruption)

جناب مسند نشین: زه تا سو هم اووایئ نو، جی وایئ وایئ۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! ستا سو ډیره مننه، د منسټر صاحب هم۔

ہر گاہ کہ ضلع سوات میں عمومی اور تحصیل کبل میں خصوصی طور پر موبائل فون کی سہولت دینے والی کمپنیاں جن میں ٹیلی نار، زونگ، یوفون اور موبی لنک قابل ذکر ہیں، کی سروسز انتہائی ناقص اور خراب ہوچکی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متعلقہ وفاقی ادارہ ان کمپنیوں کے مجاز حکام کو بلائے اور سروسز بہتر کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے تاکہ عوام میں بے چینی دور ہوسکے۔ آپ کا بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: منسٹر فار لاء۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، یہ تو اچھی بات ہے لیکن خدارا اس سیشن کو ابھی 'ایڈجرن' کریں، کوئی ادھر ہے نہیں، نہ میڈیا والے ہیں، نہ ہمارا کورم پورا ہے، نہ اپوزیشن کے ممبرز ہیں، یہ تو درانی صاحب کے احترام میں ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے احترام میں ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں سر، خدارا اس سیشن کو ابھی 'ایڈجرن' کردیں۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday afternoon, 30th September 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 30 ستمبر 2019ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)